1392

उर्दू संग्रह

पुस्तक का नाम दरख्त (वृक्ष)

लेखक लाला देवी दयाल साहब

प्रकाशन वर्ष 1907

आगत संख्या 1392

Drakht By Devi Dyal 1907 C.R.A

1392

1392:U

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

"پیر شو بیاموز"

درخت

مصنّفہ

لالہ دیوی دیال صاحب

سنہ ۱۹۰۷ء

حسب ضابطہ از سر نو رجسٹری کراکے جملہ حقوق محفوظ کیئے گئے ہیں۔

در مطبع بک ڈپو دہلی بحسن اہتمام لالہ جیون لال صاحب مہتمم کارخانہ طبع گردید

باردوم   تعداد جلد ۱۰۰۰   قیمت فی جلد عہ   علاوہ محصولڈاک وغیرہ

with the author's best respects.

1392

Second Edition

1/183

GURUKULA LIBRARY

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

ओ३म् ।

सा० संख्या ——— पंजिका संख्या ———

पुस्तकों पर सर्वप्रकार की निशानियां लगाना अनुचित है ।

कोई विद्यार्थी पन्द्रह दिन से अधिक पुस्तक नहीं रख सकता ।

دیباچہ

1/183
1392;U

کسی ملک کی زرخیزی - خوبصورتی اور اصلی دولت کے اندازہ لگانے کا ایک طریق -

جب کبھی کسی ملک کی زرخیزی خوبصورتی اور اصلی دولت کا اندازہ لگانا مدِ نظر ہوتا ہے تو سب سے پہلے اُس کی قدرتی پیداوار کی تحقیقات کی جاتی ہے - یہ ایک طریق ہے کہ جسے کسی حالت میں نظر انداز نہیں کرنا چاہیئے +

ہندوستان کو خلاصۂ عالم قرار دیا جاتا ہے -

مورخ ہمیشہ سے ہندوستان کو خلاصۂ عالم لکھتے چلے آئے ہیں - جس کے معنی یہ ہیں کہ روئے زمین کے مختلف حصوں میں جسقدر قدرتی اشیاء - قدرتی پیداوار - قدرتی منظر - انواع و اقسام کی قدرتی طاقتیں - آب و ہوا اور موسم وغیرہ پائے جاتے ہیں وہ سب بقدرِ مناسب اِس ملک کے جداگانہ پہاڑوں اور میدانوں میں موجود ہیں - اگر ہم بوجہ لاعلمی اِن سے بے خبر ہیں تو اِس میں کسی کا قصور نہیں ہے - میری رائے میں اُس ملک کے باشندوں کی حالت درحقیقت

قابل افسوس ہوا کرتی ہے کہ جنہیں نہ اپنے وطن کی قدرتی پیداوار کا علم ہو۔ نہ وہ اُن کے مختلف طریقِ استعمال جانتے ہوں اور نہ اُن کے فوائد سے آگاہ ہوں +

ایک معنی خیز خیال قریب سولہ سترہ سال کے ہوئے ہونگے میںنے ایک یوروپین سیّاح کے سفرنامۂ کوہِ ہمالیہ میں پڑھا تھا۔ اِس میں وہ مقام مجھے نہایت دلچسپ معلوم ہوئے کہ جہاں ہمالیہ کی قدرتی پیداوار اور قدرتی نظاروں کا ذکر تھا۔ اِس سفرنامہ سے ظاہر ہوتا تھا کہ تمام دنیا میں کوہ ہمالیہ کی مانند عجیب وغریب پہاڑ نہیں ہے۔ سیّاح صاحب نے یہ ظاہر کیا تھا کہ تمام روئے زمین کے پہاڑوں میں جسقدر خاص خاص خوبیاں۔ دلکش۔ دل فریب اور عجوبہ باتیں پائی جاتی ہیں وہ سب کی سب کوہ ہمالیہ کے مختلف حصّوں میں بدرجۂ کمال موجود ہیں۔ اِس سفرنامہ میں نہایت افسوس کے ساتھ یہ بھی لکھا ہوا تھا کہ قدرت نے ہندوستان کے میدانوں اور پہاڑوں کو تمام جہان کی دولت اور نعمتیں نہایت فیاضی اور دریا دلی کے ساتھ عطا کی ہیں مگر حیف ہے کہ اِس مُلک کے باشندے اُن کی جیسی کہ چاہیئے قدر نہیں کرتے۔ اِس کے پڑھنے کے بعد میرے دل میں یہ خیال آیا کہ اگر در حقیقت یہی بات ہے تو عبث لوگ افلاس۔ تنگدستی اور روزگار کی شکایت کیا کرتے ہیں۔ کیوں نہیں ایسے پراگندہ روزی پراگندہ دل اشخاص کوہِ

ہمالیہ میں جاکر مسکن گزین ہو جاتے۔ جہاں کہ پھل۔ پھول۔ اور طرح طرح کی ترکاریاں اور مصالحہ جات خود رو پائے جاتے ہیں۔ جہاں قدم قدم پر قدرتی۔ صاف شفاف چشمے رات دِن جاری رہتے ہیں جہاں بارہ مہینے برابر سبزہ لہلہاتا رہتا ہے۔ جہاں مویشیوں کے چارہ کے لئے ذرا بھی تردّد نہیں کرنا پڑتا۔ جہاں عمارت کے لئے اعلیٰ سے اعلیٰ درجہ کی لکڑی قریب قریب مفت مِل سکتی ہے۔ جہاں چونہ کوڑیوں کی لاگت میں تیار ہو سکتا ہے۔ جہاں پتھر کی سلیں بے شمار پڑی ہوئی ہیں۔ جہاں تھوڑے سے سرمایہ اور تھوڑی سی محنت سے خوش گزران اور با فراغت زندگی بسر کرنے کے جملہ سامان میسّر آ سکتے ہیں۔ مگر حقیقت یہ ہے کہ جیسے جیسے عمر۔ مطالعہ۔ مشاہدہ اور تجربہ میں ترقی ہوتی گئی ویسے ہی مجھے یہ بھی ثابت ہوتا گیا کہ ہر شخص کے لئے لازمی یا ضروری نہیں ہے کہ آسودگی اور تموّل کی تلاش میں کوہ ہمالیہ جاوے۔ میدانوں میں بھی ہر جگہ قدرت نے کوہِ ہمالیہ سے بہت زیادہ مال و دولت پیدا کرنے کے اسباب فراہم کئے ہوئے ہیں۔ البتّہ اُنہیں دیکھنے کے لئے صرف چشم بینا چاہیئے اور اُن سے بہرہ اندوز ہونے کے لئے توجہ اور سعی درکار ہے۔ علم با عمل۔ ہنروری اور محنت کا لازمی نتیجہ آسودگی اور شائستگی ہوا کرتا ہے ؂

> **قدرت نے ہر جگہ مال و دولت پیدا کرنے کے سامان فراہم کئے ہوئے ہیں**

المختصر میں نے ہندوستان کی قدرتی پیداوار اور اصلی دولت سے اپنے ہموطنوں کو باخبر کرنے کا مصمم ارادہ کر لیا۔ اور اس مطالعہ کے نتائج کو موزوں پیرایہ میں پیش کرنے کا بھی اپنے دل میں عہد کر لیا۔ چنانچہ اس عہد کو پورا کرنے کی غرض سے مینے کچھ عرصہ فن زراعت و چمن بندی کی مختلف شاخوں کے متعلق سلسلہ وار کتابیں لکھنی شروع کیں ہیں۔ کچھ شائع ہوگئی ہیں اور کچھ عنقریب اشاعت پذیر ہونگی+

کتاب ہذا کے متعلق چند واجب الاظہار امور۔

درخت۔ جن کا اس کتاب میں ذکر ہے قدرتی پیداوار کے ذیل میں شمار کئے جاتے ہیں۔ پس ان کے اقلیم ہند کی اصلی دولت کا ایک جزوِ اعظم ہونے میں کیا شبہ ہو سکتا ہے۔ مگر سب سے پہلے میں اس امر کا اظہار ضروری سمجھتا ہوں کہ کوئی صاحب ہرگز اپنے دل میں یہ تصور نہ فرمالیں کہ اس کتاب میں ہندوستان کے تمام اور ہر قسم کے درختوں کا بیان ہے۔ نہیں یہ بات نہیں ہے۔ اس کتاب میں صرف اُن درختوں سے سروکار رکھا گیا ہے کہ جن کی لکڑی عمارت کے مطالب کے لئے درجۂ اعلےٰ کی تسلیم کی جاتی ہے۔ یا جنسے چوبی اثاث البیت آرائشی سامان۔ کھلونے یا جہاز اور کشتیاں وغیرہ طیار کی جاتی ہیں+

اس موقعہ پر اس امر کی توضیح بھی غالباً غیر موزوں نہیں ہوگی کہ یہ کتاب ہرگز کسی انگریزی یا اور زبان کی کتاب کا ترجمہ نہیں ہے۔ یہ نسخہ میرے کئی سال کے مطالعہ۔ مشاہدہ۔ ذاتی تحقیقات اور خوض

CC0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

و فکر کا نتیجہ ہے۔ اُردو یا کسی اور ہندوستانی زبان میں با وجود تلاش اور تجسّس کے بھی مجھے کوئی کتاب فن نخلبندی یا درختوں پر دستیاب نہیں ہوئی۔ البتہ انگریزی میں پانچ چار کتابیں مفید مطلب پائی گئیں مگر ان میں سے اپنے کام کی باتیں اخذ کرنا بہت محنت طلب کام تھا۔ ان میں سے ڈاکٹر گیمبل صاحب کی کتاب مینول آف ٹمبر ٹریز۔ اور ڈاکٹر ریبن ٹراپ صاحب کی کتاب ہنٹس آن آر بوری کلچر سے خاص مدد لی گئی ہے۔ ان کے علاوہ گورنمنٹ پنجاب کی مینول آف آر بوری کلچر۔ ڈاکٹر سٹوارٹ صاحب کی کتاب پنجاب پلینٹس اور رسالہ انڈین پلین ٹنگ و گارڈننگ کلکتہ و فہرست ہائے اشجار گورنمنٹ بوٹے نیکل گارڈنز سہارنپور اور مسرز جے۔ پی ولیم اینڈ برادرس ہنرٹ گوڈا سیلون (جزیرۂ لنکا) کے کیٹلاگ سے بھی وقتاً فوقتاً کسیقدر مدد ملتی رہی ہے۔ نیز اس کتاب کے شروع کرنے سے پیشتر ریورنڈ فرمنگر صاحب کی کتاب مینول آف گارڈننگ ان انڈیا بالفور صاحب کی کتاب ٹمبر ٹریز۔ ٹمبر اینڈ فینسی ووڈس اور انڈین ایگری کلچرسٹ کلکتہ کے پرانے رسالوں نے بھی بہت کچھ ترتیب مضامین کا ڈھنگ بتا دیا تھا ؛

کتاب ہذا کی تصنیف میں چند خاص امور کا لحاظ

اس کتاب کے لکھنے میں ہینے مندرجہ ذیل امور کا خاص لحاظ رکھا ہے:-

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

الف۔ شروع میں نخلبندی کے متعلق ایسی عام ہدائتیں لکھی گئی ہیں کہ جنکو اچھی طرح سے ذہن نشین کئے بغیر اس صیغہ میں کامیابی نہیں ہوسکتی یا دوسرے الفاظ میں یوں کہہ سکتے ہیں کہ بغیر انکے علم کے اس فن کی عملی کاروائیاں ٹھیک طور پر ہونی ممکن نہیں ہیں۔ یہ ہدائتیں ایسی عام ہیں کہ اس ملک کے ہر ایک حصہ میں اُن کا عمل درآمد بخوبی تمام ہوسکتا ہے۔ جہاں کہیں اختلاف ضروری تھا وہاں صراحت کردی گئی ہے +

ب۔ اس کتاب میں صرف انہیں درختوں کا بیان نہیں ہے کہ جنہیں کنوؤں۔ سڑکوں یا نہروں وغیرہ کے کنارے لگانے کے لیئے موزوں سمجھا جاتا ہے۔ بلکہ اس میں قریب قریب تمام ایسے درختوں کا ذکر ہے کہ جنہیں حسب موقعہ ومحل وبلحاظ مقام وآب وہوا اپنی خواہش کے مطابق جہاں چاہیں لگا سکتے ہیں +

ج۔ اس خیال سے کہ یہ کتاب طلباء علم نباتات (باٹنی) اور افسران محکمۂ جنگلات و انہار۔ ریلوے و تعمیرات سرکاری وغیرہ وغیرہ کے بھی کار آمد ہوسکے۔ ہر ایک درخت انگریزی ابجد کے لحاظ سے ترتیب دیا گیا ہے۔ نیز ساتھ کے ساتھ اُن کے سائنٹفک یا لاطینی نام اور اسمائے انگریزی معہ اُن کے نیچرل آرڈر (قدرتی تقسیم) و ٹرائب (قبیلہ) انگریزی حروف میں دیئے گئے ہیں تاکہ یہ کتاب ایک طرح کی لُغات یا فرہنگ کا کام دیسکے +

CC0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

د- اکثر درختوں کے اس مُلک کے مُختلف حصّوں میں مختلف نام ہیں- اِس لئے ابتدا میں اِس امر پر زیادہ غور کرنا پڑا تھا کہ ہندوستانی ناموں کے درج کرنے میں کیا لحاظ رکھنا چاہیئے- بالآخر یہ فیصلہ کیا کہ جہاں تک ہوسکے ہر ایک درخت کے ہندی نام دیئے جاویں بعض خاص حالتوں میں بدرجہ مجبُوری اِس عام قاعدہ سے کسیقدر اِنحراف کرنا پڑا ہے- ہندی ناموں سے وہ نام مُراد ہیں کہ جنکی زبان بھاشا ہے- اور دیوناگری و سنسکرت کی کتابوں میں اُن کا ذکر آتا ہے- نیز اُن کا تلفّظ فارسی- عربی یا مُختص المقام ناموں کی نِسبت زیادہ سلیس اور عام فہم ہے- وجہ یہ ہے کہ بھاشا کی بناء سنسکرت پر ہے اور سنسکرت ہندوستان کی قریب قریب تمام زبانوں کی بیخ و بُنیاد ہے- ہر ایک درخت کا عربی یا فارسی نام تحقیق کرنا میرے لئے اس کتاب کے لکھنے سے بھی بدرجہا مُشکل کام تھا- نیز اب تک مجھے کوئی ایسا ذریعہ معلوم نہیں ہوا کہ جس سے یہ مُشکل آسان ہوسکے- عرب چُونکہ ایک ریگستانی اور خُشک عِلاقہ ہے اِس لئے وہاں سوائے خاص خاص قسم کے اور درخت پیدا نہیں ہوتے- فارس میں البتّہ عرب کی نِسبت بہت زیادہ اقسام کے درخت ہونگے مگر یہ نہیں کہا جا سکتا کہ وہاں وہ سب کے سب ہونگے کہ جن کا اِس کتاب میں بیان ہے- اِسی طرح سے ہر ایک درخت کا سنسکرت اور انگریزی نام

بھی دریافت نہیں ہو سکتا۔ جن درختوں کے انگریزی نام نہیں دیئے
گئے ہیں اُن کی نسبت یہ سمجھ لینا شائد خلاف واقعہ نہیں ہوگا
کہ وہ انگلستان میں پیدا نہیں ہوتے ورنہ بظاہر کوئی وجہ اُن کے
مخفی رہنے کی مجھے معلوم نہیں ہوتی۔ لاطینی یا سائینٹفک ناموں
کی نسبت یہ سمجھ لینا چاہیئے کہ وہ دنیا کے ہر ایک حصے میں
یکساں سمجھے جا سکتے ہیں ان میں تفاوت نہیں ہو سکتا۔ لاطینی
ناموں میں چار باتیں خصوصیت سے پائی جاتی ہیں ایک یہ کہ
اکثر درختوں کے نام درختوں کے قد وقامت یا پھولوں کے رنگ
ساخت یا پتوں کی شکل و شباہت پر رکھے گئے ہیں مثلاً کیو
پرس سی فارمس۔ موڈسٹا۔ البا۔ وے ری گے ٹا۔
فرن ڈوسا۔ لانگی فولیا۔ بیٹی فولیا۔ ان ٹک ری فولیا
دوسرے یہ کہ اکثر ہندوستانی ناموں کو مُعرّب یا مُفرّس کے قاعدے
کے مُطابق لاطینی کر لیا گیا ہے۔ مثلاً کدمبا (کدم سے) ارجونا
(ارجن سے) چم پے کا (چمپہ سے) ٹونا (تن سے) بھوج پترا
(بھوج پتر سے) وغیرہ وغیرہ۔ تیسرے اکثر نام ہندوستان کے خاص
خاص حصوں کے نام پر (جہاں وہ درخت بکثرت پیدا ہوتے ہیں
یا وہ حصے اُن درختوں کی اصلی جائے پیدائش خیال کئے جاتے
ہیں) رکھے گئے ہیں۔ مثلاً ملیبار سے ملے بے ری کم۔
کنارا سے کنارن سس۔ بنگال سے بنگالن سس۔ اودھ

سے اودھن سس - پنجاب سے پنجابن سس وغیرہ وغیرہ -
چوتھے خاص خاص اشخاص کے نام پر اکثر درخت رکھے گئے ہیں -
مثلاً راکس برگی (ڈاکٹر راکس برگ کے نام پر) والیے چھی
(ڈاکٹر والچھ کے نام پر) روا سے لی آنا (ڈاکٹر رویل کے نام پر)
سمتھیبانا (سمتھ صاحب کے نام پر) ویبانہ (وب صاحب
کے نام پر) وغیرہ وغیرہ - ان میں سے اکثر اصحاب تو بوٹے
نسٹ یعنی علماء علم نباتات ہیں جنھوں نے دشوار گذار اور
وحشت خیز جنگلوں کے اندر گھس کر اور بلند پہاڑوں کی چوٹیوں
پر پہنچکر نئے نئے نیچرل آرڈر دریافت کئے اور صدہا درختوں
اور ہزاروں قسم کے پھل پھولوں اور جڑی بوٹیوں کو اس قدرتی
تقسیم کے دائرہ میں لاکر ان کے قبیلے اور نام تجویز کئے - انکے
ہر ایک جزو کی تشریح از روے علم نباتات کی - ان کے خواص
اور فوائد تحقیق کئے وغیرہ وغیرہ - اکثر درخت ایسے ہیں کہ جنکے نام
عالمانِ علم نباتات نے اپنے ہم مذاق علماء نباتات کے نام پہ
عوض معاوضہ کے اصول پر رکھ دیئے ہیں۔ اور بعض ایسے ہیں
کہ جنہیں انھوں نے اپنے خاص خاص دوستوں کے نام پر نامزد
کیا ہے +

۵ - خاص کوشش اس کتاب میں یہ کی گئی ہے کہ ہر ایک درخت
کے قد و قامت - تغیر حالت - وزنِ چوب اور اسکی ہر شئے کے

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

استعمال و علمی فوائد کی پوری پوری توضیح کی جاوے تا کہ ناظرین
خیال فرما سکیں کہ ہر ایک درخت کو قدرت نے کیا کیا وصف
عطا کئے ہیں۔ ایک امر اس موقعہ پر خاص تذکرہ کے قابل ہے
اور وہ یہ ہے کہ اگر میں چاہتا تو جس درخت کی جڑ۔ جڑ کی چھال
تنہ کی چھال۔ گوند۔ پتے۔ پھل۔ پھول یا لکڑی جس مرض میں
استعمال کی جاتی ہے۔ اُس مرض کا نام مستند حکماء و اطباء کے
حوالجات سے لکھ دیتا۔ مگر کچھ سوچ کر مینے ایسا نہیں کیا۔ صرف
حسب موقعہ یہ لکھدیا ہے کہ اس درخت کی یہ چیز ادویات کے
بھی مصرف میں آتی ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ اس ملک کے
اکثر اشخاص صرف اتنا سن کر کہ فلاں شے فلاں مرض میں کام
آتی ہے بلا امداد طبیب بطور خود تجربہ کرنے پر مستعد ہو جاتے
ہیں۔ خود ہی مرض کی تشخیص کر لیتے ہیں۔ خود ہی اُس کی ترکیب
استعمال نکال لیتے ہیں۔ خود ہی اُس کی معتاد مقرر کر دیتے ہیں۔
اور خود ہی اُس کی تاثیر مشتہر کر دیا کرتے ہیں۔ اگر اتفاق سے
کچھ فائدہ ہو گیا تو اُسے نسخۂ مجرّب قرار دیتے ہیں ورنہ یہ سمجھ
لیتے ہیں کہ تقدیر کے آگے تدبیر نہیں چل سکتی۔ مینے یہ گوارا
نہیں کیا کہ ہر ایک ایسے شخص کو صرف یہ کتاب پڑھکر بذات
خود ایک طبیب بننے کا موقعہ دوں۔ اور اگر فائدہ کی عوض کچھ
نقصان ہو تو اُس کا عذاب اپنی گردن پر لوں۔ تاہم اگر کچھ

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

کوئی محفوظ ترکیب اِس مُدعا کو پایۂ تکمیل پر پہنچانے کی معلوم ہوگئی تو میں اِس کتاب کے فوائد کی توسیع کی غرض سے اِسپر ضرور متوجہ ہوں گا۔ سانحہ کے ساتھ لکڑی کا وزن فی مکعب فٹ اِس لئے دیا گیا ہے کہ اِس سے لکڑی کی ماہیت کا بہت کچھ اندازہ لگ سکے ٭

نخل بندی ہندوستان کے لئے نئی بات نہیں ہے۔

نخل بندی یا درخت لگانے کا عمل ہندوستان کے لئے نیا نہیں ہے اہلِ ہند کی مقدّس کتابوں میں درخت لگانا اور کنُواں کھُدوانا ثواب عظیم لکھا ہے۔ چُنانچہ وہ اشخاص جنہیں کار ثواب کا زیادہ خیال ہوتا ہے وہ اپنے ہاتھ سے کچھ درخت بھی لگاتے ہیں۔ سوائے "پنجاب خاص" کے یہ عمل ہندوستان کے دیگر حصّوں میں عام پایا جاتا ہے۔ "پنجاب خاص" میں بھی یہ خیال بالکُل معدُوم نہیں ہے مگر بہُت ہی کم ہے۔ اِس حصّہ کے زمیندار بالعموُم نخلبندی کے فن و فوائد سے قریب قریب نا آشنا ہیں۔ یہ صحیح ہے کہ یہ اپنے کنُوؤں کے گرد چند شیشم۔ شہتوت۔ بکائن۔ بیر۔ ببُول۔ جامن۔ یا سرس کے درخت لگا لیتے ہیں مگر کبھی ثواب یا رفاہ عام کے خیال سے نہیں بلکہ سایہ عمارتی لکڑی۔ جلانے اور چارہ کی غرض سے۔ البتّہ پنجاب خاص کے تجارت پیشہ یا بعض زمیندار ثواب کی نیّت سے بھی نخلبندی کی جانب کسیقدر مائل ہوتے ہیں۔ یہ اِسی امر کا نتیجہ ہے کہ دیہات قصبات کے کچے راستوں پر کہیں کہیں باغیچے یا سایہ دار درخت

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

نظر آتے ہیں اُن کا اچھی بُری حالت میں ہونا لگانے والوں یا اُن کے ورثاء کی توجہ یا عدم توجہی پر منحصر ہوا کرتا ہے۔ ہندوستان کے ہر ایک حصہ میں یہ رواج بھی کم و بیش پایا جاتا ہے کہ خاندانوں کے بزرگ اپنے ہاتھ سے خاص خاص درخت لگاتے ہیں اور اُن درختوں کی غور و پرداخت اُن کی اولاد اپنا متبرک فرض سمجھتی ہے۔ یہ درخت اُنکی نگاہوں میں معمولی درخت نہیں ہوتے بلکہ بزرگوں کی یادگار۔ یہی باعث ہے کہ اُنہیں ان کا خاص لحاظ ہوتا ہے + جب کبھی کوئی ناخلف اِن درختوں کے ساتھ بد سلوکی کرتا ہے یا اُن کی واجبی قدر و منزلت نہیں کرتا تو اِس حرکت کو سعادت مندی کے خلاف قرار دیکر اُسے سب مطعون کرتے ہیں۔ نیز اِس مُلک کے بعض علاقوں میں یہ رواج بھی مُروّج ہے کہ لڑکی کے پیدا ہونے کے دِن خاص خاص قسم کے درخت حسبِ گنجائش اپنے زمین میں لگا دیتے ہیں اور شادی کے وقت اُن درختوں کو اِس کے جہیز میں دیدیتے ہیں۔ چُونکہ یہ درخت بہت دیر پا ہوتے ہیں اور اُن کی پیداوار سے ایک معقول رقم ہر سال وصول ہو جاتی ہے۔ اِس لیئے اُن کی لڑکیاں اِن درختوں کو اپنی مستقل آمدنی کی ایک سبیل سمجھتی ہیں۔ حسبِ موقعہ اِس کتاب میں اِن درختوں کا ذکر کیا گیا ہے +

ممالکِ یوروپ میں فنِ نخلبندی سے مانوس کرانے کے طریق۔

یعنے فنِ زراعت اور چمن بندی کے انگریزی

رسالوں میں اکثر پڑھا ہے کہ ممالکِ یوروپ کے کئی علاقوں میں فنِّ نخل بندی کا خاص شوق پیدا کرانے کی غرض سے دیہاتی مدرسوں میں ایک دِن موسمِ بہار میں تعطیل ہوتی ہے اور اُس دِن ہر ایک لڑکے کے ہاتھ سے ایک ایک دو دو درخت لگوائے جاتے ہیں۔ اور اُن درختوں کو اُنھیں کے نام سے منسوب کیا جاتا ہے۔ اور مدرّس ہمیشہ اُسے دیکھتے رہتے ہیں کہ جنھوں نے وہ درخت لگائے تھے وہ کہاں تک اُن کی خبرگیری کرتے ہیں۔ عدم توجہی کی صورت میں اُنھیں سرزنش کی جاتی جاتی ہے۔ اِسی طرح بڑے بڑے باغات ہیں جنھیں عوام النّاس کی سیر و تفریح کے لیئے وقف کیا جاتا ہے اُس مُلک کے مشہور و معروف بزرگواروں اور ایسے نامی گرامی اصحاب کے ہاتھوں سے جن میں اعلےٰ درجہ کے اوصاف پائے جاتے ہیں خاص خاص درخت نصب کرائے جاتے ہیں اور اِس نہج سے مدّتِ دراز کے لیئے اُن کی یادگار قائم کیجاتی ہے۔ غرضیکہ فنِّ نخلبندی ہر ایک مہذّب ملک میں شائستہ فنُون میں سے ایک شمار کیا جاتا ہے +

ہماری گورنمنٹ عالیہ کی فنُونِ نخلبندی کے متعلق حکمتِ عملی

ہر ایک روشن دماغ اور مہذب گورنمنٹ ہر جگہ نخلبندی پر خاص توجہ کرنا اپنا عین فرض سمجھتی ہے۔ وجہ یہ ہے کہ نوعِ اِنسان اور ہر ایک جاندار کے حق میں یہ عمل آرام دہ ثابت ہوتا ہے۔ سڑکوں۔ نہروں۔ ریلوے اور رفاہِ عام کی عمارات کے ساتھ

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

نخل بندی لازم و ملزوم ہے۔ سرکارِ انگلشیہ نے جہاں اِس مُلک میں
اور بہت سے قابلِ یادگار رفاہِ عام کے کام کئے ہیں وہاں نخلبندی
پر بھی کچھ کم توجہ نہیں کی ہے۔ اگر محکمہ جنگلات کے فوائد کو اِس
وقت بوجہ طوالتِ مضمون قلم انداز کر دیا جاوے اور اُن ذخیروں کو
جنہیں جابجا ہیزم اور چارہ کی غرض سے قائم کیا گیا ہے خارج از
بحث سمجھا جاوے تو بھی ہماری گورنمنٹِ عالیہ نے نخلبندی کی ترقی
و توسیع کے لئے جو جو کارروائیاں کیں ہیں اُن کے قلمبند کرنے
کے لئے ایک دفتر چاہیئے۔ خُلاصہ یہ ہے کہ نخلبندی کا کام اِسوقت
گورنمنٹ کی جانب سے افسرانِ ضلع۔ ڈسٹرکٹ اور لوکل بورڈوں
میونسپل کمیٹیوں۔ کنٹونمنٹ کمیٹیوں۔ محکمۂ نہر۔ محکمۂ تعمیراتِ سرکاری
محکمۂ ریلوے اور محکمۂ جنگلات کے اہتمام میں دیا گیا ہے۔ علاقۂ پنجاب
خاص میں جہاں لوگ بذاتِ خود نخل بندی کی جانب کم متوجہ ہوتے
ہیں وہاں ذیلداروں اور رئیسوں کو اِس طرف رجوع ہونے کی موزوں
طریق سے رغبت دلائی جاتی ہے۔ انعام و اکرام۔ خطاب۔ سندات۔
اور خلعتیں دی جاتی ہیں اور لگان میں معقول رعایت کی جاتی
ہے۔ وقتاً فوقتاً خاص خاص تجربہ کار اور ماہرانِ فنِ نخل بندی کو
بر سرِ موقعہ تحقیقات کرنے اور اِس صیغہ کی ترقی و توسیع کے متعلق
گورنمنٹ کی خدمت میں عرضداشتیں پیش کرنے کے لئے نامزد کیا جاتا
ہے بعد ازاں اُن کی آرائے اور سفارشوں پر کامل غور کیا جاتا ہے

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

اور انھیں عمل میں لانے کے لئے احکام صادر کئے جاتے ہیں۔ ہر ایک ضلع سے ہر سال نخلبندی کے بارہ میں خاص کیفیت طلب کی جاتی ہے۔ ہر ایک صُوبہ کے صاحب ڈائرکٹر زراعت و کاغذات دیہی کی سالانہ رپورٹ میں نخلبندی کی ترقی و توسیع حسن و قبح اور اُس کے متعلق ہر ایک ضلع کے افسرانِ متعلقہ کی کارگزاری اور توجہ کا تذکرہ ہوتا ہے۔ کچھ عرصہ ہوا گورنمنٹ عالیہ ہند نے اپنا یہ منشاء ظاہر فرمایا تھا کہ نخل بندی کے بارہ میں ہر سال ایک علیحدہ رپورٹ آنی چاہیئے۔ اس زمانہ میں صوبۂ پنجاب میں سر چارلس ایچیسن صاحب بالقابہ لفٹنٹ گورنر تھے۔ اُنھوں نے گورنمنٹ ہند سے یہ سفارش کی کہ افسرانِ ضلع پر سالانہ رپورٹوں کا بار پہلے ہی کچھ کم نہیں ہے اِسپر اور بڑھانا قرینِ مصلحت نہیں سمجھا جاتا۔ محض ازدیادِ اِدبار کی بناء پر ہی نہیں بلکہ اِس وجہ سے بھی یہ ضروری معلوم نہیں ہوتا کہ ایک سال کے اندر نخلبندی کے بارہ میں ایسے خاص امور قابلِ تذکرہ نہیں ہو جاتے کہ جن پر ایک رپورٹ لکھی جاسکے۔ بعض برسوں میں بارش کی کمی بیشی۔ زمین کی عدم صلاحیت۔ ناموافقتِ آب وہوا اور چند دیگر وجوہات سے نئے درخت ضائع ہو جاتے ہیں اُنکی جگہ خاص احتیاط سے اور درخت لگائے جاتے ہیں وغیرہ وغیرہ۔ اگر ہر یک ضلع سے سالانہ رپورٹیں طلب کی جاوینگی تو افسرانِ ضلع انہیں خاص شوق اور توجہ سے نہیں لکھا کرینگے۔ بار بار ایک ہی بات کو دوہرا دیا کرینگے۔ المختصر رپورٹیں اُن کے دفاتر میں ہر وقت طیار رہا کرینگی

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

ہر سال کسی قدر ہندسوں میں فرق ہوا کریگا۔ لہذا حضور ممدوح نے یہ سفارش کی کہ نخلبندی کی رپورٹیں سہ سالہ طلب فرمائی جاویں تو بہت بہتر ہوگا۔ بالآخر یہ سفارش گورنمنٹ عالیہ ہند نے منظور فرمائی +

باوجود گورنمنٹ عالیہ کی خاص توجّہ کے نخلبندی کی ناقابلِ اطمینان حالت۔

یہاں سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ جب گورنمنٹ عالیہ کی جانب سے اِس درجہ تاکید ہے تو کیا وجہ ہے کہ بالعموم نخل بندی قابلِ اطمینان حالت میں نہیں ہے۔ سڑکوں کے کنارے دیکھا جاتا ہے تو بے موزوں اور بے میل مُختلف قد وقامت کے درخت نظر آتے ہیں۔ کوئی خُشک۔ کوئی نیم خُشک کوئی ٹیڑھا۔ کوئی زخمی۔ کسی کی ایک شاخ ایک جگہ ہے تو دُوسری شاخ حد سے زیادہ فاصلہ پر ہے۔ کسی تنہ پر جا بجا کوہان نکلے ہوئے ہیں۔ اُن کوہانوں کے اُوپر پتلی پتلی شاخیں نِکلی ہوئیں ہیں کوئی درخت کھوکھلا ہوکر پرندوں یا مُوذی کیڑے مکوڑوں کا مسکن یا جائے پناہ بن گیا ہے۔ درختوں کی قطاروں پر جڑ سے لیکر چوٹی تک دیمک کی مٹّی کا غلاف چڑھا ہوا ہے۔ پتّے پتّے پر سُونڈیاں مکڑیاں اور کئی طرح کے کیڑے مکوڑے رینگ رہے ہیں۔ درختوں کی چھال اُتار اُتار کر لوگ جلا رہے ہیں مگر کوئی نِگران یا پُرسانِ حال نہیں ہے۔ غرضیکہ جس غرض سے وہ سڑکوں کے کنارے لگائے گئے تھے وہ غرض اُن سے پُوری نہیں ہوتی۔ سوار اور پیادوں کے لئے نہ

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

سایہ ہے اور نہ راستہ کی خوبصورتی بن سے متصور ہے۔ علےٰ ہذا۔ اصل بات یہ ہے کہ گورنمنٹ عالیہ احکام نافذ کر سکتی ہے۔ طریق بتا سکتی ہے۔ ہاتھ سے کرنا اور نگرانی رکھنا مقامی کار کنوں اور محکام کا کام ہے۔ جب تک یہ اس کام کے قابل نہیں ممکن نہیں ہے کہ اس صیغہ میں کوئی نمایاں اصلاح و ترقی ہوسکے۔ بالعموم یہ کام ڈسٹرکٹ اور ٹاون میونسپل کمیٹیوں۔ اور کنٹونمنٹ کمیٹیوں کے ممبروں اور صیغۂ تعمیرات سرکاری کے سب اوورسیروں وغیرہ کے سپرد ہوتا ہے۔ میرا قیاس یہ ہے کہ ان میں سے شاذ و نادر ہی کوئی فن نخل بندی کے اصولوں سے واقف ہوتا ہوگا۔ عملی طور پر اصلی کام سڑک کے مالیوں اور جمعداروں کے سپرد کیا جاتا ہے۔ مالی یہ سمجھتے ہیں کہ نخل بندی جیسا آسان کام دنیا بھر میں کوئی نہیں ہے۔ ایک سوراخ نکالا اور پنیری لگادی اور علیحدہ ہوگئے کبھی کبھی کند اور ناقص اوزاروں سے انھیں اندھا دھند چھانٹ دیا بس اسکے سوائے وہ اپنا کچھ فرض نہیں سمجھتے۔ جمعدار اور چوکیدار جن کا کام درختوں کی محافظت کرنا ہے وہ عموماً ان کی تباہی کا باعث ہوتے ہیں۔ جتنی ان کی تنخواہ ہوتی ہے قریب قریب اتنا ہی وہ چرواہے اور زمینداروں سے ٹھیرا لیتے ہیں اور انھیں آنکھ بچا کر درختوں کو بے برگ۔ بے شاخ اور گنج کر دینے کی اجازت دیدیتے ہیں۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ نہ درخت پورے طور پر نشو ونما ہوتے

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

ہیں نہ سایہ دیتے ہیں۔ اور قبل از وقت خشک ہوکر یا تو جلانے کے مصرف کے ہو جاتے ہیں۔ یا اگر کسی قدر عمارت وغیرہ کے مطلب کے ہوئے تو تھوڑے بہت دام اُٹھ آتے ہیں۔ البتہ اگر وہ اصحاب جن کے سپرد یہ کام ہوتا ہے فنّ نخل بندی سے واقف ہوں تو میں دعوے سے کہہ سکتا ہوں کہ اِس قسم کی خرابیوں کا وقوع میں آنا ناممکن ہے۔ کسی فنّ کا ماہر ایک نظر میں اُس کے حسن و قبح کو دیکھ سکتا ہے۔ ناواقف گھنٹوں اگر دیکھا کرے تو اُس کے کوئی بات سمجھ میں نہیں آتی۔ فنّ نخل بندی کے کسی ماہر کے رُوبرو ایک پُرانا اور خُشک درخت رکھ دیجیئے۔ وہ اُس کی صورت سے اُس کی ابتدا سے انتہا تک سوانح عُمری بیان کر دیگا۔ مگر جو شخص اِس فنّ کو نہیں جانتا اُس کے لیئے سب درخت یکساں ہیں۔ چند ماہ ہوئے ہیں مَیںنے ایک انگریزی رسالے میں پڑھا تھا کہ ممالکِ متّحدہ امریکہ کے خاص خاص علاقوں میں گورنمنٹ کی جانب سے نخلبندی کا کام ایک خاص کمیٹی کے سُپرد کیا جاتا ہے۔ جسے واجبی اختیارات بلا مداخلت غیرے دیئے جاتے ہیں اور یہی اِس صیغہ کی جملہ وار اور جواب دہ ہوتی ہے سڑکوں۔ عام گزرگاہوں۔ بازاروں اور گلی کوچوں میں جسقدر نخل بندی کا کام ہوتا ہے وہ سب اِس کمیٹی کی زیر نگرانی ہوتا ہے سب سے پہلے اِس کمیٹی کا کام یہ ہوتا ہے کہ یہ تمام مُقامی حالات

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

پر غور کرکے ہر ایک بازار۔ شارع عام۔ ہوا خوری کی سڑکوں۔ گلی کوچوں کے لئے موزوں اور جداگانہ اقسام کے درخت تجویز کرکے پھر اُن کے لگانے اور حفاظت کے متعلق خاص قاعدے تیار کئے جاتے ہیں۔ یہ نہیں کہ جیسا ہم اپنے مُلک میں دیکھتے ہیں کہ شیشم کے درخت اگر آج سے ساٹھ برس پہلے نخلبندی کے لئے اچھے سمجھے گئے تو آج تک ہر جگہ وہی چلے جاتے ہیں۔ ٹھنڈی سڑکوں کے کنارے بھی شیشم۔ بازاروں میں بھی شیشم اور شاہی سڑکوں کے کنارے بھی شیشم۔ اگر کہیں اِس نظارہ کی یکسانیت سے اُکتا کر اسے نوع بہ نوع کرنا مدِنظر ہوتا ہے تو سراسر بے میل درخت لگا دیئے جاتے ہیں۔ خلاصہ یہ ہے کہ اگر ایسے اصحاب جن کے متعلق نخلبندی

حکّام اور عوام کے فنِ نخلبندی سے ماہر ہونے کے فوائد۔

کا کام کیا جاتا ہے بذاتِ خود اِس فن کے اصولوں سے واقف ہوں تو بہت جلد اِس صیغہ میں مبیّن ترقی ہوسکتی ہے۔ نیز عوام الناس کو اگر اِس فن سے مَس ہو جائے تب بھی یہ قرینِ قیاس ہے کہ وہ نخلبندی کو بُری حالت میں دیکھنا گوارا نہیں کرینگے اور اِس کی بہتری کے لئے بطریق مناسب تحریک کرتے رہینگے۔ اگر اِس فن پر جیسی کہ چاہیئے توجّہ کی جاوے تو بلاشُبہ ہماری وہ سڑکیں جو سایہ نہونے کی وجہ سے دِن بھر تپتی رہتی ہیں۔ جہاں گھاس اور سبزہ نہونے کی وجہ سے ذرہ سے ہوا کے

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

جھونکے سے خاک دھول اُڑنے لگ جاتی ہے۔ ہمارے وہ بازار اور گلی کوچے جو موزوں اشجار سے محرُوم ہونے کی وجہ سے موسم گرما میں آدھی آدھی رات تک تنور بنے رہتے ہیں اور در اصل بدنُما نظر آتے ہیں۔ سب کے سب تصویر کھینچنے کے قابل ہوسکتے ہیں بشرطیکہ نخل بندی پر خاص توجہ مبذول کی جاوے +

نخلبندی کا عامۂ خلائق کی صحت پر اثر۔

خراب آب و ہوا کی اصلاح اور ہوا کے زہریلے کرم اور ذرّات کے اثر کو دور کرنے کی طاقت جس قدر درختوں میں پائی جاتی ہے اور میں نہیں وہ بڑے بڑے علاقے جہاں دلدلیں رہا کرتی تھیں اور وہ نشیبی علاقے جہاں بارہ مہینے برابر تپ لرزہ وغیرہ پھیلا رہتا تھا۔ نخل بندی کی بدولت نہایت صحتمند اور زرخیز بن گئے ہیں۔ جہاں دلدلیں تھیں اب وہاں باغات اور کھیت ہیں۔ جہاں لوگوں کو ہمیشہ صحت کی شکایت رہا کرتی تھی وہاں اب سُرخ و سفید چہرے نظر آتے ہیں۔ امراض متعدی کی مزاحمت اور مدافعت میں بعض اقسام کے درخت رات دن سرگرم رہتے ہیں۔ اِنسان سانس لینے کے باعث جس قدر ہوا میں سمیت کا اثر پیدا کرتا ہے اُسکے بھی زائل کرنے کا بار بہت کچھ درختوں کے ہی ذمہ ہے۔ علاوہ ازیں درخت ہمیں اپنے وجود سے صدہا اقسام کی ادویات دیتے ہیں جنہیں ہم وقت ضرورت اپنی صحت کو اصلی حالت پر لانے کے لیے استعمال

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

کرتے ہیں۔ ہم مختلف قسموں کے درختوں سے ہزاروں اور پھولوں سے
طرح طرح کے عرق اور عطر کھینچتے ہیں۔ اور ان سے اپنے دل و دماغ
کو معطر کرتے ہیں۔ اس فرحت کے حاصل ہونے سے ہماری صحت
ترقی پذیر ہوتی ہے۔ غرضیکہ کہاں تک بیان کیا جاوے درخت خواہ
ہرے ہوں یا سوکھے اپنے فرائض سے کبھی کسی حالت میں غافل نہیں
ہوتے۔ مگر افسوس ہے تو یہ ہے کہ ہم ان کی جانب اپنے فرائض
کو جیسا کہ چاہیئے ادا نہیں کرتے ٭

نخل بندی کا زراعت پر اثر

زراعت کو نخلبندی سے جس قدر فائدے پہنچتے
ہیں وہ درحقیقت "پوست در پوست ہمچو پیاز"
ہیں مگر سب سے بڑا اثر زراعت پر نخلبندی کا یہ ہوتا ہے کہ
جس علاقہ میں درخت زیادہ ہوتے ہیں وہاں بارش بھی خاطر خواہ
ہوتی ہے۔ جس علاقہ میں درخت کم ہوتے ہیں اس میں بارش بھی
کم ہوتی ہے۔ گویا درخت بارش کو اپنی جانب ملتفت کر سکتے ہیں۔
ایک زمانہ تھا کہ جنگلات اندھا دھند صاف کرانے شروع کر دیئے گئے
تھے مگر بہت جلد بارش کی کمی نے متنبہ کر دیا اور یہ غلطی پھر نظر
میں نہیں آئی۔ اب محکمہ جنگلات نے درختوں کے کاٹنے کے اصول
مقرر کر دیئے ہیں اور ان پر عمل درآمد کی وجہ سے جنگلات ہمیشہ
اچھی حالت میں رہتے ہیں۔ مگر میری رائے یہ ہے کہ حال میں
جن ذخیروں اور جنگلات کے رقبہ کو زراعت اور آبادی کے لئے

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

صاف کیا گیا ہے۔ اگر وہاں مصنوعی نخلبندی پر کافی توجہ نہ کی گئی تو نتیجہ فہوالمراد بر آمد نہیں ہوگا +

ایک انگریزی رسالہ میں کچھ عرصہ ہُوا مَیں نے یہ پڑھا تھا کہ جزیرہ سیلون (لنکا) میں کئی پہاڑی قطعات بہت بُلندی تک چاء کے کارخانجات نے حاصل کر کے صاف کر دیئے تھے۔ جس قدر قدرتی درخت اور خوشنما جھاڑیاں تھیں سب کاٹ کر پھینکدیں۔ اُن کی جگہ چاء کی کاشت کی گئی۔ نتیجہ یہ ہوا کہ بارش کا پانی زور شور کے ساتھ بلا مزاحمت اُوپر سے نیچے آنے لگا جس کی وجہ سے چاء کے باغیچوں کو بھی نقصان پہنچنے لگا اور میدانوں کی زراعت کی حالت بھی ابتر ہونے لگی۔ بالآخر گورنمنٹ نے اِس تجربہ کی بناء پر جدید قواعد کا نفاذ ضروری سمجھا اور اب یہ نقص بہت کچھ رفع ہوگیا ہے +

اِسی طرح ایک انگریزی اخبار میں بہ درج تھا کہ یوروپ کے ایک خاص علاقہ میں حد سے زیادہ بارش ہوا کرتی تھی اور ایک بڑا علاقہ قریب قریب خشک رہ جاتا تھا۔ آخر چند اصحاب اِس خرابی کو دُور کرنے کی تجاویز سوچنے کے لیئے مقرر کیئے گئے۔ اُنھوں نے بعد تحقیقات کامل یہ رائے دی کہ اِبر باران پہلے خشک علاقہ سے گزرتا ہے۔ اِس علاقہ میں چونکہ درخت نہیں ہیں لہذا وہ آگے کو نکل جاتا ہے۔ مرطوب علاقہ میں درخت ہیں اور وہ اُسے اپنی جانب کھینچ لیتے ہیں۔ بدیں وجہ وہاں اعتدال سے زیادہ بارش ہوتی ہے۔ خشک

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

علاقہ میں نخلبندی کیجاوے تاکہ وہ بادلوں کو بہت کچھ اپنی جانب بھی متوجہ کرسکیں۔ چنانچہ ایسا ہی کیا گیا اور نتیجہ حسبِ مراد بر آمد ہوا دونوں علاقوں میں اعتدال کے مطابق بارش ہونے لگی اور دونوں سرسبز رہنے لگے۔ المختصر درختوں میں ابر باران کو کشش کرنے کی طاقت ہوتی ہے۔ ایک بڑا بھاری فائدہ درختوں کی وجہ سے زراعت کے حق میں یہ ہوتا ہے کہ پتّوں کی بیش قیمت کھاد زمین کو بآسانی مِل جاتی ہے۔ زمینداروں کو اپنے مویشیوں کے لیئے خاصی مقدار میں عمدہ چارہ مِل جاتا ہے۔ اِن کی لکڑی سے وہ اپنے آلاتِ کاشتکاری اور کولھو وغیرہ مُفت میں بنا لیتے ہیں۔ نیز اِن کے پھل پھولوں سے حسبِ موقعہ نقد دام کھڑے کرلیتے ہیں۔ بعض اقسام کے درختوں سے لاکھ زیادہ مقدار میں حاصل ہو جاتی ہے۔ بعض اقسام کے درختوں پر ریشم اور ٹسر کے کیڑے پائے جاتے ہیں۔ درختوں پر شہد کی مکھیوں کے چھتّے لگ جاتے ہیں۔ زمیندار بغیر محنت اِن سے بہت سا شہد نکال لیتے ہیں۔ بعض اقسام کے درخت ایسے ہیں کہ جن کے پتّوں سے دونے۔ پتلیں وغیرہ بن سکتی ہیں۔ اِن کے پتّوں سے زمینداروں کی عورتیں مال طیّار کرکے بازاروں میں بیچ دیتی ہیں اور ایک خاصی رقم وصول ہو جاتی ہے۔ کئی درختوں کی شاخوں سے زمیندار ٹوکرے بوئیے وغیرہ بنا لیتے ہیں یہ سب اِن کے کام کی چیزیں ہیں۔ اگر زیادہ ہوں تو فروخت کر دیتے ہیں۔ اکثر

انکو درختوں کی چھال سے رسّے نکال کر چٹائیاں ۔ پنکھے وغیرہ بناکر دساور کو بھیجدیتے ہیں ۔ اور رسّے رسیاں بٹ کر اپنے کئی کاموں میں لے آتے ہیں ۔ بعض درختوں کی چھال ہر سال اچھے داموں بیچ دیتے ہیں ۔ نئی چھال بہت جلد نکل آتی ہے ۔ درختوں کا سایہ موسم گرما و برسات میں زمینداروں کے لئے سرد خانوں اور ہوادار کمروں کا کام دیتا ہے ۔ کئی کئی مہینے اِن کے مویشی رات دن اِنکے نیچے بندھے رہتے ہیں اور بڑی آسائش سے ایّام بسر کرتے ہیں ۔ علٰے ہذا غرضیکہ زراعت اور زراعت پیشہ اشخاص کے ساتھ درخت اگر غور سے دیکھا جاوے تو کچھ کم سلوک نہیں کرتے ✣

نخل بندی کا خشک ریگستانوں ریتلے ٹیلوں ۔ خشک پہاڑیوں ۔ کمزور سخت اور بنجر زمینوں پر اثر

نخل بندی کا اثر یوں تو ہر جگہ نمایاں ہوتا ہے مگر خشک ریگستانوں ۔ ریتلے ٹیلوں ۔ خشک پہاڑیوں ۔ کمزور ۔ سخت اور بنجر زمینوں پر اِس کی کرامات دیکھنے کے قابل ہوتی ہے ۔ میرا دعوٰے ہے کہ تمام ہندوستان کی خشک پہاڑیاں ۔ بنجر زمینیں اور راجپوتانہ و سندھ کے لق و دق ریگستان سونا اُگلنے لگ جاویں ۔ اگر نخلبندی پر کسی کی جیسی کہ چاہیئے توجہ ہو ۔ بیسیوں قسم کے ایسے درخت ہیں جو اپنی خوراک کچھ تو زمین اور کچھ اپنے پتوں کے ذریعہ ہوا اور شبنم سے جذب کر لیتے ہیں اور خشک ریت میں بغیر آبپاشی

ہمیشہ سرسبز رہتے ہیں۔ ایک مرتبہ انہیں لگا دینے کی دیر ہے
پھر وہ خود بخود اقامت گزیں ہو جاتے ہیں اور صدیوں تک
انسان و حیوان کو لذیذ اور مقوی خوراک۔ سایہ اور چوب بہم پہنچاتے
رہتے ہیں۔ جہاں یہ درخت آٹھ دس فٹ بلند ہوئے ریت
کے طوفانوں میں بہت کمی واقع ہو جاتی ہے۔ درختوں کے گرد
ریت بندھنی شروع ہو جاتی ہے اور اُن کے سایہ کی وجہ سے
سرد رہتی ہے۔ درختوں کی برگ افشانی سے زمین کو خود بخود
نباتاتی کھاد ملنے لگتی ہے۔ اس اثناء میں بارش کا بھی کم وبیش
آغاز ہو جاتا ہے۔ سخت زمینیں بھر بھری ہو جاتی ہیں۔ کمزور
زمینیں طاقت پکڑتی جاتی ہیں اور نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ بہت جلد
اونچے قسم کی روئیدگی وہاں خود رو نظر آنے لگتی ہے یہ روئیدگی
مویشیوں کے چارہ کا بہت بڑا کام دیتی ہے۔ مویشیوں کو جہاں
سایہ اور چارہ ملے تو اور کیا چاہیئے۔ آس پاس پانی کا سامان
بھی ہو جاتا ہے۔ اِن کے بول و براز اور ادنےٰ درجہ کی روئیدگی
کے گلنے سے زمین میں زرخیزی کے مادہ کا آغاز ہو جاتا ہے۔
اور نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ تھوڑے ہی عرصہ میں وہاں اعلےٰ درجہ
کی نباتات دکھائی دینے لگتی ہے۔ اِس وقت زمین قابلِ زراعت
ہو جاتی ہے۔ جب سایہ اور مویشیوں کے لئے چارہ اور پانی
کافی ہو جاتا ہے تو آبادی کے ہونے میں وہاں کیا دیر لگ سکتی

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

ہے۔ وہی خشک ریگستان اور وحشت خیز بیابان آباد اور سرسبز خطے بن جاتے ہیں۔ اب اگر نظر تعمق سے دیکھا جاوے تو یہ جملہ نتائج بلا واسطہ اور بالواسطہ نخل بندی کے ہو سکتے ہیں۔ یہ صحیح ہے کہ کھیتوں میں سایہ نہیں ہونا چاہیئے کیونکہ اِس سے فصل کو نقصان پہنچتا ہے۔ مگر آبادی اور مویشیوں کے لئے سایہ کی اشد ضرورت ہوا کرتی ہے۔ مینے ایسے ایسے قطعاتِ اراضی دیکھے ہیں کہ جہاں سوائے ریت کے ٹیلوں کے اور کچھ نظر نہیں آتا تھا۔ آبادی اور سایہ کا نشان تک نہیں تھا مگر اِنسان نے اپنی تدبیر۔ لیاقت۔ محنت اور شب و روز کی جفاکشی سے اُنہیں چمن اور گلستان بنا دیا ہے۔ وہ علاقے جہاں خاک لوٹتی تھی اب وہاں پُر رونق منڈیاں بڑے بڑے شہر۔ قصبے اور گاؤں آباد ہیں ریل اور نہریں جاری ہیں۔ عوام کا طرز تمدن و طریقِ معاشرت مُہذبانہ ہے۔ اِس نتیجہ کا باعث اگر کُلیتاً نہیں تو بہت کچھ نخل بندی ہوا کرتی ہے۔ جب کبھی نیا علاقہ آباد کرنا مدِنظر ہوتا ہے تو سب سے پہلے وہاں ایسے درخت لگوائے جاتے ہیں جو بہت جلد بڑھ کر سایہ دار ہو جاویں۔ اصل نخلبندی کا اِحسان زراعت پر کچھ کم نہیں ہے۔ ہاں یہ اور بات ہے کہ لوگ اُسے محسُوس کریں یا نہ کریں ؎

نخلبندی کا تجارت پر اثر

اگر بغور دیکھا جاوے تو نخلبندی

کا اثر تجارت پر زراعت کی نسبت کچھ کم نہیں ہوتا۔ یہ اور بات
ہے کہ یہ اثر اُسی مُلک میں ہویدا ہو جہاں کہ درخت پیدا ہوتے
ہیں یا کسی اور مُلک میں جاکر۔ اِس امر کا اِنحصار مُقامی باشندگان
کی لیاقت اور ہمّت پر ہوتا ہے۔ رُوئے زمین پر مُلک کے مُلک
اور جزیروں کے جزیرے ایسے پائے جاتے ہیں کہ جہاں کی
تجارت ہی چوب ہے۔ جنگلات سے مُختلف قِسم کے درخت
کٹ کٹ کر آتے ہیں۔ دُخانی کلوں کے ذریعہ چیرے جاتے ہیں
چوب کے سوداگر لاکھوں رُوپیہ کا مال خریدتے ہیں اور دُور
دُور تک جہازوں۔ اور ریلوں کے ذرِیعہ بھیجدیتے ہیں۔ یہ لکڑیاں
عمارت اور پُلوں کی تعمیر۔ جہاز۔ کشتیوں۔ ریل گاڑیوں۔ کاغذ۔ چوبی
اثاث البیت اور انواع و اقسام کے آرائشی سامان بنانے کے
مصرف میں آتی ہیں۔ امریکہ کے چند اخبارات کے لِئے کاغذ
تیار کرنے میں ہر سال جنگل کے جنگل گل جاتے ہیں۔ جزائر
لنکا کی بڑی بھاری تجارت کی شے لکڑی ہے یا اُسکی پیدا وار۔
دار چینی۔ ربڑ اور کافُور وغیرہ۔ اِس علاقہ کی خاص شُہرت اور رَونق
کا باعث ہیں۔ درخت اگر غور کیا جاوے تو تجارت کی رُوح و رواں
ہیں۔ کوئی شے اِن کی ایسی نہیں ہے جس کا براہِ راست تجارت
سے تعلق نہو۔ بیسیوں قسم کے ایسے درخت ہیں کہ جن کی جڑ
اور جڑ کی چھال کی بڑی بھاری تجارت ہوتی ہے۔ بیسیوں قِسم

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

کے ایسے درخت ہیں کہ جن کے تنہ کی چھال کی بڑی بھاری تجارت ہوتی
ہے۔وجہ یہ ہے کہ کسی سے رسّے رسیوں وغیرہ کے لئے ریشہ
نکالا جاتا ہے۔کسی سے چمڑہ پکانے اور رنگنے کا کام لیا جاتا ہے۔
کسی سے کتھ نکالتے ہیں کسی سے ادویات طیار کی جاتی ہیں۔کسی
سے دنداسہ (مسواک) کا کام لیا جاتا ہے وغیرہ وغیرہ درختوں کی لکڑی
کا تو کوئی حصّہ ایسا نہیں ہوتا کہ جس کی معقول تجارت نہ ہو سکے۔
کیا عمارت کے مطالب کے لئے۔کیا آرائشی چیزیں بنانے کے لئے۔
کیا جہاز ریلیں اور کشتیاں وغیرہ طیار کرنے کے لئے اور کیا کوئلہ بنانے
یا چولھے میں جلانے کے لئے۔بیسیوں قسم کے درختوں کے پتّے
مصالحہ جات کے طور پر استعمال کئے جاتے ہیں لہذا ان کی خاصی
تجارت ہوتی ہے۔صدہا قسم کے ایسے درخت ہیں کہ جنکے پھولوں
سے عطریات اور عرق کھینچے جاتے ہیں۔ان سے کپڑے وغیرہ رنگنے
کا کام لیا جاتا ہے۔انہیں ادویات کے مصرف میں لاتے ہیں علےٰ ہذا
یہی وجہ ہے کہ درختوں کے پھولوں کی بڑی بھاری تجارت ہوتی ہے۔
بیسیوں قسم کے ایسے درخت ہیں کہ جن کے پھولوں کی ادویات رنگ
ریزی۔اچار۔مربہ۔چٹنی۔اور کچے یا پکے کھانے کے لئے خوب تجارت
ہوتی ہے۔بیسیوں قسم کے ایسے درخت ہیں کہ جن کے بیج ادویات
میں استعمال کئے جاتے ہیں۔ان کی مالائیں بنا کر گلے میں پہنی جاتی
ہیں (بعض صورتوں میں خاص امراض کے دفعیہ کے لئے بعض

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

حالتوں میں اور کسی خیال سے) صدہا قسم کے ایسے درخت ہیں کہ
جن کے بیجوں سے مختلف مطالب کے لیئے قیمتی تیل نکالا جاتا ہے
اور اُن کی کھال بہت کام آتی ہے۔ بیسیوں قسم کے ایسے درخت
ہیں کہ جن کی محض پھلوں کی جُداگانہ امور کے لیئے بڑی بھاری
تجارت ہوتی ہے۔ بیسیوں ایسے درخت ہوتے ہیں کہ جن کے گوند
وغیرہ کی بڑی بھاری تجارت ہوتی ہے۔ بیسیوں ایسے درخت ہیں
کہ جن کی جگر کی لکڑی کی صرف خوشبو کے طور پر جلانے کے لیئے
بڑی بھاری تجارت ہوتی ہے۔ درختوں کے بیجوں اور درختوں کی
پنیری کی ہی لاکھوں رُوپیہ کی تجارت محض نخلبندی کے لیئے
ہوتی ہے اور اس تجارت کو اگر بڑھایا جاوے تو بہت بڑھ سکتی
ہے۔ وغیرہ وغیرہ +

المختصر درختوں کی جڑ سے لیکر چوٹی تک کوئی شے ایسی نہیں
ہے کہ جسکی تجارت نہوتی ہو یا نہ ہوسکتی ہو بشرطیکہ لوگوں کو علم ہو
اور تجارت سے رُوپیہ پیدا کرنے کا شوق ہو۔ نیچے ہر ایک درخت
کی ہر ایک شئے کے جُداگانہ استعمال کی تفصیل دیدی ہے۔ اگر
انہیں غور سے ملاحظہ فرمایا جاویگا تو تمام ضروری امور خود بخود واضح
ہو جاویں گے +

نخلبندی کا کارخانجات پر اثر ممالک یوروپ سے طرح طرح کا
لکڑی کا کام بن کر یہاں آتا ہے اور لاکھوں رُوپیہ کا ہاتھوں ہاتھ فروخت

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

ہو جاتا ہے۔ ہر ایک درخت جو یوروپ میں پیدا ہوتا ہے وہ یہاں بھی پایا جاتا ہے۔ شاذ و نادر ایسے درخت ہیں کہ جو یہاں اِسوقت پیدا نہیں ہوتے یا کم ہوتے ہیں۔ مگر اُنہیں اگر لگایا جاوے تو بہ آسانی ہمارے پہاڑوں یا میدانوں کے مُختلف حصص میں لگ سکتے ہیں۔ پھر کوئی وجہ نہیں ہے کہ لکڑی کے کام کے لئے ہمیں لکڑی کسی اور جگہ سے منگوانی پڑے۔ اِس وقت بھی کئی درختوں کی لکڑیاں یہاں سے ممالکِ غیر کو جہازوں پر لدکر جاتی ہیں اور اُنہیں سے بہت سا قیمتی چوبی اسباب بنکر یہاں واپس آ جاتا ہے۔ اور انتہا درجہ گراں قیمت پر فروخت ہوتا ہے۔ میرا یہ خیال ہے کہ جس وقت اِس مُلک کے ہر ایک گاؤں۔ ہر ایک قصبہ اور ہر ایک شہر کے گرد طرح طرح کی لکڑیاں پیدا ہونے لگیں گی اُس وقت قِسم قِسم کا لکڑی کا کام ہر جگہ بننے لگیگا۔ اور قیاس غالب یہ ہے کہ اُس وقت بغیر کسی خاص متحریک کے اہلِ سرمایہ اور اہلِ ہُنر باہمی اتحاد سے خود جا بجا ایسے کار خانجات کھول دینگے کہ جہاں اعلےٰ درجہ کا لکڑی کا کام طیّار ہوا کریگا۔ اور تعجب نہیں کہ اِس کا ایک بڑا حصّہ ممالکِ غیر کو جایا کرے۔ مثلاً چکڑی کی لکڑی کی ممالکِ یوروپ میں ہر وقت بہت بڑی ضرورت رہتی ہے ہندوستان کے علاوہ سلطانِ رُوم کے علاقہ میں بھی یہ درخت بکثرت پیدا ہوتا ہے۔ یوروپ کے سوداگرانِ چوب نزدیک سمجھکر

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

سُلطانِ رُوم کے علاقہ سے بہُت سا مال خرید کر لیا کرتے تھے۔
جب سُلطان کو اِس لکڑی کی ماہیت معلوم ہوئی تو اُنھوں نے
فِی الفور احکام شاہی اپنے ہر ایک صُوبہ میں صادر کر دیئے کہ
چکڑی کی لکڑی کا ایک ٹُکڑہ بھی سلطنت سے باہر نہ جاوے۔
نتیجہ یہ ہُوا کہ خاص رُوم میں ہی اِس لکڑی سے بہُت سا مال
طیّار ہونے لگا اور کارخانجاتِ چوب کو خُوب رَونق ہوگئی۔اِدھر
مُمالکِ یُوروپ میں بھی اِس لکڑی کی قیمت بہُت تیز ہوگئی۔اِس
صُورت میں رُوم کی تجارت چمک جانے میں کیا مُشبہ ہوسکتا تھا
ساتھ ہی اِس لکڑی کی مانگ ہندوستان سے حد سے زیادہ
بڑھ گئی۔ لیکن یہاں کے جنگلات میں یہ درخت کم کاشت کیا
جاتا ہے پس یہ اِس مطالب کو کیونکر پُورا کرسکتے تھے۔اِسی طرح سے
ایک اور مثال پیش کیجاتی ہے۔ ہمنے ایک انگریزی سیّاح کے
سفرنامہ میں پڑھا ہے کہ مُلکِ رُوس کے بعض بڑے بڑے
علاقوں کے باشندوں کی معاش کا کُلیتًا دارو مدار چوب پر ہے۔
موسم سرما میں جب کہ دریا یخ بستہ ہو جاتے ہیں اُن دِنوں جنگلات
میں کٹائی کا کام شُروع ہو جاتا ہے۔بہت بڑے بڑے درختوں
کو برف کے اُوپر سے لُڑھکا لُڑھکا کر دریاؤں کے کنارے لا
ڈالتے ہیں۔دریاؤں کے کنارے ہزاروں دُخانی کلیں درختوں
کے کاٹنے اور چیرنے کی لگی ہوئی ہوتی ہیں۔کٹائی چرائی کے بعد

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

اِن کے بیڑے باندھ کر چھوڑ دیئے جاتے ہیں۔ جب موسم گرما میں برف پگھلتی ہے تو یہ بیڑے خود بخود بہکر اپنے اپنے ٹھکانے جا لگتے ہیں۔ دریاؤں کے کنارے چوب کی منڈیاں ہوتی ہیں۔ یہ ہر وبار و امصار کو مال بھیجتی رہتی ہیں۔ علاوہ ازیں ملکِ ہند کے جنگلات کی نسبت جناب جے ایس گیمبل صاحب ایم۔ اے۔ ایف ایل ایس۔ کنسرویٹر محکمہ جنگلات بنگال و مصنف "مینول آف انڈین ٹمبرز" تحریر فرماتے ہیں کہ اِن کی پیدا وار اسقدر گوناگوں ہے کہ دیکھ کر عقل حیران رہجاتی ہے۔ یہ بالکل صحیح ہے کہ ہمارے جنگلات میں صدہا قسم کے ایسے درخت ہیں کہ جن کی لکڑی پر خوب رنگ و روغن کھلتا ہے۔ اِن پر بہت خوبصورت جوہر ہوتے ہیں۔ اگر توجہ کی جاوے تو اُن سے نہایت عمدہ آرائشی سامان طیار کئے جاسکتے ہیں۔ صدہا قسم کے ایسے درخت ہیں کہ جن کی لکڑی عمارت کے مطالب کے لئے درجۂ اعلےٰ کی تسلیم کی جاتی ہے۔ صدہا قسم کے ایسے درخت ہیں کہ جن کی لکڑی جہاز اور کشتیاں بنانے کے لئے درجۂ اوّل کی ثابت ہوئی ہے۔ اور صدہا قسم کے ایسے درخت ہیں کہ جن کی لکڑی وزنی۔ چکنی اور رنگ دار ہوتی ہے۔ ایسی لکڑیوں پر خراد۔ جڑت۔ نقاشی اور کھدائی کا کام بہت خوبصورت ہوسکتا ہے صدہا قسم کے ایسے درخت ہیں کہ جن کی لکڑی لچک دار ہونے کی وجہ سے آسانی سے خم کھا جاتی ہے۔ ایسی لکڑیوں سے لکڑیوں کے کئی

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

قسم کے پیچیدہ کام بن سکتے ہیں وغیرہ وغیرہ - ہر ایک درخت کی لکڑی کی جُداگانہ صفات اِس کتاب میں ساتھ کے ساتھ درج کی گئی ہیں ۔

نخل بندی کا انسان و حیوان کی خوراک پر اثر

یہ امر واقعہ ہے کہ نخل بندی کا انسان و حیوان کی خوراک پر بھی کچھ کم اثر نہیں ہوتا۔ بہت سے ایسے درخت ہیں کہ جن کے پھل علاوہ آچار۔ چٹنی۔ مُربہ کے طور پر استعمال کئے جانے کے کچے یا پکے ترکاری یا بطور پھل کھائے جاتے ہیں۔ بعض ایسے درخت ہیں کہ جن کے پھلوں کو گرم بھوبل میں داب کر نکال لیجئے اندر سے اُن کا مغز تازہ نان پاؤ کی طرح بر آمد ہوگا ۔ بہت سے ایسے درخت ہیں کہ جن کے پھول اناج وغیرہ کے ساتھ ملاکر یا ویسے ہی شیریں سمجھکر کھائے جاتے ہیں۔ بہت سے ایسے درخت ہیں کہ جن کے بھنے ہوئے بیج انسان کی خورش میں آتے ہیں۔ بہت سے ایسے درخت ہیں کہ جن کے پھلوں یا مغز یا بیجوں سے تیل نکلتا ہے اور اُن میں سے کئی تیل ایسے ہوتے ہیں کہ جلانے کے علاوہ کھانے کے کام میں بھی آتے ہیں وغیرہ وغیرہ - اسی طرح کئی درختوں کی نرم کونپلیں اور نرم پتے بھی ایک حد تک انسان کی خوراک میں شامل ہو جاتے ہیں - خواہ ترکاری کے طور پر یا چٹنی کے طور پر۔ علےٰ ہذا۔ حیوان بھی درختوں کے پتوں اور نرم شاخوں سے بہت کچھ اپنی خوراک حاصل کر لیتے ہیں - اِس کتاب میں اِن امور کا بالتفصیل ذکر ہر ایک درخت کے بیان و استعمال کے ضمن میں کیا گیا ہے ۔

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

نخل بندی کا انسان کے اخلاق و مذاق پر اثر

اِس میں شُبہ نہیں ہو سکتا کہ نخل بندی کا اِنسان کے اخلاق اور مذاق پر بھی ایک حد تک اثر ہوتا ہے۔ نخل بندی میں بہت کچھ رفاہِ عام کا خیال ملحوظِ خاطر ہوتا ہے۔ وجہ یہ ہے کہ نخلِ بندی کی غرض ایک یہ بھی ہوتی ہے کہ اِس سے مخلوق کو آرام و آسائش ملے۔ نخل بندی اِنسان میں صبر و استقلال کے ساتھ اپنی محنت کے ثمرہ کے انتظار کی عادت ڈال دیتی ہے۔ نخل بند جسوقت یہ دیکھتا ہے کہ ہیرے لگائے ہوئے درختوں کو کسی قسم کا گزند یا صدمہ پہنچا ہے تو وہ فےالفور بیتاب ہو جاتا ہے۔ اور جب تک وہ اُن کا علاج مُعالجہ اور آیندہ کے لئے اُنہیں آفات سے بچانے کا حتیّٰ الامکان اِنسداد نہیں کر لیتا بیقرار رہتا ہے وہ ہمیشہ درختوں کی ضرورِیات کا خیال رکھتا ہے اور اُنھیں سرسبز و شاداب حالت میں دیکھ کر خوش ہوتا ہے۔ غرضیکہ جس طرح اُسے اپنے بچوں سے اُنس اور محبّت ہوتی ہے اُسی طرح درختوں سے جُدا گانہ موسموں میں درختوں کی حالت کا تغیّر و تبدّل اُسے عملی طور پر یہ سبق سکھاتا ہے کہ دُنیا کی کوئی شے ہمیشہ یکساں نہیں رہتی۔ پس کُلّیتاً کسی پر دِلدادہ ہونا عبث ہے۔ یہ خیالات اُسے ذاتِ حق کی جانب مائل کر دیتے ہیں جس میں تغیّر و تبدّل کی مُطلق گنجائش نہیں ہو سکتی غرضیکہ نخل بندی اِنسان کو رفاہِ عام غیر کے رنج و راحت کو محسُوس کرنے۔ رحم و کرم۔ صبر و استقلال۔ اُنس و محبّت۔ تصوّف اور دائمی خبرگیری

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

کا عادی کر دیتی ہے۔ ساتھ ہی نخلبندی اِنسان کے مذاق میں لطافت اور پاکیزگی پیدا کر دیتی ہے۔ جہاں ذرہ درخت بے ڈول اور بدنما ہُوا اور نخل بند کو ناگوار گذرا۔ بھدّے پن سے وہ محظُوظ نہیں ہوسکتا۔ جس وقت درخت پھولوں یا پھلوں سے لدا ہوا ہوتا ہے اُس وقت وہ اُسے دیکھ کر نہایت مسرُور ہوتا ہے۔ اُسوقت اُسے خُدا کی قدرت خصُوصیت کے ساتھ نظر آتی ہے۔ اور وہ بیساختہ شانِ ایزدی کی حمد و ثنا میں محو ہو جاتا ہے۔ باعث یہ ہے کہ اُس کا دل خُود بخود یہ کہنا شروع کر دیتا ہے کہ اِس درخت کا پتّا پتّا کردگارِ حقیقی کی بے نظیر صنعت و رحمت کا کامل ثبوت ہے۔ اِس قِسم کے مُشاہدے کی عادت اُسے اعلےٰ درجہ کے خیالات کا خُوگر کردیتی ہے۔ رفتہ رفتہ وہ اِس قابل ہو جاتا ہے کہ ہر ایک پاکیزہ شے میں اُسی کا جلوہ دیکھنے لگے ؎

برگِ درختانِ سبز در نظرِ ہوشیار
ہر ورقِ دفترے است معرفتِ کردگار

ایک گزارش اخیر میں میرا مودّبانہ التماس یہ ہے کہ کوئی صاحب اِس کتاب کو ہمہ جہت مکمّل نہ تصوّر فرمائیں۔ جن امُور کی اِس میں کمی رہ گئی ہے اُنہیں میں خُوب سمجھتا ہوں مگر اُس کمی کے پُورا کرنے کے لِئے ایک عرصہ درکار ہے۔ سب سے بڑی ضرُورت اسوقت کتاب کی قدر دانی کی ہے اور مُختصر یہ ہے کہ اسی پر اِسکی آیندہ تمام خُوبیوں کا اِنحصار ہے۔

دیبی دیال

باب اوّل

قُدرتی نخل بندی

درختوں کے پیدا ہونے کے طریق

وہ درخت جن کی لکڑی عمارت کے مصرف میں آتی ہے یا جن سے آرائشی سامان بنائے جاتے ہیں یا جن کی لکڑی سے سینکڑوں قسم کے آلات اور بحری و بری سواریاں طیّار کی جاتی ہیں صرف دو طریق سے پیدا ہوتے ہیں ایک قُدرتی اور دُوسرے مصنوعی طریق سے ۔ قُدرتی طریق یہ ہے کہ بڑے بڑے درختوں سے جو پُختہ بیج گرتے رہتے ہیں اُن سے درخت اُگ آتے ہیں ۔ یا جن درختوں کو کاٹ لیا جاتا ہے اُن کی جڑیں ہری ہو جاتی ہیں اور پھر اُن سے از سرِ نو شاخیں نکل آتی ہیں ۔ اِس طرح سے پھر اُن سے تناور اور سایہ دار درخت پیدا ہو جاتے ہیں ۔ یا ایسا بھی ہوتا ہے کہ پاس ہی ایک طرف بیجوں کے

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

گرنے سے درخت پیدا ہو جاتے ہیں اور پاس ہی پرانے درخت پھوٹ آتے ہیں۔ اِن دونوں اقسام کے ہم جنس درختوں کے تنے آپس میں مل جاتے ہیں اور کچھ عرصہ بعد وہ ایک دکھائی دینے لگتے ہیں۔ بیجوں سے پیدا ہوئے ہم جنس درختوں کے تنے بھی باہم مل کر ایک درخت بن جاتے ہیں۔ خاص تردّد کے ساتھ بیجوں کے ذریعہ بونا یا پود لگانا یا قلمیں گاڑنا مصنوعی طریق نخلبندی کہلاتا ہے +

درختوں کی غور و پرداخت

نخل بندی کی غور و پرداخت یہ ہے کہ بیج بونے کے بعد آبپاشی کی جاوے۔ جب پودے کچھ بڑے ہو جاویں تو کمزور اور مریضوں کو دور کر دیں۔ گھنے پودوں کو چھانٹ دینا۔ بلحاظِ اقسام پودوں کو مناسب دوری پر نصب کرنا۔ زمین کو درست کرا کے کھاد دینا۔ جب درخت بڑھنے لگیں تو موقعہ مناسب پر ان کو چھانگنا یا قلم کرنا۔ انھیں موذی کیڑوں مکوڑوں سے محفوظ رکھنا۔ اگر زیادہ رقبہ میں کاشت کی گئی ہو تو آتش زدگی کے زیاں کی پیش بندی کرنا۔ اگر ان کی بالیدگی بے ڈھنگے طور پر ہو تو موزوں ترکیب اور حکمت سے کام لینا وغیرہ وغیرہ۔ یہ سب باتیں درختوں کی غور و پرداخت میں شامل ہیں +

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

قُدرتی طِریق سے کام لینا کِن حالتوں میں زیادہ مُفید ہے۔

جنگلات یا ذخیروں یا زیادہ رقبہ میں اگر خاص قِسم کے درخت لگے ہوئے ہوں اور وہاں کٹائی کے بعد بھی بدستور درخت رکھنے منظور ہوں تو قُدرتی طِریق سے فائدہ اُٹھانا چاہیئے۔ یہ مقدّم خیال رکھنا چاہیئے کہ جن درختوں کو تخمریزی یا پنیری سے پیدا کرنے میں بہت رُوپیہ۔ محنت اور وقت ضائع ہوتا ہے اور پھر اُنکی اِبتدائی حالت میں زیادہ حِفاظت کی ضرُورت ہوا کرتی ہے اُنہیں جہاں تک ہوسکے قُدرتی طِریق سے پیدا کرنا چاہیئے۔ مثلاً دیو دار کے درختوں سے جس جگہ بیجوں کے گرنے سے صحتور پودے پیدا ہوگئے ہوں وہاں اُنھیں کی غور و پرداخت کرنی چاہیئے۔ اِس طرح نہایت ڈھلوان کنکریلی۔ پتھریلی زمینوں پر جہاں بیجوں کے ہَوا سے اُڑکر یا درختوں سے جھڑ کر آگ آنے سے یا کٹے ہوئے درختوں کی جڑیں پھُوٹنے سے پَودے ہوگئے ہیں اُنھیں غنیمت سمجھنا چاہیئے۔ ایسے موقعوں پر مصنوعی طور پر پنیری پیدا کرنا لا حاصِل ہوگا بلکہ موجب نُقصان۔ علیٰ ہذا جہاں قُدرتی طِریق سے پنیری اچھّی خاصی موجود ہو اور کام کرنے والے کم ہوں وہاں اُس میں زیادہ ردّ و بدل کرانا فضُول ہے

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

کن صورتوں میں قدرتی طریق پیدائش محال ہے

ایک ایسے بڑے وسیع رقبہ میں کہ جہاں پہلے کسی قسم کے درخت موجود نہیں ہیں اگر باقاعدہ نخل بندی منظور ہے تو وہاں قدرتی طریق پیدائش پر منحصر رہنا لاحاصل ہوگا۔ جب تک وہاں مصنوعی طریق سے کام نہیں لیا جاویگا مطلب برآری محال ہے۔ ایسے رقبہ میں کہ جہاں پہلے اور قسم کے درخت لگے ہوتے ہیں اور وہاں دوسری قسم کے لگانے مدنظر ہیں وہاں قدرتی طریق پیدائش پر انحصار رکھنا عبث ہے نیز ایسے رقبہ میں کہ جہاں درخت بہت پرانے ہوگئے ہوں جن سے نہ تو بیج جھڑتے ہوں اور نہ ان کی جڑوں سے ٹونٹے پھوٹتے ہوں یہ امید رکھنا فضول ہے کہ قدرتی طور پر جنگل کھڑا ہوجاویگا جس جگہ زمین ایسی مرطوب یا خشک ہو کہ جس میں بیج نہ اُگ سکیں یا زمین ایسی سخت ہو کہ اُس میں پودے نشوونما نہ ہو سکیں یا جہاں جنگلی گھاس اور ایسی گھنی جھاڑیاں کھڑی ہوں کہ وہاں بیجوں سے نہ نئے پودے پیدا ہوسکیں اور نہ بڑھ سکیں یہ توقع رکھنا کہ قدرتی طریق پیدائش سے مدعا بر آویگا محض خیال ہی خیال ثابت ہوگا +

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

قدرتی طریق پیدائش سے نفع حاصل کرنے کی تدابیر۔

اگر یہ منظور ہے کہ بڑے درختوں سے بیج جھڑ کر نئی پود پیدا ہو جاوے تو سب سے پہلے یہ خیال رکھنا چاہیئے کہ درختوں کو کسی قسم کا گزند نہ پہنچے اور وہ جلد بڑھ کر بیج دینے لگیں۔ بیج جھڑنے کے موسم سے کچھ عرصہ پہلے درختوں کے نیچے زمین کو خار و خس سے پاک کرا دینا چاہیئے اور صفائی کے وقت کسی قدر کھدائی بھی ہو سکتی ہے تا کہ بیجوں کے پھوٹنے میں سہولیت ہو جاوے۔ جب بیج جھڑنے لگیں تو گھنے درختوں کو احتیاط سے کسی قدر چھانٹ دینا چاہیئے تا کہ ہوا اور روشنی کا زیادہ گزر ہونے لگے اور ان کے نیچے بیج جلد پھوٹ آویں جب پود کچھ بڑی ہو جاوے تو ایک یا دو مرتبہ پھر درختوں کو چھانگ دینا چاہیئے تا کہ نئی پود کو کافی مقدار میں ہوا اور روشنی مل سکے جب پود خوب تناور اور سربلند ہو جاوے اور یہ یقین ہو جاوے کہ تھوڑے ہی دنوں میں وہ پہلے درختوں کی جگہ سنبھال لیگی تو پہلے درختوں کی کٹائی شروع کرا دینی چاہیئے ✤

ابتدائی کٹائی کے ضمن میں احتیاط

یہ دیکھا جاتا ہے کہ جنگلوں میں بہت سے درخت خاصے مضبوط اور بُلند نظر آتے ہیں مگر اُن میں بیج نہیں پڑتے۔ اس کی اصل وجہ یہ ہوتی ہے کہ درخت پاس پاس بُہت گھنے ہوتے ہیں اور یہ صُورت درختوں کی بالیدگی میں سدّ راہ ہوتی ہے۔ جہاں درخت بُہت گنجان یا جھاڑ دار ہوگئے ہوں وہاں چھنگائی کرا دینے سے بہت بڑا فائدہ ہوتا ہے۔ اِس عمل سے درختوں میں بہت جلد بیج پڑجاتے ہیں اور وہ جھڑکر نئی پَود پیدا کر دیتے ہیں۔ مگر اِس عمل میں بڑی احتیاط کی ضرورت ہوتی ہے۔ اگر درخت یک لخت اعتدال سے زیادہ چھنٹوا دِیئے جاوینگے یا حد سے زیادہ چھنگائی کرا دیجاویگی تو نتیجہ یہ ہوگا کہ درختوں کی جڑیں کمزور رہ جاوینگی اور زمین کے نیچے جڑوں کے باہمی ملاپ سے جو درختوں کو تقویت پہنچتی ہے اور سہارا مِلتا ہے وہ کم ہو جاویگا۔ وجہ یہ ہے کہ جس درخت کی شاخیں اور پتّے واجبی طور پر بڑھتے ہیں اُس کی نسبت یہ سمجھ لینا چاہیئے کہ اس کی جڑیں بھی بڑھ رہی ہیں۔ مگر جس درخت کی حدّ اعتدال سے زیادہ پتلی پتلی بے ڈھنگی اور کمزور شاخیں بڑھ کر اُسے جھاڑی بنائی جاویں۔ اُس کی نسبت یہ نہیں خیال کر لینا چاہیئے کہ وہ درخت کو تناور بنا رہی ہیں ؎

یہ بالکل صحیح ہے کہ اگر درخت کی اُن شاخوں کو کاٹ دیا جاوے گا
جو رہنی چاہئیں یا کٹائی بہت زیادہ اور لاپروائی سے کی جاویگی تو
نخلستان کو بڑا بھاری نقصان پہونچیگا۔صرف موجودہ کو ہی نہیں بلکہ
آیندہ کو بھی۔ وجہ ظاہر ہے کہ اِس طریق سے درخت کمزور پڑ کر جلد
خشک ہو جاوینگے۔ وہ نہ تو بیج دینے کے قابل رہینگے اور نہ اُن کی
جڑوں سے ٹونٹے پھوٹینگے۔ بایںہمہ اگر اُن کی واجبی کٹائی نہیں کرائی
جاویگی تو بھی کام مشکل سے چل سکیگا۔اِس طرح سے نہ تو درخت مضبوط
گھیردار اور بلند ہونگے اور نہ اُن میں فرداً فرداً اپنے سہارے آپ کھڑے
رہنے کی طاقت پیدا ہوگی۔گو زمین کے نیچے درختوں کی جڑوں کے
ملنے کے باعث ایک حد تک درخت کو تقویت پہنچتی ہے اور گھنی
جھاڑی کی صورت میں تیز ہوا اور زیادہ بارش سے بھی درختوں کو
چنداں گزند نہیں پہنچتا مگر درخت اُس وقت تک تناور شمار نہیں
کئے جاتے جب تک کہ اُن میں سے ہر ایک بطور خود گرمی و سردی
اور طوفانِ باد و باران کا مقابلہ کرنے کے قابل نہ ہو جاوے +

اکثر نخلستانوں اور جنگلوں میں درختوں کے پتوں کے گرنے اور
جگہ مرطوب رہنے کے سبب پتوں اور کائی کی تہ زمین پر جم جاتی
ہے۔ بسا اوقات یہ بیجوں کے پھوٹنے اور جڑیں پکڑنے میں مانع ہوتی
ہے۔اس لئے اگر ابتدا میں درختوں کی تھوڑی چھنکائی کرا
دی جائے تو بہتر ہے۔اس طرح سے ہوا اور روشنی کی زیادہ آمد و

رفت کے باعث پتّوں کی تہ بہت جلد نرم کھاد بن جاتی ہے اور
یہ بیجوں کے پھُوٹنے اور پودوں کے جڑیں پکڑنے میں بجائے مانع
ہونے کے معاون ہو جاتی ہے۔ ابتدائی کٹائی کے بعد حسبِ موقعہ
اور حسبِ ضرورت ایک یا ایک سے زیادہ مرتبہ کٹائی کرائی جاسکتی ہے
تا وقتیکہ نئی پود بڑھکر پُرانے درختوں کی جگہ لینے کے قابل ہوجاوے
ابتدائی کٹائی کا ایک یہ بھی فائدہ ہے کہ نخلستانوں میں اکثر کمزور ادنےٰ
اور کم قیمت اقسام کے درخت پیدا ہو جاتے ہیں اور وہ عمدہ اور بیشقیمتی
درختوں کے ساتھ مِل جاتے ہیں۔ اُنھیں ابتدائی کٹائی میں بہ آسانی
خارج کرسکتے ہیں تاکہ اچھے درخت خُوب ترقی کرسکیں اور اپنے بیجوں
اور ٹونٹوں کے ذریعہ نخلستان کے دائمی فائدہ کے باعث ہوں۔ اگر
کسی نخلستان کے ایک تختہ میں درختوں میں بیج کم پڑیں تو خُواہ مخواہ
ابتدائی کٹائی (جس کی اصلی غرض یہ ہوتی ہے کہ بیجوں کو جو درختوں
سے جھڑے ہیں پھُوٹنے اور پود کو جڑیں پکڑنے کا آسان موقعہ مِل سکے)
شُروع نہیں کرا دینی چاہیئے۔ ہاں اور تختوں کی جنکے درختوں سے بیج
جھڑے ہیں ابتدائی کٹائی کرا سکتے ہیں وہ تختے جو کسی وجہ سے ایک
سال بیج نہیں دیتے اکثر دُوسرے سال دیدیتے ہیں +

اگر کمزور درختوں میں بیج پیدا کرانے منظور ہیں تو اُونچے درختوں کی
چھنگائی اور گھنے درختوں کی کٹائی کسی قدر زیادہ ہونی چاہیئے۔ جن
درختوں میں پھُول یا پھَل آنے شُروع ہو گئے ہوں اُن کی چھنگائی کم

CC0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

ہونی چاہیئے۔ اگر یہ منظور ہے کہ نخلستان کے درختوں کے نیچے گرے ہوئے پتّے اور کائی جلد بوسیدہ کھاد بن جاوے تو چھنگائی اور گنجان درختوں کی کٹائی کسی قدر زیادہ ہونی چاہیئے۔ اگر اِن درختوں کے نیچے کی زمین کہ جو بوسیدہ پتّوں اور کائی کے کم یا دُور ہو جانے کے سبب سخت یا ناقص ہوگئی ہے دُرست کرنا مدِّنظر ہے تو گُنجان درختوں کی کٹائی اسقدر زیادہ نہیں ہونی چاہیئے کہ سطح زمین صاف ہو جانے کے سبب ناکارہ خار و خس کا مسکن بن جاوے۔ نیز گُنجان درختوں کی کٹائی ایک ہی مرتبہ بہت بڑے رقبہ میں نہیں ہونی چاہیئے۔ بہتر یہ ہے کہ مربّعے کاٹ لیئے جاویں اور بتدریج وقفہ دیکر عمل شروع کیا جاوے ورنہ نخلستان کی زمین کمزور اور ناقص ہو جاویگی۔ اگر نخلستان یا جنگل میں درخت کمزور اور چھوٹے بڑے بے ترتیب ہوں تو ابتداء میں گُنجان درختوں کی کٹائی اور عام درختوں کی چھنگائی باہستگی ہونی چاہیئے۔ ایک مرتبہ ہی کام ختم نہیں کر دینا چاہیئے۔ مثلاً پہلی مرتبہ بہت کمزور شاخوں اور نہایت کمزور درختوں کو کاٹ دینا چاہیئے۔ تھوڑے عرصہ بعد اُسی عمل کو دوبارہ سہ بارہ کیا جا سکتا ہے۔ درختوں کے قُدرتی طریق پیدائیش سے عُمدہ نتائج حاصل کرنے کے لیئے ضرُوری ہے کہ درختوں کے نیچے زمین پر ایک حد تک پتّے۔ کائی اور تری رہے ✦

درختوں کی کٹائی کی نسبت چند ضروری ہدایات

اگر کسی وسیع رقبہ کی کٹائی مدِ نظر ہو تو سب سے پہلے یہ مناسب ہے کہ اُس رقبہ کو حلقوں میں تقسیم کر لیا جاوے اور ایک ایک حلقہ کی کٹائی بسہولیت تمام کی جاوے۔ بیرونی درختوں کی چند قطاریں بطور باڑ چھوڑ کر اندر سے کٹائی شروع کرانی چاہیئے۔ باڑ کا فائدہ یہ ہوگا کہ وہ تیز ہوا بہت سرد ہوا اور تیز دھوپ کے گزند سے نئی پود کو بچاویگی۔ کٹائی کے بعد درخت باہر اِس طرح سے نکالنے چاہیئیں کہ نئی پود کو نقصان نہ پہنچے۔ اُس رقبہ میں جس میں ناکارہ خاروخس زیادہ پیدا ہو جانے کا احتمال ہو یا جس قطعہ کی نسبت یہ اندیشہ ہو کہ حرارتِ آفتاب سے جلد جھلس جاویگا۔ کٹائی بہت زیادہ نہیں ہونی چاہیئے۔ جس رقبہ میں نئی پود زیادہ ہو اور جاڑوں میں کوہر اور پالے کا زیادہ خوف ہو وہاں بھی کٹائی اندھا دھند نہیں ہونی چاہیئے البتہ ایسے رقبہ میں کہ جس میں نئی پود طیار ہونی شروع ہو گئی ہو مگر گنجان درختوں کے سایہ کی وجہ سے ہوا۔ روشنی اور سورج کی کرنوں کا کم گزر ہوتا ہو اور شبنم اور بارش سے بھی نئی پود کو چنداں فائدہ نہ پہنچتا ہو۔ کٹائی اول الذکر رقبہ کی نسبت زیادہ ہونی چاہیئے کٹائی کا وقت ایسا مقرر کرنا چاہیئے کہ بیج گرنے اور اُن کے پھوٹنے سے پہلے پہلے کٹائی اُٹھائی اور صفائی کا سب کام ختم ہو جاوے۔

CC0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

ورنہ نئی پود کو ناحق ضرر پہنچیگا۔ کسی وسیع رقبہ کی کٹائی یکلخت ایسی نہیں ہونی چاہیئے کہ تمام پُرانے درخت صاف کردیئے جاویں بیچ بیچ میں پُرانے درخت چھوڑ دینے چاہئیں تاکہ وہ بیج اور سایہ دے سکیں۔ جب نئی پود ایسی طاقتور ہو جاوے کہ گرمی سردی اور تیز ہوا کو آسانی سے برداشت کرسکے اُس وقت رہے سہے پُرانے درختوں کو بھی نکال دینا چاہیئے تاکہ از سرِنو نیا جنگل یکساں طیّار ہو جاوے۔ درختوں کی کٹائی کا عمدہ طریق یہ ہے کہ پہلے اُنکی چھوٹی چھوٹی شاخیں کاٹ لی جاویں۔ پھر بڑی بڑی اور آخیر میں تنہ کو گرایا جاوے مگر بڑی بڑی شاخوں کی کٹائی صرف ایک طرف سے نہیں ہونی چاہیئے۔ بہتر یہ ہے کہ اُوپر سے کسی قدر کاٹ کر نیچے سے بھی کسی قدر کاٹ لیں تاکہ جسوقت دباؤ کی وجہ سے شاخیں تنہ سے جُدا ہوں تو اور شاخوں یا تنہ کی چھال کو چھیل نہ دیں +

چرائی

ایسے رقبہ میں کہ جہاں پود برآمد ہوتی ہو۔ یا وہ ابھی ابتدائی حالت میں ہو ہرگز مویشیوں کو اندر نہیں جانے دینا چاہیئے۔ البتہ ایسے رقبہ میں کہ جہاں درخت تناور ہوگئے ہوں اور روئیدگی کثرت سے ہو۔ مناسب حد تک چرائی کرا سکتے ہیں۔ کٹائی کے بعد کئی قسم کے درختوں کے پُرانے ٹھنٹھ پھوٹنے شروع ہو جاتے ہیں +

ایسی حالت میں مویشیوں کا اندر گزر ہونا بہت بُرا ہے +

ناکارہ خار و خس سے نخلستان کو بچانا

جس رقبہ میں نئی پَود قدرتی طریقِ پیدائش کے مُطابق نِکل آئی ہو یا مصنُوعی طریق سے لگائی گئی ہو وہاں یہ دیکھنا چاہیئے کہ پَود کس طرح نشو و نُما ہو رہی ہے۔ اگر وہ سُرعت کے ساتھ نہیں بڑھے گی تو نتیجہ یہ ہوگا کہ اُس کے چاروں طرف ناکارہ خار و خس اور گھاس اُگ آویگی اور یہ بہت جلد زمین اور درختوں کو کمزور اور مریض کر دیگی۔ اگر درخت بذاتہٖ کمزور اقسام کے ہونگے تو وہ تھوڑے ہی عرصہ میں ضائع ہوجاوینگے۔ پس مُناسب یہ ہے کہ اگر نئی پود خاطر خواہ ترقی نہ کرتی ہو تو اُن کی قطاروں کے درمیان اناج۔ آلو۔ یا رُوئی بو دینا بہت مُفید ثابت ہوگا مگر شرط یہ ہے کہ اِن اشیاء کی کاشت سے پہلے ناکارہ خار و خس کی بیخ کنی کر دیجاوے اور اُن درختوں کے تنوں کے چاروں طرف جو بڑھنے سے رُک گئے ہوں یا مریض معلوم ہوتے ہوں یا جیسا کہ چاہیئے صحت ور نہوں یا بہت آہستگی کے ساتھ بڑھتے ہوں۔ تھوڑی تھوڑی مٹی چڑھا دینی چاہیئے۔ اگر وہ درخت ایسے ہوں کہ جن کا موسمِ خزاں میں بہت جھڑ ہو جاتا ہے اور بظاہر ایسے کمزور ہوگئے ہوں کہ جن کی مُدت میں بچنے کی اُمید ہو تو اُنہیں فی الفور سطحِ زمین کے برابر کاٹ دینا چاہیئے۔ بہت جلد اُنکے نئے ٹہنے پھوٹ آوینگے اور وہ پہلی پَود کی نسبت زیادہ

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

طاقت ور ہونگے۔ مگر اِس قسم کٹائی کا کام تیز قینچیوں سے لینا چاہیئے تاکہ کٹائی صاف ہو ورنہ چاقو۔ درانتی یا آری کی کٹائی میں پودے کو جُنبش زیادہ ہوتی ہے اور اِسطرح نئی جڑوں کو بہت صدمہ پہنچتا ہے۔ اگر ناکارہ خار وخس بہت زیادہ ہوگیا ہو تو بہتر یہ ہے کہ ۲ فٹ کھُدائی کرا کے مٹی کو تہ و بالا کر دیا جاوے تاکہ زمین کی ناکارہ روئیدگی نیچے ہوجاوے اور نیچے کی مٹی اُوپر آجاوے۔ اِس طریق سے یہ فائدہ ہوگا کہ ناکارہ خار و خس اور نباتات بہت جلد گل کر کھاد کا کام دینے لگے گی۔ جس سے زمین کی طاقت قطعی زائل نہیں ہونے پاوے گی۔ مریض پودوں کے تنوں کے گرد بھی اِسی طرح سے مٹی چڑھائی جاوے کہ روئیدگی کی جانب پودے کے تنہ سے ملی رہے یعنی وہ روئیدگی تخمیر ہوکر مریض اور کمزور درختوں کو کسی قدر خوراک بہم پہنچاوے۔ اگر سرکنڈہ یا کانس وغیرہ گھاس کھڑی ہو جاوے تو فی الفور اُن کی جڑوں تک کھُدائی کرا دینی واجب ہے۔ کھُدائی کے بعد تمام خار وخس کی ڈھیریاں لگوا کر جلوا دی جاویں اور راکھ کو سطح زمین پر پھیلوا دیا جاوے۔ یہ یاد رکھنا چاہیئے کہ جس رقبہ میں اعلےٰ درجہ کی گھاسیں موجود ہوتی ہیں وہاں کمزور اور ناقص روئیدگی کبھی اُگنے نہیں پاتی۔ جس جگہ اعلےٰ اقسام کے درخت ہوں وہاں کمزور اور مریض درخت ٹھہر نہیں سکتے۔ اِس لئے بہتر یہ ہے کہ زمین کی حیثیت دیکھ کر تختبندی کرنی چاہیئے۔ اگر یہ احتمال ہو کہ ناکارہ خار وخس جلد اُگ آویگا تو وہاں

جلد جلد بڑھنے والے درخت لگانے چاہئیں۔ بصورت دیگر درختوں کی قطاروں کے درمیان اناج۔ آلو۔ یا روئی وغیرہ کی کاشت کرانی چاہیئے اعلےٰ اور طاقت ور اقسام کے درخت صرف عمدہ زمین میں ہی پیدا ہوسکتے ہیں۔ اگر زمین کمزور ہو اور سر دست اُسے عمدہ اور طاقت ور بنانے کی گنجائش نہو تو بہتر یہی ہے کہ اُس میں معمولی اقسام کے درخت لگا دیئے جاویں۔ بالکل کچھ نہ ہونے سے کچھ ہونا اچھّا ہے۔ ناکارہ خار و خس کی نسبت کمزور اقسام کے درخت ہر حالت میں قابلِ ترجیح ہیں کیونکہ کم از کم وہ جلانے کے کام آسکتے ہیں۔ نیز اُن کی بدولت زمین روز بروز زرخیز ہوتی جاوے گی اور بہت جلد اُس سے معقول آمدنی کی صورت ہوسکتی ہے +

تنہا درختوں کی مختلف حادثوں سے حفاظت کرنا

سڑکوں اور نہروں کے کنارے اور احاطوں کے گرد جو درخت ایک دوسرے سے کسی قدر فاصلہ پر ہوتے ہیں اُن کو دھوپ۔ تیز ہوا۔ اور زمین کی خشکی سے بہ نسبت ذخیروں کے درختوں کے زیادہ گزند پہنچتا ہے۔ ذخیرہ کے درخت گھنے ہوتے ہیں اس لئے اُن کے نیچے نمی رہتی ہے اور گھاس اور جڑی بوٹیاں اُن کی جڑوں کو زیادہ گرمی سردی سے محفوظ رکھتی ہیں۔ ہوا کے تند جھونکے بھی اُنہیں کم نقصان پہنچاتے ہیں مگر تنہا درختوں کی یہ کیفیت نہیں

CC0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

ہوتی اُنہیں یکہ وتنہا تمام حادثوں کا مُقابلہ کرنا پڑتا ہے۔پس
ظاہر ہے کہ جبتک اُن میں بطور خود اِن حوادث کی تاب مقاومت
نہ پیدا ہوجاوے۔ اُنکی نگہداشت غور و پرداخت اور محافظت
اشد ضروری ہے +

تنہا درختوں کو جو سڑکوں اور نہروں وغیرہ کے کنارے سایہ کی
غرض سے نصب کیئے جاتے ہیں۔سب سے زیادہ صدمہ زمین کی
خشکی سے پہنچتا ہے۔ نئے درخت ذخیرہ سے اُکھاڑ کر جب تنہا کھُلی
جگہ میں لگا دیئے جاتے ہیں، تو اُن کو سب سے پہلے سُورج کا سامنا
کرنا پڑتا ہے۔اِس وقت اگر اُن کی جڑیں تر رہیں تو اُن کو چنداں
گزند نہیں پہنچتا۔بصُورتِ دیگر یا تو وہ بالکل سُوکھ جاتے ہیں یا نیم
خشک ہو جاتے ہیں۔اُن کی بالیدگی میں فرق آجاتا ہے۔اور
در حقیقت وہ شروع سے دائم المریض ہو جاتے ہیں۔گویا زمین کی
خشکی اُن کے حق میں سب سے زیادہ زبُون ثابت ہوتی ہے۔نئے
درختوں کی زمین کی خشکی کو ہم تین طرح سے دُور کرسکتے ہیں۔ایک
آبپاشی کے ذریعہ۔دُوسرے زمین کو ڈھانپنے۔اور تیسرے گڑھای کے
ذریعہ۔اِسی طرح ہم تمام اضلاع کو تین درجوں میں منقسم کرسکتے ہیں
درجۂ اوّل۔درجۂ دوم۔اور درجۂ سوم۔درجۂ اوّل کے وہ اضلاع ہیں
جن میں ۲۵ اِنچ اور اِس سے زیادہ بارش ہوتی ہے۔اِن اضلاع
میں تمام پہاڑی اضلاع اور وہ اضلاع جو دامن کوہ میں واقع ہوتے

ہیں آجاتے ہیں۔ درجۂ دوم میں وہ اضلاع سمجھنے چاہئیں جن میں ۲۰ اِنچہ تک بارش ہو جاتی ہے۔ درجۂ سوم میں وہ خُشک اور ریگستانی اضلاع سمجھنے چاہئیں جن میں کبھی کبھی اور بہت کم بارش ہوتی ہے۔ تیسرے درجہ کے علاقوں میں عُمدہ اور طاقت ور درخت اگر لگائے جاویں تو کم از کم دو سال تک برابر اُنکی آبپاشی کا خاص خیال رکھنا لازمی ہے۔ دُوسرے درجہ کے اضلاع میں ایک سال تک پانی دینا کافی ہے۔ بشرطیکہ اُن کی جڑوں کو سال کے ایک بڑے حصّہ میں ڈھانپے رکھیں۔ اِس ترکیب سے درخت جلد نشو و نما ہوجاتے ہیں اور اُنھیں روز مرہ کی نگرانی کی کچھ ضرورت نہیں رہتی۔ درجۂ اوّل کے اضلاع میں بہت خُشک موسم میں کبھی کبھی پانی دیدینا چاہیئے ورنہ حسبِ موقعہ اُن کی جڑوں کے گِرد گڑائی کر دینا اور زمین کو ڈھانپے رکھنا کافی ہے +

نہروں اور کنوؤں کے گِرد درختوں کی آبپاشی آسانی سے نالیوں وغیرہ کے ذریعہ ہو سکتی ہے مگر سڑکوں اور احاطوں کے کنارے کنارے پانی پکھالوں اور سقّوں کے ذریعہ بآسانی دیا جاسکتا ہے۔ پانی کا کم و بیش دینا موسم اور ماہیتِ زمین وغیرہ پر مُنحصر ہے۔ مگر قاعدہ کُلیّہ یہ سمجھنا چاہیئے کہ ہفتہ میں دو مرتبہ نئے درختوں کو پانی دیدینا عین واجب ہے۔ پانی دینے کے لیئے شام کا وقت اچھا شمار کیا جاتا ہے وجہ یہ ہے کہ رات بھر میں رطوبت جڑوں میں خوب

CC0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

جذب ہو جاتی ہے اور زمین تر رہتی ہے۔ صبح کا دیا ہوا پانی بہت کچھ انجرات بن کر اُڑ جاتا ہے۔ اور زمین شام تک قریب قریب خشک ہو جاتی ہے۔ نئے درختوں کی جڑیں ڈھانپنے کا عمدہ اور سہل طریق یہ ہے کہ درختوں کی پتیاں اور گھاس پھوس جمع کرا کے اُنکے چوگرد تین انچ نیچے تک داب دیں اور اُوپر سے درختوں کی پتلی پتلی شاخوں کو بچھا دیں تا کہ خاصہ دباؤ رہے۔ اُوپر سے بہت ہلکا مٹی کا غلاف چڑھا دیں۔ اِس ترکیب سے پانی انجرات بن کر کم اُڑتا ہے۔ ناکارہ خار و خس درخت کے گرد کم اُگتے ہیں۔ اور کچھ عرصہ میں پتیاں گل کر درخت کو کھاد کا کام دیدیتی ہیں۔ دو تین سال برابر یہی عمل جاری رہنا چاہیئے اور جب درخت مضبوط اور تناور ہو جاویں تو پھر اِس کی کچھ ضرورت نہیں رہتی۔ مگر ایک بات کا خیال رکھنا چاہیئے کہ موسم سرما میں اس غلاف کو مہینہ دو مہینہ کے لئے کھول دینا ضروری ہے تا کہ چوہے چوہیاں اور بہت سے کیڑے مکوڑے اِس غلاف کو اپنا جاڑے کا مسکن نہ بنالیں۔ نیز جو سکونت گزین ہو گئے ہونگے وہ دفع ہو جاوینگے۔ نئے درختوں کی محافظت کی ایک اور ترکیب بھی ہے مگر وہ اوّل الذکر ترکیب سے کم رُتبہ کی ہے۔ وہ یہ ہے کہ درخت کے چاروں طرف دو دو تین تین انچ مٹی کھود کر باریک کر دینی چاہیئے یہ باریک مٹی فی الفور خشک ہو جاوے گی اور اس کا زمین کی اندرونی تہ سے براہ راست میل نہیں رہیگا۔ اِس طرح سے

سورج کی کرنیں زمین کے اندر کم مداخلت کر سکیں گی۔ وجہ یہ ہے کہ مرطوب زمین کے اوپر باریک مٹی کا غلاف ہو گا۔ مگر یہ غلاف بہت عارضی ثابت ہوتا ہے۔ تیز ہوا سے باریک مٹی اُڑ جاتی ہے۔ پھر دوبارہ محنت کرنی پڑتی ہے۔ بارش کے بعد یہ باریک مٹی بدستور جم جاتی ہے اور اندرونی تہ سے مل جاتی ہے۔ اسلئے از سرِ نو اِسے باریک کرنا پڑتا ہے۔ گو بہت سخت اور چکنی زمینوں میں یہ عمل زیادہ مفید اور کارگر ثابت ہوتا ہے۔ بشرطیکہ اِس کے اُوپر گھاس پھوس کا اور اضافہ کر دیا جاوے۔ مگر بہتر یہی ہے کہ جہاں تک ممکن ہو سکے اوّل الذکر ترکیب سے کام لیا جاوے +
روز مرّہ دیکھا جاتا ہے کہ وہ درخت جو ذخیرہ میں بڑے بڑے درختوں کے زیرِ سایہ پرورش پاتے ہیں جب یکایک اُکھاڑ کر سڑکوں احاطوں وغیرہ کے کنارے لگا دیئے جاتے ہیں اور سورج کی شعاع براہِ راست اُن پر پڑنے لگتی ہے تو وہ مرجھانے لگتے ہیں۔ اُن کی چھال بہت جلد سخت ہو جاتی ہے اُس میں سے نرمی اور لچک دُور ہو جاتی ہے۔ عرقِ شجری کا دوران اِس نقص سے بند ہو جاتا ہے۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ بتدریج نیا درخت خشک ہونا شروع ہو جاتا ہے اور تھوڑے ہی عرصے میں چل بستا ہے۔ تھانولے میں بجائے سرسبز اور نوخیز درخت کے ایک خشک چھڑی نظر آنے لگتی ہے اِس حادثے سے نئے لگائے ہوئے درختوں کو محفوظ رکھنے کی

CC0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

بہترین ترکیب یہ ہے کہ جبتک وہ مضبوطی کے ساتھ زمین کے
اندر جڑیں نہ پکڑ لیں اُن کی اندرونی رطوبت کو انجرات کے ذریعہ
زائل نہ ہونے دیا جاوے - درختوں کی رطوبت زیادہ تر چھال کے
ذریعہ خارج ہوتی ہے - پس مناسب یہ ہے کہ نئے درخت کے تنہ
پر چکنی مٹی اور چونے کا غلاف چڑھا دیا جاوے - اِس غلاف کے
طیار کرنے کی ترکیب یہ ہے کہ تین حصے چونے اور ایک حصہ
چکنی مٹی کو باہم آمیز کرکے پانی میں تر کریں زاں بعد درخت
کے تنہ پر ہاتھ سے لیپ دیں مگر لپائی بہت موٹی نہیں ہونی
چاہیئے - یہ لپائی زور کی بارش میں بھی برابر ٹھیری رہے گی - عام
طور پر لوگ یہ کرتے ہیں کہ نئے درختوں کے تنہ کے گرد گھاس
پھوس باندھ دیتے ہیں تاکہ وہ حرارت اور تپش آفتاب سے محفوظ
رہیں - مگر اِس ترکیب میں بڑا نقص یہ ہے کہ بہت جلد کیڑے
مکوڑے غلاف میں اپنا عمل دخل کر لیتے ہیں اور نئے درخت کے
نرم و نازک تنہ کو جس کی حفاظت کے لیئے اتنا تردد کیا جاتا ہے
چاٹنا شروع کر دیتے ہیں - ترکیب اوّل بہتر اور عین مفید مطلب ہے
مندرجہ بالا غلاف کے چڑھانے سے درختوں کے تنفس میں ذرہ
فرق نہیں آتا - چونے کی آمیزش کی وجہ سے مسام کھلے رہتے
ہیں - سڑکوں اور نہروں کے کنارے جو درخت لگائے جاتے ہیں
اُنہیں ابتدا میں کئی حادثوں کا روزمرہ سامنا رہتا ہے - راہ چلتے

CC0, Gurukul Kangri Collection

مویشی انکی جانب رجوع ہوتے ہیں۔ اور جہاں تک ہو سکتا ہے منہ مارنے میں کوتاہی نہیں کرتے۔ بے رحم اور کوتہ اندیش لوگ آنکھ بچاکر اپنے مویشیوں اور بھیڑ بکریوں کے لیئے اُن کی شاخوں کو توڑ لیتے ہیں یا کسی اوزار سے جھٹکے دے دے کر کاٹ ڈالتے ہیں علٰی ہذا نئے درخت سڑکوں کے کنارے لگاکر اُن کے گرد فی الفور باڑ لگا دینی چاہیئے۔

آجکل عام طور پر کسی قدر کفایت کے خیال سے یہ کیا جاتا ہے کہ درخت کے چاروں طرف مٹی کا پُشتہ باندھکر اُسپر تھور یا ناگ پھنی لگا دی جاتی ہے۔ تجربہ سے یہ طریق بہت مُضر ثابت ہُوا ہے اقسام ناگ پھنی کا خاصہ یہ ہے کہ انہیں ایک مرتبہ کسی جگہ برائے نام لگادو پھر یہ خود بخود رقبے کے رقبے گھیر لیتی ہے۔ ناگ پھنی کا ایک پودا قریب ۲ فٹ مُربع زمین کی تری کو چٹ کر جانے کے لیئے کافی ہے یہی وجہ ہے کہ جن درختوں کے گرد ناگ پھنی کی باڑ لگائی جاتی ہے وہ مشکل سے بہت دیر میں نشو و نما ہوتے ہیں۔ جہاں انتہا درجہ کفایت کا خیال ہو وہاں بہترین طریق نئے درختوں کے گرد باڑ لگانے کا یہ ہے کہ درخت سے اتنے فاصلہ پر کہ مویشی منہ نہ مارسکیں چوگرد مٹی کا اُونچا پُشتہ باندھ دیں اور نیچے پانی کے نکاس کے لیئے موری بنا دیں اور پُشتہ میں پانچ چار جگہ ہوا کی آمد و رفت کے لیئے بڑے بڑے سوراخ کرا دیں۔ یہ باڑ بہت عُمدہ

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

ہوتی ہے مگر اِس میں صِرف نُقص ہے تو یہ ہے کہ یہ خُوش نُما نہیں ہوتی اور سڑکوں اور نہروں کے کِنارے بد زیب معلوم ہوتی ہے۔ سڑکوں اور نہروں وغیرہ کے کِنارے اگر پکّی اِینٹوں کی جالی دار چوگِرد باڑ لگائی جاوے تو بہتر ہے۔ جب درخت تناور ہو جاویں تو پکّی اینٹوں کو نِکلوا کر اور جگہ کام میں لا سکتے ہیں۔ نئے درختوں کے گِرد باڑ لگانے میں بیجا کِفایت کرنا نہایت نُقصان دہ ہے۔ اگر باڑ کمزور اور ناقِص ہوگی تو درختوں کو لگاتار صدمات پہُنچتے رہیں گے۔ اس صُورت میں سڑکوں یا نہروں کے کِنارے درخت لگانے سے جو فوائد مُتصوّر ہیں وہ حاصِل نہیں ہونگے۔ اور نگرانی کے عملہ پر جو کُچھ صَرف کیا جاویگا قریب قریب رائیگاں جاویگا۔ کھیتوں یا احاطوں کے اندر نئے درختوں کے گِرد خار دار جھاڑیوں یا پودوں[1] کی باڑ لگا سکتے ہیں۔ درخت کے چوگِرد دو تین فٹ گہری نالی کھود کر جھاڑی لگا دینی چاہیئے۔ کھُدی ہوئی مِٹّی سے ڈھلوان پُشتہ بنالیں اور نالی میں حسبِ ضرُورت پانی دلواتے رہیں تاکہ باڑ جلد طیّار ہو جاوے۔ باڑ کے پودے آٹھ آٹھ یا بارہ بارہ اِنچ کے تفاوت سے لگانے چاہئیں۔ دُوسرے سال اُن کی شاخیں باہم مِل جاوینگی۔ اُسوقت اُن کی پھُنگیاں نوچ دینی چاہئیں۔ تیسرے سال باڑ ایسی گھنی ہو جاویگی کہ اِنسان و حیوان کا گُزر یکایک آسانی سے نہیں ہوسکے گا۔ جب تک اصل باڑ کار آمد نہو تب تک خُشک کانٹوں یا درختوں کی شاخوں کو چاروں طرف

[1] مثلاً ڈنڈا تھُوہر۔ رام بانس وغیرہ

CCO, Gurukul Kangri Collection

لگا سکتے ہیں۔ چارہ کے لئے جو لوگ بےدردی سے درختوں کو بے برگ و بار کر دیتے ہیں اُن کی فہمائش کے لئے محافظ مقرر کئے جا سکتے ہیں۔ بالعموم ایسی حرکات کے مرتکب شتربان فیلبان اور چرواہے وغیرہ ہوا کرتے ہیں۔ یہ لوگ اپنے ذرہ سے فائدہ کے لئے درختوں کا سخت نقصان کر دیتے ہیں۔ جسے پورا کرنا ناممکن ہے جس قدر روپیہ۔ وقت اور محنت درختوں کے پیدا کرنے اور محفوظ رکھنے میں صرف ہوتی ہے وہ رائیگاں جاتی ہے اور جس مطلب کے لئے درخت سڑکوں اور نہروں کے کنارے لگائے جاتے ہیں وہ بھی مفقود ہو جاتا ہے۔ غرضیکہ ایک ذرہ سی لغو حرکت سے عوام کا روپیہ علیحدہ ضائع ہوتا ہے اور تکلیف الگ برداشت کرنی پڑتی ہے۔ داتنون کے لئے بھی بعض اشخاص سڑکوں اور نہروں کے کنارے کے نئے درختوں کی طاقتور اور نرم شاخیں کاٹ لیتے ہیں یہ حرکت بھی قابلِ سرزنش ہے۔ بڑے اور تناور درختوں کی فضول شاخوں کو بعد حصولِ اجازت کاٹ لینا کچھ برا نہیں ہے بلکہ ایک طرح مفید ہے۔ مگر چھوٹے درختوں بالخصوص لبِ نہر یا برِ سڑک کے درختوں کے ساتھ یہ سلوک کرنا سراسر غیر واجب ہے۔ بعض اشخاص ادویات کے لئے بھی نئے درختوں کے پتے بری طرح سے نوچ لیتے ہیں یا اُن کی چھال بے احتیاطی سے اُتار لیتے ہیں۔ یہ حرکت بھی درختوں خصوصاً نئے درختوں کے حق میں ضرر رساں ثابت

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

ہوتی ہے۔ اِس طرح سے درخت اکثر سُوکھ جاتے ہیں یا کم از کم اُن کی رفتارِ ترقی بہت کچھ رُک جاتی ہے۔ اوویات کے لئے پتّوں یا چھال کے بینے کا مُضائقہ نہیں ہے۔ مگر جہاں تک ممکن ہوسکے یہ اشیاء تجربہ کار اور واقف کار آدمیوں کے ہاتھ سے مُہیّا کرانی چاہئیں۔ وہ مطلب بھی نکال دیتے ہیں اور درختوں کو بھی گراں نہیں گزرتا۔ یہ احتیاط زیادہ تر نئے۔ نرم اور نازک درختوں کے لیئے ہے۔ بڑی اور مضبوط اور جنگلی درختوں کی یہ کیفیت نہیں ہوسکتی ❊

درختوں کو چھانٹنا۔ قلم کرنا اور چھانگنا۔

ذخیروں کے اندر جسوقت یہ معلوم ہو کہ درخت اعتدال سے زیادہ گنجان ہیں اور اُنھیں کافی ہوا اور روشنی نہیں ملتی تو فی الفور اُنہیں چھانٹ دینا چاہیئے۔ یہ خیال ہرگز نہیں کرنا چاہیئے کہ جب درخت مریض ہونے لگیں گے اُسوقت یہ عمل کرینگے۔ بعض اقسام کے درخت ایسے ہوتے ہیں کہ اگر اُنھیں ذرہ شروع میں کسی قسم کا صدمہ پہنچ جاوے تو عُمر بھر وہ اُسے محسُوس کرتے ہیں۔ اور شروع ایّام کی کمی کبھی پوری نہیں ہوسکتی۔ چھانٹے ہوئے درختوں کو اُکھاڑ کر دُوسری جگہ لگا سکتے ہیں یا حسبِ موقعہ یہ کرسکتے ہیں کہ جن درختوں کو چھانٹنا مدِنظر ہے اُن کو جڑ سے نہ اُکھاڑا جاوے۔ زمین کے ہموار تیز چاقو یا قینچی سے صفائی کے ساتھ کاٹ دیا جاوے اُس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ کچھ عرصہ بعد

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar

اُن میں سے پھر نئی شاخیں پھوٹ نکلیں گی - اور اِس اثناء میں پہلے
درخت کشیدہ قامت اور زیادہ تناور ہو جاوینگے - اُنکا اِنکا باہمی مُقابلہ
نہیں رہیگا - مگر یہ عمل موسم بہار کے خاتمہ یعنی ایام گرما کے شُروع
میں کرنا چاہیئے - اگر اِس عمل کو پیشتر کیا جاویگا تو نتیجہ برعکس ہوگا یعنی
بہت جلد نئی شاخیں دو چند زور کے ساتھ بر آمد ہوکر پہلے درختوں
کے مُقابلہ پر موجود ہو جاوینگی - پس جس غرض سے یہ عمل کیا جاتا ہے
وہ مفقود ہو جاتا ہے - اصل مُدّعا اِس عمل سے یہ ہوتا ہے کہ بہت
گھنے درخت کم ہو جاویں تا کہ دُوسرے درختوں کو کافی ہوا اور روشنی
مل سکے اور وہ جلد تناور ہو جاویں - جس عمل سے یہ بات حاصل نہو
اُس کا کرنا بالکل بے فائدہ ہے - اِس قسم کی کاٹ چھانٹ کی گھنے
جنگلوں یا ذخیروں میں ضرورت ہوتی ہے - جس جگہ مصنوعی طریق سے
درختوں کی کاشت کی جاتی ہے وہاں کبھی ضرورت نہیں ہوتی کیونکہ
پہلے ہی جملہ مراتب کا خیال رکھکر کام کیا جاتا ہے - ایسے ذخیروں میں
جہاں ادنیٰ و اعلےٰ اقسام کے درخت ملے جُلے ہوں وہاں چھانٹتے
وقت یہ خیال رکھنا چاہیئے کہ جہانتک ممکن ہوسکے اعلےٰ اقسام کو قائم رکھا
جاوے اور ادنےٰ اقسام کے درختوں کو خواہ وہ کشیدہ قامت طاقت ور
اور اعلےٰ اقسام کے درختوں کی نسبت اچھی حالت میں ہوں اُڑا دیا
جاوے - مگر ساتھ ہی یہ بھی خیال رکھنا چاہیئے کہ ایسا نہو کہ دونوں ہاتھ
سے جاتے رہیں - یعنی اعلےٰ اقسام کے درخت اِس درجہ ناقص ہوں کہ

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

وہ باوجود اِس رعایت کے پنپ نہ سکیں اور ادنےٰ اقسام کے درخت اپنی جگہ خالی کر دینے سے ناکارہ خاروخس کو قائم مقامی کا موقعہ دیدیں۔ جنگلوں اور ذخیروں میں بالکل خالی یا پُر خاروخس جگہ کی نسبت یہ ہزار درجہ بہتر ہے کہ وہاں ادنےٰ اقسام کے درخت ہوں۔ یہ تجربہ میں آیا ہے کہ جس زمین میں یکلخت اعلےٰ اقسام کے درخت پیدا کرنے یا انھیں پرورش کرنے کی صلاحیت نہیں ہوتی۔ اُس میں ادنےٰ اقسام کے درخت بہ آسانی سرسبز و تناور ہو جاتے ہیں۔اُن کی وجہ سے زمین بتدریج اصلاح اور تقویت پذیر ہوتی رہتی ہے اور تھوڑے ہی عرصہ میں اِس قابل ہو جاتی ہے کہ اُس میں اعلےٰ سے اعلےٰ اقسام کے درخت بلا تامل لگا دیئے جاویں اور وہ بہت جلد خاطر خواہ ترقی کرنے لگیں+

درختوں کو قلم کرنا یعنی اُن کی فضول یا حدِ اعتدال سے بڑھی ہوئی شاخوں کو دُور کرنا درحقیقت جیسا کہ عام طور پر خیال کیا جاتا ہے آسان کام نہیں ہے اِس نازک عمل میں بہت فہم و فراست اور غور سے کام لینا پڑتا ہے۔ ورنہ بجائے فائدہ کے بڑا بھاری نقصان ہو جاتا ہے یہ امر ہمیشہ ذہن نشین رکھنا چاہیئے کہ درختوں کی بالیدگی۔اُن کی لکڑی کی مضبوطی اور موٹائی۔صحتوری اور اُن کی چمک دمک اور تمام خوبصورتی دراصل اُن کی شاخوں اور پتّوں کی کار گزاری پر منحصر ہوا کرتی ہے۔قلم کرنے کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ درخت کی شاخیں اور پتّے کم کر دیئے جاویں۔پس صاف ظاہر ہے کہ یہ کام

CC0, Gurukul Kangri Collection

کس درجہ نازک اور غور و فکر کا ہے۔ اگر درخت احتیاط اور عمدگی کے ساتھ قلم کئے جاویں تو یہ عمل انتہا درجہ مفید ثابت ہوتا ہے بصورتِ دیگر نتیجہ بہت بُرا بر آمد ہوتا ہے۔ قلم کرنے کا اصل اصول یہ ہے کہ درخت کا فضول بار ہلکا کر دیا جاوے تاکہ اس کے پھول پھل یا لکڑی میں توفیر ہو۔ ہمارا روز مرّہ کا تجربہ شاہد ہے کہ پھولوں کے پودے پھلوں کے شجر یا درخت چوب قلم کئے جانے کے بعد یا تو کمزور اور ناقص ہو جاتے ہیں یا آگے سے بہت زیادہ تناور اور گھیردار ہو جاتے ہیں جن سے اُن کی لکڑی جسامت میں کئی حصّہ بڑھ جاتی ہے یہ نتائج قلم کرنے والے کی ہنرمندی اور دانشمندی پر انحصار رکھتے ہیں درختوں کی کاشت کی نسبت ایک مشہور ضرب المثل یہ ہے کہ "ذخیرہ ہیں گھنے بوؤ۔ حسبِ موقعہ چھانٹتے رہو۔ اور اگر وہ اعتدال سے زیادہ بڑھنے لگیں تو اُنھیں قلم کردو۔ باقی سب کچھ قدرت پر چھوڑ دو" مگر اِن اُصولوں کا صحیح طور پر سمجھنا اور اُنھیں عمل میں لانا آسان نہیں ہے۔ قلم کرنے سے مُراد عام طور پر نرم اور پتلی شاخوں کو درخت سے جُدا کرنے سے لی جاتی ہے۔ بعض اوقات درخت کی بڑی بڑی ڈالیاں اور ٹہنے کاٹنے کی ضرورت ہوتی ہے۔ اِس عمل کو قلم کرنے کی بجائے چھانگنا کہیں تو زیادہ موزوں ہوگا وجہ یہ ہے کہ جبتک درخت بہت چھوٹے اور خُرد سال ہوتے ہیں اُس وقت تک ہم اُنہیں قلم کرسکتے ہیں ازاں بعد جب وہ بڑے ہو جاتے ہیں تو اُنھیں چھانگنا پڑتا ہے

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

ذخیروں اور جنگلوں میں درخت بہت گھنے ہوتے ہیں اور سڑکوں اور نہروں وغیرہ کے کنارے وہ تنہا ہوتے ہیں۔ یعنی دُور دُور نصب کئے جاتے ہیں۔ پس سڑکوں اور نہروں کے تنہا درختوں کی زیریں شاخوں کو کافی ہوا۔ روشنی اور رطوبت پہنچتی رہتی ہے۔ اِس وجہ سے وہ ذخیروں اور جنگلوں کے درختوں کی شاخوں کی نسبت زیادہ بڑھکر چاروں طرف پھیل جاتی ہیں۔ بدینوجہ سوار اور پیادہ دونوں کی سدِّ راہ ہوتی ہیں گاڑی بگھیوں کا راستہ روکتی ہیں اور آس پاس کے کھیتوں میں بلا ضرورت سایہ افگن ہوکر فصل کا نقصان کرتی ہیں۔ اِن سب باتوں کو مدِ نظر رکھ کر یہ لازمی ہے کہ سڑکوں اور نہروں کے تنہا درختوں کی زیادہ احتیاط رکھی جاوے اور حسبِ موقعہ اُنکو قلم کرتے اور چھانگتے رہیں بے موقعہ اور بے وقت قلم کرنا یا چھانگنا بھی ایسا ہی بُرا ہے جیسا کہ خراب طور پر قلم کرنا یا چھانگنا۔ قلم کرنے کا سب سے عُمدہ وقت اور موقعہ دُوسرے سال ہوتا ہے۔ یعنی ذخیرہ سے اُکھاڑ کر اور مُنتقل جگہ درخت لگاکر سال بھر اُنھیں کچھ نہ کہیں۔ جب پورا سال گزرجاوے اور وہ زمین میں اچھی طرح سے جڑیں پکڑ جاویں تو دُوسرے سال اُن کی کمزور شاخیں اور بہت پتلی پتلی ٹہنیاں (جو شاخوں پر ہوتی ہیں) قلم کر دینی چاہئیں۔ اِس عمل سے درخت اُستوار اور مُستحکم ہو جاویگا اور جلد جلد نشو و نما ہونے لگیگا۔ اگر اِس موقعہ پر کوتاہی یا غفلت کی جاویگی تو آیندہ بڑی بڑی شاخیں اور ٹہنیاں کاٹنی پڑینگی اور اِس

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized

طرح درخت کو ناحق زخمی کرنا پڑیگا۔ درختِ چوب کی بالیدگی کے حق میں اِس قسم کے زخم بہت ضرر رساں ثابت ہوتے ہیں۔ اِن زخموں کی وجہ سے اُن کے تنے ٹیڑھے۔ بے ڈول۔ دائم المریض اور کمزور ہو جاتے ہیں اور انجام میں لکڑی جتنی کہ چاہیئے حاصل نہیں ہوتی۔ بہت جلد بھی قلم کرنا مُضر ہوتا ہے۔ غرضیکہ قلم کرنے کے لیئے یہ ایک عام اصُول سمجھ لینا چاہیئے کہ درخت کو ذخیرہ سے نکال کر اور مستقل جگہ لگا کر ایک سال تک کچھ نہ کہیں۔ سال بھر میں وہ مختلف موسموں کا نقشہ دیکھ لیگا اور مضبوطی سے جڑیں پکڑ جاویگا۔ دوسرے سال اُسے ضرور ٹھیک کر دینا چاہیئے۔ اِس کے بعد بڑے درختوں کو حسبِ ضرورت اور حسبِ موقعہ چھانگنا واجب ہے مگر یاد رکھنا چاہیئے کہ ہر ایک قسم کے درخت ایک حد تک پہنچ کر بڑھنے سے رک جاتے ہیں۔ یعنی اپنی عُمر کے مُقرّرہ حصّے کو ختم کر کے نہ زیادہ قد و قامت نکالتے ہیں اور نہ زیادہ ہاتھ پاؤں پھیلاتے ہیں۔ اِس موقعہ پر اُنھیں اندھا دُھند چھانگنا یا متواتر چھانگتے چلے جانا۔ محض اِس غرض سے کہ وہ اور بڑھیں بالکل فضُول حرکت ہے۔ درخت جب اپنی مقررہ حد کو پہنچ جاویں تو اُنھیں اُن کے حال پر چھوڑ دینا چاہیئے۔ حد سے تجاوُز کرنا اچھا نہیں ہوتا۔ اگر اِس امر کا کچھ لحاظ نہیں رکھا جاویگا اور چھنگائی کا سلسلہ برابر جاری رہیگا تو یہ بڑا عذاب کا کام ہے گویا اُنھیں بے موت مارنا ہے وجہ یہ ہے کہ درخت شاخ و برگ سے محروم ہوکر اپنی غذا

CC0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

حاصل کرنے میں دقت محسوس کرینگے اور بتدریج سوکھنے چلے جاوینگے - تھوڑے ہی عرصہ میں قبل از وقت کاٹنے پڑینگے - ایسے درختوں کی لکڑی بھی زیادہ عمدہ نہیں ہوگی اور ابتداء میں جو ان پر روپیہ اور محنت اور دقت صرف ہوا ہے وہ بھی بہت کچھ رائیگاں جاویگا +

اگر کسی درخت کی چارہ وغیرہ کی غرض سے تمام شاخیں کاٹ لی جاوینگی تو نتیجہ یہ ہوگا کہ درخت کے تنہ پر موٹی موٹی گانٹھیں نکل آویں گی اور ان گانٹھوں کے درمیان سے پتلی پتلی شاخیں برآمد ہوکر درخت کو نہایت بدنما کر دینگی - انجام میں ایسے درخت سوائے جلانے کے اور کسی مصرف میں نہیں آتے + (ملاحظ فرمایئے شبیہ نمبر ۱)

اسی طرح سے اگر صرف چوٹی کی شاخیں رہنے دی جاوینگی - باقی تمام کاٹ دیجاوینگی تو نتیجہ یہ ہوگا کہ درخت کا تنہ بآہستگی گھیر دار ہوتا چلا جاویگا اور اسپر گانٹھیں اور پتلی پتلی شاخیں نمودار ہونی شروع ہو جاویں گی - اگر چھنگائی بہت کم کی جاویگی تو یہ صورت ہوگی کہ درخت کا دھڑ موٹا اور اوپر کا حصہ پتلا پڑ جاویگا - پس عام اصول درختوں کی چھنگائی میں یہ مد نظر رکھنا چاہیے کہ جس درخت کو چھانگنا منظور ہو اسکی اونچائی کا اندازہ کرکے دو حصے کر لئے جاویں - نیچے کے آدھے حصہ کی تمام شاخیں کاٹ دی جاویں اور اوپر کے نصف حصہ کی تمام شاخیں رہنے دی جاویں +

(ملاحظہ فرمایئے شبیہ نمبر ۲)

اس عام قاعدہ سے بعض اوقات خاص خاص حالتوں میں اختلاف

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized

بھی کرنا پڑتا ہے چنانچہ اِس کی چند مثالیں ذیل میں درج کی جاتی ہیں۔ اگر کسی درخت کی چوٹی کی دو شاخیں باہم پیشقدمی کرنے کے لئے جدّ وجہد کریں تو اُن میں سے کمزور شاخ کو نِصف کاٹ دینا چاہیئے۔ اس عمل سے فائدہ یہ ہوگا کہ طاقتور شاخ کو جلد ترقّی کرنے کا موقعہ مِل جاویگا اور کمزور شاخ بھی تھوڑے ہی دِنوں میں آگے سے زیادہ مضبوط ہو جاویگی اگر یہ نہیں کیا جاویگا تو درخت کے دو ٹہنے ہو جاوینگے اور وہ بد نُما ہو جاویگا۔ (ملاحظہ فرمائیے شبیہ نمبر۳)

عام طور پر مشاہدہ میں آتا ہے کہ درختوں کے ساتھ ایک اور بڑا بھاری ظُلم ہوتا رہتا ہے جسے روز مرّہ لوگ دیکھتے ہیں مگر بوجہ لاعلمی اُنہیں کچھ خیال نہیں آتا۔ وہ یہ ہے کہ باڑ لگاتے وقت لوہے کا تار یا رسّے درخت کے گرد کسَ کر باندھ دیتے ہیں بظاہر انھیں کچھ نُقصان نہیں معلوم ہوتا مگر تھوڑے ہی دنوں کے اندر درخت کے تنمیہ میں فرق آجاتا ہے۔ عرق شجری کے دَور کے رُکنے کے سبب درخت اُس جگہ سے کمزور اور پتلا پڑ جاتا ہے۔ کچھ اُوپر جاکر پھر کسی قدر موٹا ہو جاتا ہے جا بجا تنہ پر کوہان نِکل آتے ہیں اور چھال کئی جگہ سے پھول جاتی ہے اور کئی جگہ سے تڑخ جاتی ہے۔ غرضیکہ درخت بیڈول۔ بد صُورت اور کمزور ہو جاتا ہے۔ دیہات میں اکثر لوگ اپنے مویشیوں اور گھوڑوں کو درختوں کے ساتھ باندھ دیتے ہیں بلکہ بسا اوقات گائے بھینسوں اور بیلوں کی ناندیں درختوں

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

کے تنہ کے ساتھ بناتے ہیں۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ جانور سینگ مار مار کر یا پیٹھ رگڑ رگڑ کر یا رسّے تڑانے کی جدّ و جہد میں جھٹکے دے دیکر درخت کو بڑا بھاری گزند پہنچاتے ہیں۔ اِن امُور کا ہر حالت میں خیال رکھنا چاہیئے +

اگر اُوپر کے حصّہ میں کسی وقت حدِ اعتدال سے زیادہ طاقتور شاخیں نمُودار ہو جاویں تو اُن کو قریب نِصف کے کاٹ دینا چاہیئے ورنہ تنہ پر نشیب و فراز ہوکر گانٹھیں وغیرہ نِکل آوینگی۔ اگر ایسی شاخوں کی شُروع میں خبر نہ لی جاوے گی تو وہ تھوڑے ہی دِنوں میں بہت بڑھ جاوینگی۔ اُس وقت اُنھیں کاٹنے میں درخت کو زیادہ زخمی کرنا پڑیگا +

اگر کسی درخت کے اُوپر کے نِصف حصّہ میں ایک ہی جگہ سے دو شاخیں نِکل آویں تو اُن میں سے ایک کو جسقدر جلد ممکن ہوسکے دُور کر دینا چاہیئے۔ ورنہ بعد میں بڑی دِقّت ہوگی اور درخت زیادہ زخمی ہونے کی وجہ سے جیسا کہ چاہیئے بڑھ نہیں سکے گا +

(مُلاحظہ فرمائیے شبیہ نمبر۴)

اِسی طرح سے اگر کسی درخت کے تنہ پر ایک ہی حلقہ میں چاروں طرف شاخیں نِکل آویں تو جہانتک جلد ممکن ہوسکے اُن میں سے بعض کو بالکُل علیحدہ کر دینا چاہیئے۔ ورنہ بعد میں وُہی دِقّتیں پیش آوینگی جو اُوپر بیان کی گئیں ہیں (مُلاحظہ فرمائیے شبیہ نمبر۵) +

CC0, Gurukul Kangri Collection

اِس قِسم کی شاخیں قلم کرتے وقت یہ خیال رکھنا چاہیئے کہ وُہی شاخیں یک قلم کاٹی جاویں کہ جن میں لکڑی پیدا ہوگئی ہے۔ ایسی سبز اور نرم کونپلیں کہ جن میں لکڑی نہ پیدا ہوئی ہو یا اگر پیدا ہو گئی ہو تو بہت مُلائم اور خام ہو۔ بالکُل نہیں کاٹنی چاہیئے۔ اُنھیں صِرف اُوپر سے نِصف نِصف کاٹ دینا کافی ہوگا۔ تھوڑے دِنوں بعد دوبارہ اور کاٹ دیں۔ اِس طرح سے جب آخری مرتبہ اُس جگہ سے اُنھیں کاٹا جاویگا کہ جہاں سے وہ برآمد ہوئیں ہیں تو زخم بہت خفِیف ہوگا۔ وجہ یہ ہے کہ اُس وقت تک لکڑی پُختہ ہو جاویگی اور اُس کے کاٹنے میں آسانی ہوگی۔ خام شاخوں کے کاٹنے میں کہ جن میں لکڑی نہ پیدا ہوئی ہو یہ خرابی واقع ہوتی ہے کہ اُن کے ریشوں میں ہوا۔ رطُوبت اور گرمی سردی کا بہت جلد اثر ہو جاتا ہے اور باالآخر شاخیں بدصُورت ہوکر مریض ہو جاتی ہیں (ملاحظہ فرمائیے شبیہ نمبر۶)۔

اِس وقت چھنگائی کا عام طرِیق بہت ہی ناقِص ہے۔ وہ یہ ہے کہ درخت کی شاخوں کو چھانگتے وقت دو تین اِنچ شاخ چھوڑ کر کاٹتے ہیں۔ یہ چند اِنچ کی شاخ رفتہ رفتہ خُشک ہو جاتی ہے۔ اِس طرِیق سے کئی اقسام کے درختوں کے تنہ پر گانٹھیں نِکل آتی ہیں اور ایک طرح کا ناسُور ہو جاتا ہے۔ بعض زُود رو اقسام کے درختوں پر جب یہ عمل کیا جاتا ہے تو یہ دیکھا جاتا ہے کہ شاخِ بُریدہ کے آس پاس کچھ اور نئی پتلی پتلی شاخیں نِکل آتی ہیں۔ بہرکیف

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

درخت کے تنہ اور اصلی لکڑی کا اِس عمل سے نُقصان مُتصوّر ہے۔
(مُلاحظہ فرمائیے تشبیہ نمبر ۷)

اِسی طرح سے اگر کسی درخت کے ٹہنہ یا شاخ کو تنہ سے بہت مِلاکر کاٹا جاویگا تب بھی بڑا نُقصان ہوگا۔ وجہ یہ ہے کہ اِس عمل سے درخت کو زخمی کرنا پڑیگا۔ اور وہ زخم شاخ کی بُنیاد سے بھی بڑا ہوگا۔ پس ظاہر ہے کہ مُندمِل ہونے میں زیادہ عرصہ لگیگا۔ نیز درخت کے تنہ کی اندرُونی چھال کے نمُودار ہو جانے کی وجہ سے درخت کے ایک حصّہ کے تمنبہ میں فرق واقع ہو جاویگا اور یہ حِصّہ پانی اور مٹّی وغیرہ کے ضرر سے گلنا اور سڑنا شرُوع ہو جاویگا۔ پرندے اِن حصّوں کی گلی ہوئی لکڑی کو نکالتے رہتے ہیں اور جب وہ اِتنے کھوکھلے ہو جاتے ہیں کہ اُن میں اُنکا گھونسلا بن سکے تو وہ اُن میں سکونت گزین ہو جاتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ نہروں سڑکوں اور احاطوں کے گرد بہت سے درخت کھوکھلے نظر آتے ہیں۔ پس کسی حالت میں کسی شاخ کو درخت کے تنہ سے اِس طرح سے جُدا نہیں کرنا چاہیئے کہ تنہ زخمی ہو جاوے اور اُس کی سفید چھال اندر سے نِکل آوے ‹› (ملاحظہ فرمائیے تشبیہ نمبر ۸) *

کسی شاخ یا ٹہنہ کو درخت سے جُدا کرنے کا عُمدہ طرِیق یہ ہے کہ کاٹنے سے پہلے یہ خیال کریں کہ جہانتک ممکن ہو سکے درخت بہت کم زخمی ہو۔ جس شاخ کو کاٹنا مدِ نظر ہو اُسے اُسکی بُنیاد سے

سے قریب آدھ انچہ چھوڑ کر ذرہ خمدار شگاف دیں تاکہ جب زخم پر انگور آنے لگے تو جائے شگاف میں بارش کا پانی یا کسی قسم کی رطوبت نہ ٹھہر سکے + (ملاحظہ فرمایئے شبیہ نمبر ۹) +

نیز کسی شاخ کو کاٹنے سے پہلے اُس کی تمام چھوٹی چھوٹی شاخوں کو کاٹ دینا چاہیئے۔ اور جب بڑی شاخ کو کاٹنے لگیں تو پہلے اُس شاخ کے نیچے کی جانب سے قریب چوتھائی کے کاٹ لینا چاہیئے ورنہ اگر شاخ کے اُوپر سے کٹائی شروع کی جاویگی تو جب نصف کٹائی سے زیادہ نوبت پہنچے گی تو شاخ بُریدہ اپنے بوجھ کو نہ سنبھال کر زمین پر گر پڑیگی اور اپنے ساتھ درخت کے تنہ کی چھال کے بڑے حصّہ کو کھینچتی لاویگی۔ چھال کے اُتر جانے سے تنہ سخت زخمی ہو جاویگا۔ پس درخت کے بدصورت ہو جانے کے علاوہ اُسے بہت بڑا ضرر پہنچتا ہے۔ جس سے بسا اوقات اُس کا پنپنا مشکل ہو جاتا ہے +

اگر بدرجۂ مجبوری کسی بڑی شاخ کو کاٹنا پڑے تو کاٹنے کے دو تین دن بعد جبکہ زخم کسی قدر خشک ہو جاوے اسپر رال[1] خوب اچھی طرح سے آگ پر پگھلا کر لگاویں۔ اِس عمل سے یہ فائدہ ہوگا کہ زخم میں رطوبت وغیرہ جذب نہیں ہونے پاویگی اور وہ جلد بھر جاویگا۔

قلم کرنے۔ اور کاٹنے اور چھانٹنے کا تمام کام تیز اور عمدہ آہنی آلات سے لینا چاہیئے۔ اِن مطالب کے لئے مُعزز سوداگروں کے

[1] جسے انگریزی میں پچ۔ ریزن (Resin ; Pitch)

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

کار خانوں سے کئی طرح کے چاقو۔ قینچیاں اور آریاں دستیاب ہوسکتی ہیں۔
کم قیمت بھدے اور کُند اوزاروں سے یہ کام لینا سراسر غلطی ہے۔
درختوں کے کاٹنے اور چھانٹنے سے یہ ظاہر ہے کہ اُنکے عرق شجری کے دَوران میں فرق پڑ جاتا ہے۔ اور عرق شجری ہی ایسی شئے ہے کہ جسپر درختوں کی بالیدگی اور زِلیت مُنحصر ہے۔ پس درختوں کے کاٹنے اور چھانٹنے کے لیئے ایسا موسم انتخاب کرنا چاہیئے کہ جس میں عرقِ شجری کے دَور میں بہت کم رُکاوٹ ہو۔ اِس کام کے لیئے موسم سرما کا آخری حِصّہ بہت عُمدہ شُمار کیا گیا ہے۔ وجہ یہ ہے کہ اِس موسم میں بالعمُوم درخت حالتِ خواب میں ہوتے ہیں اور عرق شجری کا دَوران بُہت سُست ہوتا ہے۔ موسم بہار کے شُروع ہوتے ہی عرقِ شجری درختوں کی جڑوں سے اُبھر کر خوُب سُرعت کے ساتھ اپنا دَورہ شُروع کر دیتا ہے۔ اِس لیئے کٹائی کی وجہ سے درخت پر جو زخم پڑ جاتے ہیں وہ بہت جلد بھر جاتے ہیں۔ بعض اصحاب موسم گرما کے اخیر اور موسم برسات کے شُروع میں درختوں کے کاٹنے چھانٹنے کو پسند کرتے ہیں۔ مگر اِس میں بڑا نقص یہ ہوتا ہے کہ کٹائی کے وقت کسی قدر عرقِ شجری ضائع ہو جاتا ہے اور کچھ حرارتِ آفتاب سے خُشک ہو جاتا ہے نیز چُونکہ اُس کا دَور برابر جاری رہتا ہے اِس لیئے درخت کے زخموں کے اِرد گِرد پتلی پتلی نئی شاخیں نِکل آتی ہیں جن کی موجُودگی کی وجہ سے زخم دیر میں بھرتے ہیں اور درخت کی طاقت اور لکڑی کا نُقصان

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar

زیادہ ہوتا ہے۔ باعث صاف ظاہر ہے کہ عرق شجری کا ایک حصّہ اُن
نکمّی شاخوں کے بنانے میں صرف ہو جاتا ہے جو بصورتِ دیگر درخت کو بڑھانے
اور اُسکے تنہ کو مضبوط کرنے میں کام آتا۔ درختوں کے کاٹنے اور چھانٹنے
کے بعد اکثر زخموں کے چوگرد عرقِ شجری کی روانی کی وجہ سے بہت سی نئی
آنکھیں اور کونپلیں نکل آتی ہیں۔ اِن کونپلوں کو نرم حالت میں جبکہ یہ
دو چار انچہ بڑھجاویں صفائی کے ساتھ اُڑا دینا چاہیئے ورنہ اگر انکی جانب سے
غفلت کی جاویگی اَور یہ سخت ہو جاوینگی یعنی اُن میں لکڑی پیدا ہو جاویگی
تو اُنھیں دُور کرنے میں درخت کو زخمی کرنا پڑیگا۔ اور نخلبندی میں
زیادہ تر کامیابی کا حصر اِسی امر پر ہے کہ جہاں تک مُمکن ہو سکے
درخت کو کم زخمی کیا جاوے۔ حسبِ ضرورت کئی مرتبہ بہ آہستگی کاٹنا
چھانٹنا یک لخت زیادہ کاٹنے کی نِسبت بدرجہا بہتر ہے۔ جتنی بڑی
شاخوں کو کاٹا جاویگا اُتنے ہی بڑے اور شدید زخم درخت کو برداشت
کرنے پڑینگے۔ اور یہ صُورت فنِ نخلبندی کے سراسر منافِق حال ہے۔
عالمانِ علمِ نباتات خُوب سمجھ سکتے ہیں کہ درخت کے جس جانب
بڑی بڑی شاخیں ہوتی ہیں اُسی جانبِ زمین کے اندر اُسکی بڑی بڑی
جڑیں ہوتی ہیں۔ جب بڑی بڑی شاخوں کو کاٹ دیا جاتا ہے تو اُس
طرف کی جڑوں کا معمُولی عمل مُعطّل ہو جاتا ہے۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ
درخت کا وہ پہلو بڑھنے سے رُک جاتا ہے۔ اگر درخت کی اچھی طرح
سے غور و پرداخت ہوتی رہے تو سالہا سال کے بعد کہیں اُس پہلو

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

ہیں بالیدگی کے آثار نمایاں ہوتے ہیں - پس مناسب یہ ہے کہ ابتداء سے حسبِ ضرورت چھ۶ ماہ یا سال بھر بعد ہلکی کٹائی کرا دیا کریں تاکہ نہ درخت بیڈول اور کمزور ہو اور نہ زخمی ہونے کی وجہ سے بدصورت خمدار - کھوکھلا - گٹھیلا اور دائم المریض ہو جاوے - مگر یہ خیال رہے کہ جب درخت اپنے پورے قد و قامت کو پہنچ جاوے تو اُس کے بعد کاٹنے اور چھانٹنے کے عمل کو ملتوی کر دیں - ورنہ بجائے فائدہ کے نقصان ہوگا +

بعض اوقات یہ ظہور میں آتا ہے کہ باوجود احتیاط اور محافظت کے درخت کی کسی شاخ یا شاخوں کو کسی نہ کسی طرح کا صدمہ پہنچ جاتا ہے مثلاً نہروں یا سڑکوں کے تنہا درختوں کی بعض سربرآوردہ شاخوں کو مویشی کھا جاتے ہیں یا کم عقل چرواہے کند اوزاروں سے کاٹ لیتے ہیں - یا تیز ہوا کے جھونکوں سے ٹوٹ جاتے ہیں - اِس حالت میں مناسب تدبیر یہ ہے کہ درخت کی چوٹی کے پاس کی کسی مضبوط شاخ کو لیکر اور اُس کا رُخ اوپر کو کرکے ٹوٹی ہوئی شاخ کے پس ماندہ ٹھنٹھ سے باندھ دیں - اِرد گرد کی بعض بڑھی ہوئیں شاخوں کو کسی قدر روکنے کے لئے نصف نصف کے قریب کاٹ دیں - اِس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ وہی شاخ جسے پرانی شاخ کے ٹھنٹھ سے باندھا گیا ہے - درخت کا نیا تنہ بنجاویگی اور برس ۲ دو برس بعد جب پرانے ٹھنٹھ کو کاٹا جاویگا تو زخم بہت جلد بھر جاویگا - (ملاحظہ فرمائیے شبیہ نمبر ۱۰) +

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized

باب دوم

درختوں کی کاشت کے مصنوعی طریق

درختوں کی مصنوعی کاشت سے مُراد اُنہیں بیجوں کے ذریعہ بوتا۔ ذخیرہ سے پینیری اُکھاڑ کر دُوسری جگہ لگانا۔ قلمیں گاڑنا۔ یا پیوند یا دابہ وغیرہ کی ترکیب سے نئے درخت پیدا کرنا ہے +

درختوں کی مصنوعی کاشت کی کئی وجوہات سے ضرورت لاحق ہوتی ہے۔ مثلاً جہاں نیا جنگل یا ذخیرہ قائم کرنا ہو۔ یا جس جگہ پہلے صاف میدان پڑا ہو۔ یا جہاں سے جڑ سمیت درخت کاٹ لئے گئے ہوں۔ ایسے جنگلوں اور نخلستانوں میں جہاں گھنی جھاڑیاں ہوں یا ناکارہ خاروخس بہت اُگا ہوا ہو۔ ایسے مقامات میں جہانکہ سیلاب آتا ہو یا جہاں کی آب وہوا اور زمین اِس درجہ خشک ہو کہ قدرتی طریق کاشت کچھ زیادہ کام نہ دیسکے۔ بعض اوقات

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

چھوٹے چھوٹے ذخیروں میں قُدرتی طِریق کاشت کی اِمداد کے لئے مصنوعی طِریق سے کام لیا جاتا ہے نیز کچّی اور پکّی سڑکوں۔ ریل کی پٹری نہروں۔ کُنوؤں۔ کھیتوں اور چراگاہوں کے اِرد گِرد درختوں کی مصنوعی کاشت کرنے کی ضرورت پڑتی ہے +

تجربہ اور مُشاہدہ سے ثابت ہے کہ قُدرتی طِریق پیدایش کی نِسبت مصنوعی طِریق کاشت میں کامیابی یقینی ہوتی ہے۔ وجہ یہ ہے کہ ہر جگہ قُدرتی طِریق کاشت یکساں طور پر ظہور میں نہیں آتا اور مصنوعی طِریق کاشت حسبِ موقعہ و محل برابر کارگر ہوتا ہے۔ پس ظاہر ہے کہ مصنوعی طِریق کو عمل میں لانے کے لئے نخلبندی کا علم ہونا لازمی ہے۔ صِرف علم ہی نہیں بلکہ مہارت کا ہونا بھی بہت ضروری ہے۔ مثلاً مصنوعی کاشت کے پیشتر زمین کا حسبِ موقعہ و حسبِ حیثیت زمین دُرست کرنا۔ مصنوعی آبپاشی۔ پانی کے نکاس اور کھاد وغیرہ کا انتظام۔ ایسے امور ہیں کہ جب تک اُن کے صحیح اُصول معلوم نہوں کامیابی محال ہے +

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digiti...

آبپاشی

درختوں کی آبپاشی خاطر خواہ تو بارش سے ہی ہوتی ہے۔ مگر حسبِ توقعہ و ضرورت مصنوعی طریقوں سے بھی کام لیا جاتا ہے۔ پہاڑوں پر درختوں کو پانی دینے کی بہت کم نوبت آتی ہے۔ بارش۔ قدرتی چشموں اور ندّی نالوں سے وہ بہت کچھ سیراب رہتے ہیں۔ البتّہ میدانوں میں خاص تردّد کرنا پڑتا ہے۔ بڑے بڑے جنگلوں اور ذخیروں میں خاص حالتوں میں خاص اقسام کی پنیری کی کیاریوں کو مصنوعی طریق سے تر کرنیکی ضرورت پڑتی ہے ورنہ سارا دار و مدار قدرت پر رکھا جاتا ہے۔ نہروں کے کنارے کے درختوں کو نہروں سے پانی مِلتا رہتا ہے۔ نہر کے چھوٹے چھوٹے ذخیروں کو نہر کے راجبہوں سے آبپاش کیا جاتا ہے اور سڑک کے درختوں کو مشک۔ اور پکھالوں وغیرہ سے یا کنٹوؤں سے نالیوں کے ذریعہ پانی دیا جاتا ہے۔ باغوں اور کھیتوں کے درختوں کو یا تو کنوؤں سے پانی دیا جاتا ہے یا نہروں سے آبپاشی میں زیادہ تر اِس امر کا خیال رکھنا چاہیئے کہ پانی کا بہاؤ درست رہے اور نالیوں کی سطح بتدریج ڈھلوان ہوتی جاوے تاکہ کسی جگہ پانی رُکنے نہ پاوے درختوں بالخصوص چھوٹے درختوں کے گرد دیر تک فالتو پانی کا کھڑا رہنا ضرر رساں ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمین اونچی

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

نیچی ہو اور پانی کم زیادہ پہنچتا ہو تو تمام رقبہ کو آبپاش کرنے کے پہلے اُسے ہموار کر لینا چاہیئے ورنہ پانی دینا لاحاصل ہوگا۔ جس رقبہ میں چھوٹی چھوٹی نالیاں نکالنے میں دِقّت واقع ہو وہاں ہلکی لوہے کی چادر کی نالیوں سے کام لے سکتے ہیں۔ معمولی کچّی نالیوں کو حسبِ ضرورت صاف کرا دینا لازمی امر ہے ورنہ گھاس پتّے۔ کائی اور ریت مِٹّی وغیرہ کی موجودگی سے پانی کی صاف روانی میں فرق آجاویگا اور بہت سا پانی کناروں سے باہر نکلکر نالیوں کے دونوں طرف بہنے لگیگا۔ نہروں کی صفائی کا اہتمام افسرانِ محکمۂ نہر کے مُتعلق ہوتا ہے مگر کنوؤں کی نالیوں کی صفائی کا خیال آپ رکھنا چاہیئے۔

درختوں کو پانی ہرگز ایسے وقت نہیں دینا چاہیئے جبکہ زمین تپی ہوئی ہو۔ پانی دینے کا بہت اچھا وقت صُبح وشام کا ہوتا ہے۔ البتّہ موسمِ سرما میں صُبح سے شام تک جسوقت سہولیت ہو پانی دے سکتے ہیں۔ لیکن موسمِ گرما میں جبکہ درختوں کی جڑوں کے اِرد گِرد زمین گرم ہو پانی دینے سے بجائے فائدہ کے نُقصان مُتصوّر ہے بالخصوص نئی پنیری کو جو سڑکوں اور نہروں کے کنارے لگائی جاتی ہے اِس قِسم کی آبپاشی سے زیادہ ضرر پہنچتا ہے +

CCO, Gurukul Kangri Collection, Harid

پانی کا نِکاس

نخلبندی سے پہلے بارش کے فالتو پانی کے نکاس کی سبیل سوچنا بہت ضروری امر ہے ورنہ بہت سی عمدہ اور زرخیز زمینیں نکمی اور ویران ہو جاتی ہیں۔ اِن میں زہریلے مادّے پرورش پاتے رہتے ہیں۔ اور اُن کے انجرات ہوا کو خراب کر دیتے ہیں اور یہ ظاہر ہے کہ خراب ہوا سے اِنسان و حیوان دونوں کی صحت میں فتور واقع ہوتا ہے۔ جن زمینوں میں چشمے یا سوت پھوٹتے ہیں اور پانی کا نکاس نہیں ہوتا وہاں نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ اُس تمام رقبہ میں دلدل ہو جاتی ہے۔ دلدل علاوہ خطرناک ہونے کے گرد و نواح کے علاقہ کی آب و ہوا کو بگاڑ دیتی ہے۔ اکثر ایسا بھی ہوتا ہے کہ جن رقبوں میں بارش کا بہت سا پانی زیادہ دیر تک جمع رہتا ہے اور اُس کے نِکلنے کی کوئی صورت نہیں ہوتی وہاں بھی دلدل پیدا ہو جاتی ہے وجہ یہ ہے کہ پانی نہ زمین کے سخت ہو جانے کے سبب نہ تو اندر جذب ہوسکتا ہے اور نہ سطح زمین کی خرابی کے باعث بہ سکتا ہے۔ بدیں وجہ وہ مُدّت تک ایک جگہ کھڑا رہتا ہے۔ کچھ عرصہ بعد وہ زمین کی حالت تبدیل کرنا شروع کر دیتا ہے اور جلد اُسے دلدل میں مُبدل کر دیتا ہے۔ اِن دونوں حالتوں میں بہترین ترکیب یہ ہے کہ چھوٹی چھوٹی نالیاں نکال کر بند پانی کو قُرب و جوار کی بڑی بڑی نالیوں میں پہنچا دیا جاوے اور بڑی بڑی

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

نالیوں کو بڑے بڑے نالوں سے مِلا دیا جاوے - ایسے نالوں سے جو کسی ندی یا دریا میں گرتے ہوں جب پانی کے نِکاس کا قابِل اطمینان اِنتظام ہو جاوے تو نخل بندی کا کام شروع کرا دینا چاہیئے۔ جہاں ایک مرتبہ درختوں نے وہاں جڑیں پکڑلیں اور کسیقدر سایہ دار ہو گئے پھر وہ بہت سے فالتو پانی کو خود جذب کر لیتے ہیں اور اُن کے پتوں اور پتلی پتلی ٹہنیوں کے گِرنے اور زمین میں گلنے کے سبب زمین بتدریج طاقت وَر اور زرخیز ہوتی چلی جاتی ہے۔ ممالکِ یورپ میں بڑی بڑی دلدلوں اور نشیب کی زمینوں کو اِسی نہج پر درست کیا گیا ہے - اور جہاں پہلے کبھی کوئی رُخ تک نہیں کرتا تھا - اَب وہاں ہرے بھرے اور لہلہاتے ہوئے کھیت نظر آتے ہیں اور پھل پھولوں کے باغ باغیچے بہار دے رہے ہیں۔
دلدل یا نشیب کی زمین سے جو باہر نالیاں نکالی جاویں۔ اُن کے بیچ میں درخت اِس طرِیق سے لگانے چاہئیں کہ دو نالیاں برابر اور نزدیک نزدیک کھودی جاویں - کھُدی ہوئی مِٹی سے دونوں نالیوں کے درمیاں پشتہ بناتے چلے جاویں - اور اُس پشتہ پر درخت مناسب فاصلہ پر لگا دیں ؞

زمین درست کرنا

ہر جگہ درختوں کے لگانے کے لئے زمین حسبِ دلخواہ نہیں ملتی۔ کم و بیش اُسے دُرست کرنا پڑتا ہے۔ البتہ جنگلوں اور اُفتادہ زمینوں میں بعض قطعات ایسے ہوتے ہیں کہ اُن پر تردد کرنے کی کچھ ضرورت نہیں ہوتی ورنہ بالعموم نخلبندی کے پیشتر زمین کو دُرست کرنا لازمی ہوتا ہے +

ذخیروں اور کیارے کیاریوں میں تخم ریزی یا پنیری کے لئے گہرا یا ہلکا ہل چلا کر یا کھدائی کرا کے اور کھاد دے کر زمین دُرست کیجاتی ہے اور نہروں اور سڑکوں کے کنارے بہتر یہ ہے کہ مختلف اقسام کے درختوں کی حیثیت کے مطابق تھانولے کھودیں اور اُن میں کھاد یا کھاد آمیز مٹی یا طاقت ور مٹی کی تہ بچھاکر درخت لگاویں +

در اصل زمین کی دُرستی اُس کی حیثیت کے مطابق ہوا کرتی ہے اگر زمین کی مٹی چکنی اور سخت ہو تو اُس کی کھدائی گہری ہونی چاہیئے۔ اور جتنا اُسے باریک کیا جاویگا بہتر ہوگا۔ ایسی زمین کو گہری کھدائی کرانے یا گہرا ہل چلوانے کے بعد خالی چھوڑ دینا چاہیئے تاکہ ہوا اور حرارتِ آفتاب سے مستفید ہو سکے۔ اِس موقعہ پر ہرگز اُسے پانی نہیں دِلوانا چاہیئے ورنہ کام خراب ہو جاویگا۔ کھدی ہوئی مٹی کیساتھ راکھ کی کھاد (جسکے تیار کرنے کی ترکیب آگے کھاد کے بیان میں آئیگی)

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

ملا کر تھوڑے تھوڑے فاصلہ پر ڈھیریاں لگوادیں اور انہیں کچھ عرصہ اُسی حالت میں چھوڑ دیں۔ زاں بعد سطح ہموار کرا کے اور کسی قدر دریا کا بالو ریت اور پتّوں اور گوبر وغیرہ کی راکھ دیکر کام رواں کراسکتے ہیں۔ کمزور اور خشک زمین کی بھی کھدائی گہری ہونی چاہیئے اور اُسپر بھی بجنسہ وہی عمل کریں جو چکنی اور سخت زمین کے بارہ میں بیان کیا گیا ہے۔ کسی قدر ریتلی یا دومٹ (جس میں دو حصّہ عمدہ چکنی مٹّی اور ایک حصّہ ریت ملا ہو) زمینوں میں بہت گہری کھدائی کی ضرورت نہیں ہوتی۔ اِن میں صرف ہلکا ہل چلوا دینا یا ہلکی کھدائی کرا دینا کافی ہے +

پہاڑوں میں نخل بندی کے لیئے بالعموم گہری کھدائی کرانی چاہیئے۔ اور احتیاط رکھنی چاہیئے کہ زمین کی طاقت ور مٹّی نہ بہہ جاوے۔ اگر ضرورت ہو تو آبپاشی اِس ڈھنگ سے کرانی چاہیئے کہ پانی آہستگی زمین کے اندر جذب ہوتا رہے مگر بہنے نہ پاوے۔ ورنہ وہ ذرا سی روانی میں زمین کے بہت سے قیمتی اجزاء بہا لے جاویگا۔ جس مقام پر سطح زیادہ ڈھلوان ہو اُسے دُرست کرا لینا چاہیئے۔ اور حسبِ موقعہ بند باندھنا عین مناسب ہے۔ پہاڑوں میں نخل بندی کے لئے اکثر یہ کیا جاتا ہے کہ جگہہ کو ذرہ پہاڑیوں کی جانب جُھکتا رکھتے ہیں تا کہ پانی کی روانی کھیتوں کی سطح کی مٹی کو یک لخت بہا کر نہ لیجاوے۔ اِس ترکیب سے سطح کی ڈھال کسیقدر کم

CC0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

ہو جاتی ہے اور تھوڑی بارش یا پانی کی ہلکی روانی کھیتیوں یا باغیچوں کا زیادہ نقصان نہیں کر سکتی ✤

زمین کی دُرستی کے لئے مُقدّم امر یہ ہے کہ جس زمین کی دُرستی مدِّ نظر ہو اُس کے اُوپر اور نیچے دونوں تہوں کی ماہیّت سے پُوری پُوری واقفیت حاصل کی جاوے۔ اکثر ایسا ہوتا ہے کہ اُوپر کی تہ طاقت ور ہوتی ہے اور نیچے کی تہ ناقص اور کمزور۔ اکثر اِس کے برعکس یہی ہوتا ہے۔ اگر نیچے کی تہ طاقت ور ہو اور اُوپر کی کمزور تو گہری کھدائی یا گہرا ہل چلوانا بہت مُفید ہوتا ہے۔ اگر نیچے کی تہ ناقص اور اُوپر کی عمدہ ہو تو بتدریج نیچے کی تہ کو اُوپر کی تہ کے ساتھ شامل کرنا چاہیئے۔ یکلخت گہرا ہل چلوا دینا چنداں مُفید ثابت نہیں ہوگا۔ غرض یہ ہے کہ نخل بندی کے لئے زمین کی دونوں تہوں کا طاقت ور ہونا ضرُوری ہے۔ اگر قدرتی طور پر یہ بات میسّر نہو تو مصنوعی طریق سے کام لینا چاہیئے یعنی کھاد اور لگا تار تردّد سے اُسے دُرست کر لینا چاہیئے۔ وجہ یہ ہے کہ جس وقت تخم ریزی کی جاتی ہے تو بیجوں کا تعلّق زمین کی اُوپر کی تہ سے ہوتا ہے۔ اگر اُوپر کی تہ نکمّی ہوگی تو بیجوں کو پھُوٹنے میں دِقّت واقع ہوگی۔ جس وقت پودے اور درخت جڑیں پکڑ جاتے ہیں تو اُن کا زیادہ تر تعلّق زمین کی نیچے کی تہ سے ہو جاتا ہے۔ پس اگر نیچے کی تہ حسبِ مُراد نہوگی تب بھی کامیابی محال ہے۔ وجہ صاف ظاہر ہے کہ جب جڑوں کو خوراک جذب کرنے کو نہ ملے گی یا بہت کم

CC0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

ملے گی تو درخت کیونکر اچھی حالت میں رہ سکتے ہیں ✤

مصنوعی کھاد طیّار کرنا

درختوں کی کاشت میں کھاد دینے کا بہت زیادہ کام نہیں پڑتا مگر تاہم یہ ایک ایسی شے کہ جس کے دینے سے نتیجہ بہت اچھا نکلتا ہے۔ تُخم ریزی کے لئے کیاریوں میں کھاد دینے کی ضرورت ہوتی ہے۔ پنیری کو ذخیرہ میں ایک دو مرتبہ کھاد دینا اچھا سمجھا جاتا ہے پھر پنیری کو مستقل جگہہ لگاتے وقت اور بعد میں بھی دو تین سال تک کھاد دینا نہایت مُفید ثابت ہوتا ہے ✤

ایک تجربہ کار صاحب کی رائے ہے کہ درختوں کے لئے بہترین کھاد اُنہیں کی پتیاں ہیں۔یعنی جن درختوں کا موسم خزاں میں پت جھڑ ہوتا ہے اُن کی پتّیاں جمع کرا کے بقدرِ مناسب اُنہیں کی جڑوں میں دبدی جاویں اور اُوپر سے پانی سے تر کرکے سطح کو مٹّی سے ہموار کر دیں۔ وجہ یہ ہے کہ مُختلف اقسام کے درختوں کے پتّوں میں اِن کی خوراک کے وہ تمام معدنی اجزاء موجود ہوتے ہیں جن کی اُنھیں ضرورت ہوتی ہے۔ اگر خُشک پتّوں کو جڑوں میں دبانے میں کچھ دِقّت ہو تو اُن کی راکھ جڑوں میں دے سکتے ہیں البتّہ یہ صحیح ہے کہ مُختلف اقسام کے درختوں کے پتّوں کو جُدا گانہ رکھوانے میں تردّد کسی قدر زیادہ کرنا پڑتا ہے۔مگر فائدہ اِس تردّد کی

CC0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

کسر نکال دیتا ہے۔ سدا سبز اور برگ افشاں دونوں اقسام کے درختوں کے حق میں پتّوں کی بوسیدہ کھاد اور کھاد مجموعہ (جس میں تخمیر شدہ مویشیوں کا گوبر۔ لید۔ گھاس۔ بھُوسہ۔ نباتات کے چھلکے اور راکھ شامل ہوتی ہے) مُفید ہوتی ہے مگر نخل بندی کے لئے راکھ کی کھاد افضل شمار کی جاتی ہے۔ راکھ کی کھاد طیّار کرنے کی ترکیب بہت سہل ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ ایک پزاوے کی شکل میں درختوں کی خُشک شاخیں اور لکڑیاں بچھاکر اُن پر خُشک گھاس۔ درختوں کے جھڑے ہوئے پتّے سڑی گلی ٹہنیاں۔ کائی۔ اور زمین کی مٹّی کے ایسے ڈلے کہ جن کے ساتھ گھاس اور گھاس کی جڑیں وابستہ ہوں رکھ دینے چاہئیں۔ ڈھیر کا کم و بیش ہونا کھاد کی ضرورت پر منحصر ہے۔ اگر زیادہ کھاد کی ضرورت ہو تو زیادہ سامان مہیّا کرنا چاہیئے۔ ورنہ کم۔ جب ڈھیر ٹھیک طور پر لگ جاوے تو پزاوے کی طرح ڈھیر میں نیچے سے آگ لگا دینی چاہیئے۔ مگر جہانتک مُمکن ہو سکے آنچ مدھم رہے۔ یہ عمل موسم خزاں میں کرنا چاہیئے اور راکھ کے ڈھیر پر مٹّی ڈلواکر بجنسہ تمام موسم سرما پڑا رہنے دیں۔ موسم بہار میں استعمال کریں۔ اِس ترکیب سے اعلےٰ درجہ کی راکھ کی کھاد طیّار ہو سکتی ہے۔ یہ کھاد درختوں کو پوری تقویت دیتی ہے۔ زمین کے زائد تیزاب اور کھٹاس کو اعتدال پر لے آتی ہے۔ اور سخت مٹّی کو بھُربھُری کر دیتی ہے +

CC0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

بیجوں کو جمع کرنا اور محفوظ رکھنا

مُختلف اقسام کے درختوں کے بیج یا تو خود کاشت کے لیئے جمع کیئے جاتے ہیں یا مُفت تقسیم اور تبادلہ کرنے کے لیئے یا تجارت کی غرض سے۔ اِن تمام صورتوں میں لازمی امر یہ ہے کہ بیج بہمہ جہت پُختہ ہوں۔ اکثر یہ بھی کیا جاتا ہے کہ پُختہ بیج زمین پر گرنے سے پہلے درختوں سے اُتار لیئے جاتے ہیں۔ اگر یہ منظور ہو تو بیجوں پر بنظر نگاہ رکھنی چاہیئے تاکہ عین وقت پر پورا مال ہاتھ آجائے۔ فی الواقعہ عُمدہ اور صحت ور درخت پیدا کرنے کے لیئے اشد ضروری ہے کہ بیج طاقت ور۔ صحیح و سالم اور مُنتخب درختوں سے حاصل کیئے جاویں۔ مریض۔ نیم خُشک اور کمزور درختوں کے بیج نکمّے ثابت ہونگے۔ پس ناقص شئے کے لئے وقت۔ محنت اور سرمایہ ضائع کرنا سراسر نادانی میں داخل ہے

بیجوں کو درختوں یا زمین سے ایسے دِن جمع کرنا چاہیئے جب کہ مطلع خوب صاف ہو اور وقت دوپہر کا ہو۔ بالکل خُشک بیج ایک عرصہ تک دُرست رہ سکتے ہیں۔ نمدار بیج تاؤ کھاکر اُبل جاتے ہیں۔ پس بہتر یہی ہے کہ بیج روز روشن دیکھ کر دوپہر کے وقت جمع کیئے جاویں ⁂

CC0. Gurukul Kangri Collection

بیجوں کا محفوظ رکھنا بھی کچھ آسان بات نہیں ہے۔ ہر قسم کے درختوں کے بیجوں کو محفوظ رکھنے کا سب سے عمدہ طریق یہ ہے کہ اُنہیں فی الفور زمین میں بو دیا جاوے مگر یہ امر ہر جگہ مُشکل ہے۔ مُناسب یہ ہے کہ پہلے بیجوں کو احتیاط کے ساتھ خُشک کر کے ایسی چیزوں میں بھریں کہ اُن میں ہوا کا گزر نہو سکے اور ایسی جگہ رکھیں کہ وہ نمی۔ گرمی اور سردی کے گزند سے بچے رہیں۔ جن بیجوں میں پانی یا تیل کا جزو زیادہ ہوتا ہے اُنہیں تھوڑے عرصہ کے لئے بھی بچانا بہت مُشکل ہوتا ہے ۔۔

اِن دِنوں سوداگروں کی دُکانوں سے ایسی بوتلیں مِل سکتی ہیں کہ جن میں ہوا کو روکنے والے شیشے کے ڈاٹ کس کر لگے ہوئے ہوتے ہیں۔ حسبِ ضرورت اُنہیں کھول کر پھر آسانی کے ساتھ بند کر سکتے ہیں۔ اگر یہ سامان کسی وجہ سے مہیّا نہو سکے تو ٹین کے صندوقوں میں جن میں ہوا کا گزر نہو سکے بیج بند کرنے چاہئیں ۔۔

درختوں کے پُختہ بیجوں کی شناخت کے لئے کوئی عام قاعدہ مُقرّر نہیں کیا جا سکتا۔ بعض اقسام کے بیج پک کر خود بخود گر پڑتے ہیں۔ بعض کا چھلکا سخت ہو جاتا ہے۔ تاہم اچھے اور پُختہ بیجوں کی ظاہری علامت یہ ہے کہ وہ بھرے ہوئے۔ بھاری اور رنگت میں صاف ہوں۔ مگر یہ خیال رہنا چاہیئے کہ جمع کرنے کے وقت بیج خواہ کیسے ہی عُمدہ ہوں۔ اگر اُن کے محفوظ رکھنے میں بے احتیاطی کی جاویگی تو

CC0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

ساری محنت رائگاں جاوے گی +

درختوں کے بیج جو سوداگروں یا ٹھیکیداروں وغیرہ سے خریدے جاتے ہیں اُن کے عمدہ اور ناقص ہونے کی شناخت ہونی چاہیئے۔ ایک کارآمد اور بہت آسان ترکیب اچھے اور نکمّے بیجوں کے پہچاننے کی یہ ہے کہ ڈھیر میں سے ایک مُٹھی بھر کر گرم توے پر ڈال دیجاوے۔ اگر بیج اچھے ہونگے تو وہ فی الفور پھٹ جاوینگے یا چٹخ جاوینگے۔ اگر ناکارہ ہونگے تو چپ چاپ جل بھُن کر وہیں خاک سیاہ ہوجاویں گے۔ اِس طرح سے اندازہ لگا سکتے ہیں کہ زیادہ مقدار بیجوں کی اچھی ہے یا خراب۔ مگر یہ بھی خیال رہے کہ یہ معیار کامل نہیں ہے۔ بہترین ترکیب بیجوں کے جانچنے کی یہ ہے کہ انہیں بوکر دیکھ لیا جاوے۔ گملوں میں عمدہ مٹی بھرواکر بیج بو دیئے جاویں اور اُنھیں کھُلی جگہ رکھوا دیا جاوے تاکہ حرارتِ آفتاب بہ آسانی پہنچتی رہے۔ صُبح و شام تر کر دیئے جاویں۔ بیجوں کے پھُوٹنے کی اوسط سے ظاہر ہو سکتا ہے کہ بیج کیسے ہیں۔ اگر بیجوں کے جانچنے کی بہت جلدی ہو تو بجائے گملوں کے بیج پانی سے تر فلالین کی تہ میں رکھ کر دھُوپ میں رکھ دیئے جاویں اور فلالین کو ہر وقت تر رکھیں خشک نہونے دیں۔ اچھے بیج بہت جلد پھُوٹ آوینگے +

عام طور پر دیکھا جاتا ہے کہ لوگوں کو بیجوں کی چنداں پرواہ نہیں ہوتی۔ پُرانے کپڑوں کی تھیلیوں یا مٹی کے کھُلے برتنوں میں ڈال کر

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized ...

طاق طاقچوں - مچان یا زمین پر رکھ دیتے ہیں - اِس طرح سے کچھ بیج چوہوں وغیرہ کے نذر ہو جاتے ہیں اور کچھ نمی یا گرمی سردی کی بد اعتدالی کی وجہ سے قریب قریب نکمے ہو جاتے ہیں +

بیجوں کے رکھنے لئے ایسے کمرے ہونے چاہئیں کہ جن میں یا تو پکّا فرش ہو یا کنکر کُٹے ہوئے ہوں اور دیواروں میں ہوا اور روشنی کے لِئے کافی جھروکے ہوں - بیجوں کا انبار یا ایک جگہہ ڈھیر نہیں لگانا چاہئے بلکہ انہیں فرش زمین پر پھیلا دینا چاہیئے - شروع میں جبکہ بیج تازہ جمع کئے جاویں تو دِن میں ایک مرتبہ اُنہیں تہ و بالا کرنا بہت ضروری ہے ورنہ اُنہیں کوئی نہ کوئی عارضہ لگ جاویگا - بعد میں دوسرے تیسرے دن یاد سے اُلٹتے پلٹتے رہیں - جن بیجوں میں تیل کی مقدار زیادہ ہو اُنہیں شروع میں دِن میں دو مرتبہ اوپر نیچے کرنا لازمی ہے +

اگر ممالکِ غیر سے بیج منگوائے جاویں تو بونے سے پہلے اُنہیں تھوڑی دیر کے لِئے پانی میں ڈال دیں جس میں چند قطرے میوری اے ٹک ایسڈ (ایک قِسم کا تیزاب جو عام انگریزی دوا فروشوں سے مِل سکتا ہے) شامِل ہوں - اِس عمل سے بیج بہت جلد پھوٹ آوینگے - اگر اِس ترکیب کے کرنے میں کچھ دقت ہو تو بہتر یہ ہے کہ بیجوں کو دو تین دِن چُونے کے پانی میں تر رکھیں بعد ازاں نکال کر بو دیں - چُونے کا پانی بہت آسانی سے بن سکتا ہے

CC0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

اُن بُجھے چُونے کے دو تین ڈلے کسی مٹّی کے کورے برتن میں رکھ کر اُوپر سے پانی چھوڑ دیں۔ دو تین دِن بعد پانی کو نِتار کر دُوسرے برتن میں کر لیں یا بوتلوں میں بھر لیں۔ حسبِ ضرُورت کام میں لاسکتے ہیں +

درخت بونے یا لگانیکے طریق اور موسم

نخل بندی کے پیشتر کامِل غور و فکر اور صلاح مشورہ سے یہ سوال طے کرنا چاہیئے کہ درخت بیج بوکر پیدا کئے جاویں یا ذخیرے میں پنیری لگاکر۔ یُوں تو مُختلف اقسام کے درختوں کے لگانے وقت اُن کی ماہیئت اور مُقامی حالات کا لحاظ رکھنا ضرُوری ہے مگر نخل بندی کے مُتعلّق بونے اور لگانے کے کئی عام قاعدے بھی ہیں۔ جنہیں ذیل میں درج کیا جاتا ہے +

مُندرجۂ ذیل صُورتوں میں بیج بونا بہتر ہے :۔

(۱) کھُلی جگہ جہاں ناکارہ خار و خس کم ہو درختوں کی طاقت ور اور سخت جان اقسام کے بیج بونے چاہئیں۔ ایسی اقسام جنہیں شرُوع میں بھی جاڑے پالے کا کچھ خوف نہو اور جو آسانی سے جھنکاڑ کو پس پا کر سکتی ہے +

(۲) درختوں کی ایسی اقسام جنہیں نقلِ مکان یعنی ایک جگہ سے اُکھاڑ کر دُوسری جگہ لگانے میں صدمہ پہنچتا ہے وہ بیجوں کے ذریعہ پیدا کرنی چاہیئے +

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

(۳) جب بیج اِفراط سے اور بہت سستے ملتے ہوں تو بہتر ہے کہ بیجوں سے حسبِ موقعہ و ضرورت فائدہ اُٹھایا جاوے +

(۴) جب زمین اچھّی ہو اور یہ اندیشہ نہو کہ بہت جلد اِس میں ناکارہ خار و خس کھڑا ہو جاویگا تو بیجوں کے ذریعہ نخلبندی کر سکتے ہیں +

(۵) جہاں کی آب و ہوا مُعتدل ہو اور حسبِ ضرورت بُلند درختوں کا کسی قدر سایہ بھی مل سکے تو بآسانی بیج بو سکتے ہیں +

(۶) ایسی جگہ جہاں کیڑے مکوڑوں اور پرندوں کے بیج چُگ جانے کا کم احتمال ہو۔ تخم ریزی کر سکتے ہیں +

زیر سایہ۔ اُونچے اُونچے درختوں کے نیچے جس سال اُن میں کسی وجہ سے بیج نہ پڑیں یا کم پڑیں۔ رکھے ہوئے بیج بو سکتے ہیں +

تخم ریزی کے لئے بد ترین زمین وہ شمار کی جاتی ہے کہ جسکی مٹی بہت چکنی اور کڑی ہو یا جس میں کنکر پتھر زیادہ ہوں +

مندرجۂ ذیل صورتوں میں پنیری کے ذریعہ نخلبندی بہتر ہے

(۱) جہاں خار و خس کا جنگل کھڑا ہوا ہو اور یہ اندیشہ ہو کہ کٹوانے کے بعد بھی وہ جگہ پھر ویسی ہی ہو جاویگی +

(۲) کنکریلی پتھریلی اور مرطوب مقامات ہیں +

(۳) بہت چکنی۔ سخت اور کنکریلی جگہ میں +

(۴) پہاڑوں کے بہت ڈھلوان سطحوں پر۔ بالخصوص جنوبی ڈھلوان

CC0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

کے سطحوں پر +

(۵) بیجوں کے ذریعہ بوئے ہوئے درختوں میں سے سال دو سال بعد اگر کچھ درخت کسی وجہ سے ضائع ہو جاویں تو اُن کی جگہہ پُر کرنے کے لئے +

(۶) جہاں موسم اعتدال پر نہ رہتا ہو +

(۷) جہاں بیج کمیاب یا گراں ہوں +

(۸) جہاں سایہ کی جلد ضرورت ہو۔ یا وقت اور محنت کی بچت کا خاص خیال ہو +

(۹) جہاں پنیری گھنی ہو اور اُسے چھانٹنا مدّ نظر ہو تو۔ صحیح و سالم پود اور جگہ لگا سکتے ہیں +

(۱۰) جہاں زمین کو ساتھ کے ساتھ زراعت کے کام میں بھی لانا منظور ہو۔ یعنی پود لگا کر آس پاس کی زمین میں کپاس۔ گیہوں۔ جو۔ چنے یا سبز ترکاریاں وغیرہ بوئی ہوں +

(۱۱) سڑکوں۔ نہروں۔ احاطوں اور کنوؤں وغیرہ کے نزدیک +

(۱۲) جہاں پود قلموں۔ داب اور ٹونٹوں کے ذریعہ بآسانی میسّر آسکے۔

بیجوں کا مٹّی سے ڈھانپنا اُن کی حیثیت اور زمین کی حالت پر منحصر ہے۔ مثلاً اگر بیج بہت چھوٹے ہیں تو اُن پر مٹّی کا بہت ہلکا غلاف چڑھا دینا کافی ہوگا۔ بہت بڑے بیجوں کو اُن کے قد و قامت کے مطابق ایک انچہ بلکہ دو دو انچہ تک مٹّی کے

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digi

اندر دبانا پڑتا ہے - اگر زمین کی مٹی اعتدال سے زیادہ چکنی ہوتی ہے تو بیج گہرے نہیں دابے جاتے ہیں - دو مٹ زمین بہت ہلکی اور بھُربھُری ہوتی ہے وہاں کسی قدر گہرائی میں دابنے کی ضرورت ہوا کرتی ہے - غرضیکہ بیجوں پر مٹّی کا ہلکا بھاری غلاف چڑھانا بیجوں اور زمین کی حالت پر انحصار رکھتا ہے - بیج بوکر اُوپر سے مٹی کو اچھی طرح سے تھاپ دینا چاہیئے - یا سُہاگہ پھیر دینا چاہیئے ورنہ بیجوں کے پھُوٹنے میں ہرج واقع ہوگا - اگر بارش زیادہ ہوگی تو بیج یا تو بہ جاوینگے یا جگہ سے ہل جاوینگے - یا زمین میں زیادہ دھنس جاوینگے جن بیجوں پر بھاری غلاف چڑھانا منظور ہے اُن پر آہنی پنجوں کے ذریعہ مٹّی چڑھانے میں بہت آسانی ہوگی اگر ہلکا غلاف چڑھانا مدِ نظر ہے تو درختوں کی کسی قدر وزنی شاخوں کو یکجا کرکے اور باندھ کر زمین کے اُوپر پھیرنے سے مطلب نکل سکتا ہے - ورنہ ہاتھ اور کھُرپہ تو سب سے بہتر ہے +

بونے کے لئے بیجوں کی مقدار یا کوئی خاص وزن مُقرر نہیں کیا جاسکتا - اگر بیجوں کی نسبت یہ یقین ہوتا ہے کہ وہ صحیح و سالم اور عُمدہ ہیں تو وہ کم بوئے جاتے ہیں - اگر بیجوں کی عمدگی میں شک ہوتا ہے تو اُنہیں زیادہ مقدار میں بوتے ہیں - اِس خیال سے کہ اگر نصف میں سے آدھے ناقص نکل جاوینگے تو باقی آدھے تو کام دیجاوینگے - نیز جہاں گھنے بیج بونے ہوتے ہیں وہاں بیج زیادہ درکار

CC0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

ہوتے ہیں۔ اور جہاں دُور دُور۔ وہاں کم مقدار کی ضرورت ہوتی ہے +

اگر پنیری کے ذریعہ نخل بندی مدنظر ہے تو سب سے پہلے یہ دیکھنا چاہیئے کہ آیا پنیری بذاتہ کیسی ہے۔ خواہ وہ قدرتی طریق پیدائش سے پیدا ہوئی ہو یا مصنوعی طریق سے ذخیروں میں لگائی گئی ہو۔ دونوں صورتوں میں اُس کا صحت ور اور سرسبز ہونا اشد ضروری ہے۔ صحت ور پنیری کی شناخت یہ ہے کہ کہ اُس کی جڑیں پورے طور پر نشوونما ہوئی ہوں اور شاخیں بھی پودے کی بساط کے مطابق پوری ہوں۔ جڑوں کی چھال کی رنگت صاف اور عمدہ ہو اور اگر اُسے اُوپر سے ناخن یا چاقو سے باہستگی چھیلا جاوے تو اندر سے اُسکا پوست ہرا اور تر بر آمد ہو۔ پنیری کے تنہ کی چھال بھی چکنی اور ہر قسم کے آزار سے پاک ہونی چاہیئے۔ پتوں کا رنگ چمک دار اور مرطوب ہونا لازمی ہے۔ پنیری کے جتنے پودے مریض کرم خوردہ۔ جاڑے پالے یا لُو کے مارے ہوئے ہوں یا جنہیں مویشیوں نے صدمہ پہنچایا ہو یا جو بہت کم زور ہوں ہرگز نصب کرنے نہیں چاہئیں۔ جو پودے خاص ترکیب یا خاص احتیاط سے پیدا کیئے گئے ہوں اُنھیں بلا لحاظ موسم اور زمین کبھی نہیں لگانا چاہیئے۔ یعنی خاص قسم کے درختوں کو خاص موسم خاص موقعہ اور خاص تیاری کے ساتھ لگانا چاہیئے ورنہ ناکامی ہوگی +

پنیری کے انتخاب کے بعد اور نخل بندی کے پیشتر پنیری اُکھاڑنے اُسے دوسری جگہ لیجانے۔ سُوراخ نکالنے۔ درخت لگانے سے پہلے

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar

جڑوں یا شاخوں کو کاٹنے چھانٹنے۔ درختوں کی باہمی دُوری اور موسم وغیرہ کے اصُولوں سے واقفیت ہونا ضرُوری امر ہے +

پنیری اُکھاڑنے میں خاص احتیاط یہ ہونی چاہیئے کہ اُکھاڑتے وقت اُس کی جڑوں کو صدمہ نہ پُہنچے۔ وہ کٹ نہ جاویں۔ اور جا بجا زخمی نہ ہو جاویں۔ بہترین ترکیب یہ ہے کہ پنیری کو مٹّی کے گولے سمیت کھودا جاوے مگر اِس میں بھی بعض اوقات دِقّت پیش آتی ہے یعنی ریتلی اور کنکریلی زمینوں میں یہ کام ٹھیک نہیں ہو سکتا۔ نیز اِس وزنی پنیری کو دُور لیجانے میں بڑا صرف پڑتا ہے اگر اوزار ناقص ہوتے ہیں تو پنیری اکثر ضائع ہو جاتی ہے +

پنیری کو ایک جگہ سے اُکھاڑ کر دُوسری جگہ لیجانے میں بھی پوری احتیاط ہونی چاہیئے۔ ورنہ بنا بنایا کام بگڑ جاویگا۔ ایک تو یہ خیال رہے کہ راستہ میں اُسے کسی قسم کا صدمہ نہ پُہنچے۔ دُوسرے اُس کی جڑیں خشک نہ ہونے پاویں۔ چھوٹی پنیری اگر تھوڑے فاصلہ پر لے جانی ہے تو اُسے ٹوکروں میں اُٹھا کر یا کسی ٹھیلے پر رکھوا کر لے جانا بہتر ہے۔ اگر بہت جھڑ ہونے والے اقسام کے درختوں کی چھوٹی پنیری دُور لیجانی مدِ نظر ہے تو اُس کی جڑوں کے گِرد مٹّی کے گولے رکھنے کی کچھ ضرورت نہیں۔ صِرف چکنی مٹّی اور ریت کو پانی میں گاڑھا گاڑھا گھولکر اُس میں پنیری کی جڑوں کو ایک مرتبہ اچھی طرح سے ڈبو دیں اور اُوپر ترکائی یا گھاس پھُوس باندھ دیں۔ اگر

CC0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

ترکاری پنیری کے ننٹوں کے درمیان رکھ کر اچھی طرح سے بنڈل باندھ
دیئے جاویں تو سینکڑوں ہزاروں کوس بھیج سکتے ہیں۔ البتہ دُور دراز
سفر میں وقتاً فوقتاً پودوں اور جڑوں پر پانی چھڑکنا ضروری ہے۔ سدا
سبز اقسام کے درختوں کی پنیری کسی حالت میں بغیر مٹی کے گولوں
کے نہیں اُکھاڑنی چاہیئے۔ اِس پنیری کو سپاٹ ٹھیلوں۔ چھکڑوں یا
کھلی گاڑیوں ٹوکریوں یا بند گاڑیوں کی چھت پر رکھکر دُور و نزدیک
لیجا سکتے ہیں۔ ٹھیلوں پر پنیری کو یا تو کھڑی رکھ سکتے ہیں یا لِٹا
سکتے ہیں اور پودوں کو باہمی رگڑ سے بچانے کے لئے باریک مٹی
یا ریت درمیان میں ڈال دینا چاہیئے۔ اگر اِس قسم کی پنیری کو ریل
کے ذریعہ بھیجنا ہو تو جڑوں کے گرد مٹی کے گولوں کے اُوپر پھوس
یا چٹائیوں کے ٹکڑے یا پتلی پتلی رسیوں سے لپیٹ دینے چاہئیں +

پنیری لگانے کے لئے غور کرکے سوراخوں کو کھودنا چاہیئے۔
سُوراخ کی چوڑائی اور گہرائی پنیری کے قد و قامت اور زمین کی
حیثیت پر منحصر ہے۔ مثلاً اگر زمین کمزور اور سخت ہو تو کھُدائی
گہری ہونی چاہیئے اور از سرِنو اُس کی مٹی کو دُرست کرنا لازمی ہے
اُوپر کی سطح سے ناکارہ خار و خس دُور کر دینا چاہیئے مگر اُوپر کی
طاقت ور مٹی اِدھر اُدھر پھینکنی نہیں چاہیئے بلکہ تہ و بالا کرکے ہاتھ
سے باریک کر دینی چاہیئے پنیری کے سُوراخ کھودنے کے لئے گول
کھُرپے ہوتے ہیں۔ اگر زمین اچھی ہو تو ان سے کام لینے میں بہت

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar

سہولیت اور کفایت رہتی ہے۔ اکثر تجربہ کاروں کی رائے ہے کہ
پنیری لگانے کے لئے سوراخ پانچ چھ مہینے پہلے کھود لینے چاہئیں
اس طرح زمین ہوا اور حرارتِ آفتاب سے مستفید ہو جاتی ہے +
پنیری کو بعض اوقات مستقل جگہ لگانے سے پہلے کسی قدر
کاٹنے چھانٹنے کی بھی ضرورت ہوتی ہے۔ چونکہ یہ کام بہت نازک
ہوتا ہے۔ اس لئے احتیاط طلب ہے۔ اگر پنیری ذرا بھی زخمی ہو
جاوے گی تو قدرتی بات ہے کہ اسی درجہ اس کی بالیدگی میں فرق
آجاویگا۔ قاعدہ کلیہ یہ یاد رکھنا چاہیئے کہ وہ پنیری جس کی جڑوں
کے گرد مٹی کا گولہ وابستہ ہو کسی حالت میں کاٹی چھانٹی نہ جاوے
یعنی سدا سبز درختوں کی پنیری لگاتے وقت ہرگز کاٹنا چھانٹنا
نہیں چاہیئے۔ البتہ برگ[1] افشاں درختوں کی پنیری کو
بالعموم لگاتے وقت کسی قدر چھانٹ دیتے ہیں۔ مگر یہ پنیری بڑی
ہونی چاہیئے۔ بالکل چھوٹی نہو۔ اگر چھانٹنا مدّ نظر ہو تو یہ ترکیب
کرنی چاہیئے کہ پنیری کی جڑ کی موسلی (مراد گذاز یعنی لمبی جڑ) کو
کسی قدر چھوٹا کر دیں مگر نہایت تیز چاقو سے صفائی کے ساتھ
آس پاس کی جڑیں بھی اگر کھودتے وقت کٹ گئیں یا نیم زخمی ہو گئیں
تو انہیں بھی تیز چاقو سے ذرہ ذرہ کاٹ سکتے ہیں تاکہ تراش
صاف ہو جاویں۔ ساتھ ہی نیچے کے حصّہ کی شاخیں بھی بقدرِ

[1] مراد وہ درخت کہ جن کے موسم خزاں میں پتّے جھڑ جاتے ہیں +

مناسب کاٹ دینی چاہئیں۔ اِس طرح سے جڑوں اور شاخوں میں مناسبت پیدا ہو جاویگی اور پنیری کا فضول بار ہلکا ہو جاویگا۔ آسان طریق پنیری کھودنے کا یہ ہے کہ مٹی کا گولہ اُسکی جڑوں کے ساتھ وابستہ رہنے دیا جاوے۔ اِس طرح کھودنے۔ ایک جگہ سے دوسری جگہ لیجانے اور مستقل جگہ لگانے میں دِقت پیش نہیں آتی جڑیں جوں کی توں رہتی ہیں اور اُن کے ساتھ اُن کی مرغوب طبع مٹی بھی وابستہ رہتی ہے اِس عمل سے پنیری موسموں کے تغیرو تبدلات اور گرمی سردی بارش اور جاڑے پالے کو آسانی سے برداشت کرسکتی ہے کام بہت جلد ختم ہو جاتا ہے۔ اور اناڑی آدمی بھی اسے کر لیتا ہے۔ بس صرف یہ خیال رکھنا چاہیئے کہ پنیری کو مستقل جگہ لگاکر سوراخ مٹی سے اچھی طرح سے بھر دیئے جاویں۔ بیچ بیچ میں جگہ خالی نہ رہ جاوے ؎

وہ پنیری جو بغیر مٹی کے گولے کے اُکھاڑی جاتی ہے اُسے دوسری جگہ مستقل طور پر لگانے میں بہت احتیاط سے کام لینا پڑتا ہے۔ مثلاً سوراخوں کا بقدر انداز نکالنا۔ جڑوں کا اُس میں درستی کے ساتھ رکھنا تاکہ وہ سُکڑ سمٹ یا زیادہ دب نہ جاویں۔ جڑوں یا تنہ یا شاخوں کو کسی قسم کا صدمہ نہ پہنچے ؎

پنیری کو سوراخ میں رکھکر آہستہ سے ہلا لینا چاہیئے اور اُسے سیدھا کھڑا

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized...

رکھنا چاہیئے تاکہ وہ سوراخ کی خرابی یا اور کسی قسم کے دباؤ کے سبب ٹیڑھی نہ ہو جاوے۔ سوراخ میں کسی قدر بوسیدہ کھاد دیکر اسے مٹی سے پُر کر دینا چاہیئے۔ اور جڑ کے گرد مٹی بہ آہستگی پورے ہاتھوں سے داب دینی چاہیئے تاکہ ہَوا کے جھونکوں سے وہ اُکھڑنے یا خم کھانے نہ پاوے۔

بعض ناواقف جڑ کے پاس مٹی نہیں دابتے اوپر تنہ کے گرد دابتے ہیں۔ یہ عمل سراسر ناقص ہے۔

بعض تجربہ کار اصحاب کی رائے ہے کہ اس قسم کی پنیری کو سوراخوں میں لگانے کے پیشتر مٹی اور پانی سے تر کر لینا نہایت مفید ثابت ہوتا ہے۔ یعنی کسی بڑے مٹی کے برتن میں اچھی مٹی پانی میں گھول لیں اور اُس میں پنیری کی جڑوں کو ڈبو ڈبو کر لگاتے چلے جاویں۔ اگر ذخیرہ سے اُکھاڑنے کے بعد مستقل جگہ لگانے میں کچھ وقفہ ہو تو پنیری کے اوپر بالو ریت یا مٹی چھڑک کر پانی سے تر کر دیں اور حسبِ ضرورت اُس انبار کے نیچے سے پنیری نکال نکال کر لگاتے چلے جاویں۔

سوراخوں کی گہرائی زمین اور درختوں کی ماہیت پر منحصر ہے اگر زمین زیادہ خشک ہو اور پانی کو جذب نہ رکھ سکے تو سوراخوں کی گہرائی زیادہ ہونی چاہیئے۔ اگر زمین زیادہ مرطوب ہو یا جگہ ہمیشہ تر رہتی ہو یا جسم بہ اعتدال سے زیادہ خار و خس کھڑا ہو اُسپر پنیری بہت گہری نہیں لگانی چاہیئے بلکہ بہتر یہ ہے کہ کسی قدر بلند پشتہ

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

بنا کر اُس پر نصب کی جاوے۔ ہر حالت میں پنیری لگا کر پانی دینا لازمی ہے۔ تاکہ پنیری کی جڑوں اور زمین کی مٹی کا باہمی میل ملاپ ہو جاوے۔ اگر پنیری لگانے کے بعد بارش شروع ہو جاوے تو پانی دینے کی کچھ ضرورت باقی نہیں رہتی +

وہ پنیری جو سڑکوں۔ نہروں۔ احاطوں اور چراگاہوں کے کنارے کنارے لگائی جاتی ہے اُس کے چوگرد باڑ فی الفور لگانی چاہیئے ورنہ وہ ایک گھڑی نہیں ٹھہرنے پاویگی۔ باڑ لگانے کا بیان باب اوّل میں آچکا ہے۔ اِس لیئے اِس جگہ دوہرانا فضول ہے +

نخل بندی کے تین موسم ہوتے ہیں یعنی بہار۔ برسات۔ اور خزاں۔ پہاڑوں میں نخل بندی کے لیئے موسم بہار بہت اچھا شمار کیا جاتا ہے۔ مگر میدانوں میں موسم بہار کی نخل بندی میں اُس وقت تک کامیابی نہیں ہوسکتی جب تک کہ آبپاشی کا معقول بندوبست نہو۔ البتّہ نہروں کے کنارے کنارے موسم بہار میں بھی باآسانی تمام نخل بندی کی جاسکتی ہے۔ موسم برسات میں میدانوں اور پہاڑوں میں عام طور پر نخلبندی کی جاتی ہے اور اس میں پوری پوری کامیابی ہوتی ہے بلکہ خشک پہاڑوں میں پانچ ہزار فٹ کی بلندی تک زیادہ تر اسی موسم میں نخل بندی کو محفوظ شمار کیا جاتا ہے۔ باعث یہ ہے کہ موسم بہار کے لگائے ہوئے پودے موسم گرما میں جھلس جاتے ہیں۔ نیز ایسے پہاڑوں میں جہاں موسم خزیں

CC0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

اِس وجہ سے نخلبندی نہیں کی جاتی کہ نئی پود موسم سرما کی برف اور سردی سے ضائع ہو جاتی ہے موسم برسات کو ترجیح دی جاتی ہے ایسے پہاڑوں اور مرطوب مقامات ہیں کہ جہاں موسم برسات میں بوجہ طغیانیِ سیلاب اور کثرتِ بارش نخلبندی نہیں کر سکتے موسم خزاں تک اِس کام کو ملتوی رکھتے ہیں۔ اگر موسم سرما سخت نہو تو موسم خزاں کی نخلبندی میں کامیابی ہو جاتی ہے۔ لیکن چوہوں کی اقسام کے جانوروں کا زیادہ اندیشہ رہتا ہے۔ اگر اُن کی احتیاط رکھی جاوے تو چنداں نقصان نہیں ہوتا۔ درختوں کے ایسے بیج جو جلد گرم ہو جاتے ہیں موسم خزاں میں بونے بہتر سمجھے جاتے ہیں۔ بعض اصحاب یہ رائے دیتے ہیں کہ جب موسم سرما شروع ہو تو نئی پود کے گرد خار و خس بڑھنے دیا جاوے۔ صاف نہ کیا جاوے۔ یہی نرم و نازک پود کو موسم سرما کے گزند سے امن میں رکھیگا۔ مگر بعض اصحاب اِس رائے کے خلاف ہیں۔ اُن کی یہ رائے ہے کہ اِس طرح پودوں کی حیثیت میں فرق آجاتا ہے اور وہ کمزور ہو جاتے ہیں۔ بہتر یہ ہے کہ چٹائیوں یا پھوس کے ہلکے چھپروں سے کام لیا جاوے +

نرسری کے لگانے یا درختوں کے نصب کرنے کا فاصلہ چار امور پر منحصر ہے (۱) زمین کی حیثیت اور جائے وقوع۔ یعنی اگر زمین خشک اور کمزور ہو تو نخلبندی نزدیک ہونی چاہیئے۔ اگر عمدہ تر اور زرخیز ہو تو حسبِ ضرورت دور دور پود لگا سکتے ہیں۔ دوسرا لحاظ جائے وقوع کا رکھا جاتا ہے۔ مثلاً یہ

CC0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

سوال مقدم طے کرنا پڑتا ہے کہ کس جگہ نخلبندی کرنی ہے۔ آیا سڑکوں۔ نہروں اور احاطوں کے کنارے۔ یا کنوؤں اور تالابوں کے گرد یا جنگلوں۔ پہاڑوں یا چراگاہوں میں (۲) درخت کے قد و قامت کے لحاظ سے فاصلہ تجویز کیا جاتا ہے (۳) درختوں کے خاص خواص کا لحاظ رکھنا پڑتا ہے مثلاً یہ کہ آیا وہ سیدھے جانے والے ہیں یا بہت پھیلنے والے ہیں۔ آیا اُن کی جسامت کم ہوتی ہے یا زیادہ۔ وہ اپنی خوراک زیادہ تر زمین سے لیتے ہیں یا ہوا سے جذب کرتے ہیں (۴) نخل بندی کے مقصد پر غور کرنا پڑتا ہے مثلاً باڑ کی غرض سے نخل بندی مدِ نظر ہے یا شارع عام کے قریب سایہ کی مراد سے آیا میدانوں اور پہاڑوں میں نئے جنگل کھڑے کرنے منظور ہیں یا وسیع قطعاتِ اراضی سے جلانے کی لکڑی حاصل کرنا مقصود ہے۔ یا عمارتی چوب وغیرہ وغیرہ ۔

خلاصہ یہ ہے کہ اگر اونچے اور بھاری بھاری تنہ کے درخت پیدا کرکے اُن سے عمارتی چوب حاصل کرنی مدِ نظر ہے تو نخل بندی بطور موزوں قریب قریب ہونی چاہیئے۔ اگر محض حصولِ ہیزم مدعا ہے تو نخل بندی حسب موقعہ گھنی اور کشادہ دونوں طرح کی کر سکتے ہیں۔ سڑکوں کے کنارے اور چراگاہوں میں نخل بندی زیادہ فاصلہ پر کی جاتی ہے اور کھیتوں کے درمیان اگر درخت لگائے جاتے ہیں تو فاصلہ بہت ہی زیادہ رکھا جاتا ہے۔ نیز درخت بہت سایہ دار نہیں لگائے جاتے عام طور پر یہ قاعدہ ملحوظ رکھ سکتے ہیں کہ اگر نیا جنگل کھڑا کرنا

CC0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized

تو درختوں کا باہمی فاصلہ چار فٹ سے دس فٹ تک رکھنا چاہیئے۔ اگر سایہ کی غرض سے سڑکوں کے کنارے نخلبندی منظور ہے تو درختوں کی باہمی دوری دس فٹ سے تیس فٹ تک ہونی چاہیئے۔ اور چراگاہوں اور کھیتوں میں اِس سے بھی زیادہ ✽

اگر پنیری یا چھوٹے درختوں کو جاڑے پالے یا خشکی یا گرمی سردی سے زیادہ صدمہ پہونچ گیا ہو یا چوہے اور مویشی سخت نقصان کر گئے ہوں تو بہتر یہ ہے کہ تنہ کو زمین کے ہموار کاٹ دیں۔ بہت جلد نئی شاخیں پھوٹ آوینگی۔ اور کچھ عرصہ میں درخت پھر طیار ہو جاویگا اگر اِس میں کامیابی نہو تو اُسکی جگہ اور موزوں پنیری میں سے اِنتخاب کرکے ایک درخت لگا دیں ✽

درخت کاٹنے کے متعلّق ایک خاص امر قابلِ لحاظ

عمارت کے مطالب یا چوبی اسباب بنانے کے لیئے اگر درخت کاٹے جاویں تو بہتر یہ ہے کہ اِس کام کو اندھیرے پاکھ میں کیا جاوے۔ اندھیرے پاکھ سے مُراد وہ پندرہ دِن ہیں کہ جن میں چاند ہر روز گھٹتا ہے۔ بلکہ انسب یہ ہے کہ اندھیرے پاکھ کے شروع ہونے کے پانچ چھ دِن بعد کٹائی جاری کرائی جاوے[1]۔ بادی النظر میں یہ امر شاید توہمات باطلہ میں سے ایک شمار کیا جاوے مگر در اصل یہ علم طبعی

[1] اگر درخت پھلدار ہو تو بہر حال پھل پکنے کی بہار ختم ہونیکے بعد۔ بعدہ اندھیرے پاکھ میں کٹائی شروع کرائی جاوے ✽

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

پر مبنی ہے۔ خلاصہ یہ ہے کہ ایک عرصہ ہُوا کہ محکمۂ جنگلات ہند کے بعض اعلےٰ افسروں کے مُشاہدے میں یہ آیا کہ جنگلوں کے آس پاس کے گاؤں کے رہنے والے عمارت کے لئے ہمیشہ درخت اندھیرے پاکھ میں کاٹتے ہیں اُجالے پاکھ میں اِس کام کو قطعی مُلتوی کر دیتے ہیں۔ پہلے اُنھیں یہ خیال گزرا کہ غالبًا یہ کسی وہم کی وجہ سے ایسا کرتے ہیں مگر بعد میں باقاعدہ اور مُسلسل تحقیقات سے یہ عمل عین علم طبعی کے مُطابق ثابت ہوا۔ جسوقت جنگلات کے قُرب و جوار کے باشندوں سے دریافت کیا جاتا تھا کہ آپ اندھیرے پاکھ میں عمارات کے لئے لکڑی کاٹنے میں کیا خاص فائدہ سمجھتے ہیں تو اُن کا جواب یہ ہوتا تھا کہ اجالے پاکھ میں اگر لکڑی کاٹ جاوے اور عمارت میں لگائی جاوے تو وہ دیرپا نہیں ہوتی۔ جلد بوسیدہ اور بدصورت ہو جاتی ہے۔ اور اندھیرے پاکھ کی کٹی ہوئی لکڑی نسبتًا بہت دیرپا اور مضبوط ہوتی ہے۔ چنانچہ اِن بیانات کی صداقت کی غرض سے جا بجا تجربات شروع کئے گئے اور فی الواقعہ دیہاتی آدمیوں کا کہنا بالکل صحیح نکلا۔ اصل ماجرا یہ ظاہر ہوا کہ براہ راست درختوں پر چاند کا بہت بڑا اثر ہوتا ہے۔ درختوں میں ایک قسم کا عرق ہوتا ہے جسے انگریزی میں سیپ (عرقِ شجری) کہتے ہیں یہ اُجالے پاکھ میں سُرعت کے ساتھ درخت کی جڑ سے لیکر چوٹی تک دَور کرتا ہے۔ اور اندھیرے پاکھ میں زیادہ تر وہ جڑ میں مجتمع رہتا ہے۔ اگر اُجالے پاکھ میں لکڑی کاٹی

CC0, Gurukul Kangri Collection

جاوے تو وہ عرق کٹی ہوئی لکڑی میں زیادہ مقدار میں موجود ہوتا ہے
اور کچھ عرصہ بعد ایک طرح کا کھار یا تیزاب بن جاتا ہے اور بتدریج
لکڑی کو کمزور یا بدنما کر دیتا ہے۔ اندھیرے پاکھ میں زیادہ تر وہ جڑ میں
ہوتا ہے اس لئے کٹی ہوئی لکڑی اُس سے مبرّا ہوتی ہے۔ چنانچہ
تجربہ سے ثابت ہوا ہے کہ جن درختوں کو اندھیرے پاکھ میں زمین کے
ہموار کاٹ لیا گیا اور اُن کی جڑوں کو زمین کے اندر چھوڑ دیا گیا وہ
دوبارہ بہت جلد سرسبز اور تناور ہو گئے۔ وجہ یہ ہے کہ اُجالے پاکھ
کے شروع ہوتے ہی وہ عرق جڑ سے اُوپر کی جانب اُٹھتا ہے اور درخت
کی بالیدگی میں بہت مدد دیتا ہے۔ چونکہ اُسے اس حالت میں زیادہ
بلندی تک دَورہ نہیں کرنا پڑتا۔ اس لئے وہ جڑوں کو تھوڑے ہی
عرصہ میں تقویت دیکر کٹے ہوئے درختوں کو ازسرِنو نشو و نما کر دیتا ہے
کوہ نیلگری پر کئی قسم کے یوکلپ ٹس کے درختوں کے متعلق
یہ تجربات متواتر کئے گئے تھے اور ہمیشہ یہی ثابت ہوا کہ اندھیرے
پاکھ کی کٹائی افضل ہے +

درختوں کو دیمک وغیرہ سے محفوظ رکھنا

درختوں پر یونہی خاص خاص موسموں میں کئی قسم کے کیڑے مکوڑے
سونڈیاں اور مُوذی کِرم حملہ کرتے رہتے ہیں مگر اُن کے دفعیہ کا زیادہ تر
مؤثر علاج قُدرت کی جانب سے ہوتا رہتا ہے۔ بارش خاص اطراف

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

کی سرد و گرم ہوائیں۔ موسموں کے تغیّر و تبدّل اور پرندے وغیرہ اِن کے رفع کرنے میں بآسانی تمام کامیاب ہوتے ہیں۔ دیمک درختوں کے حق میں بہت زیادہ نقصان کا باعث ہوا کرتی ہے۔ بالخصوص نئے درختوں کو یہ جلد چاٹ جاتی ہے۔ پُرانے درخت بھی اِسکے گزند سے محفوظ نہیں رہتے۔ نئے پودوں اور درختوں کی جڑوں اور تنہ کو یہ بزودی تمام صاف کر دیتی ہے۔ جس جگہ درخت کا چھلکا اُتر جاتا ہے۔ یا لکڑی سڑ جاتی ہے وہاں یہ مٹّی کا گھر بناکر درخت کو ضائع کر دیتی ہے۔ بعض مقامات میں اسکے قلع و قمع کے لیئے۔ تمباکو کو پانی میں جوش دیکر اور اُسے سرد کرکے اور اُنہیں مٹّی کا تیل اور نمک وغیرہ ملاکر استعمال کیا گیا مگر قابلِ اطمینان نتیجہ بر آمد نہیں ہوا عارضی اور جزوی کامیابی موجب تسکین خاطر نہیں ہوسکتی۔ مگر ریاست گونڈل میں ایک مرکب بطور لیپ طیار کرکے تجربہ میں لایا گیا تھا اور یہ بہمہ جہت کارگر ثابت ہوا۔ ممالک متوسط میں بھی یہ عرصہ تک زیر تجربہ رہا اور اسمیں کوئی نقص نہیں پایا گیا اِس کے طیار کرنے کی ترکیب ذیل میں درج کی جاتی ہے :-

ڈی کا مالی گوند ...... ایک حصّہ	گوگل .... دو حصّہ
ہینگ .... دو حصّہ	ارنڈی کی کھلی .... دو حصّہ

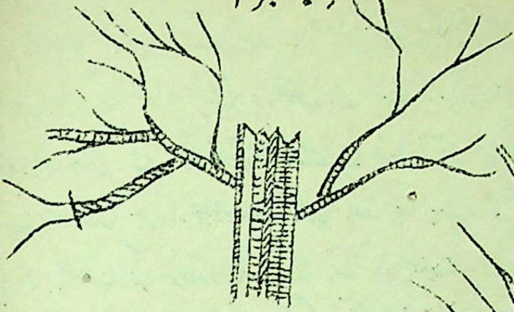
اِن جُملہ اشیاء کو پیسکر اور باریک کرکے پانی میں تر رکھیں۔ پندرہ دن تک ہاتھ نہ لگاویں۔ اِس اثناء میں یہ اشیاء پانی کے ساتھ مِل کر ایک ہو جاوینگی۔ چونکہ یہ مُرکّب گاڑھا ہوگا اس لیئے اس میں اور

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digiti...

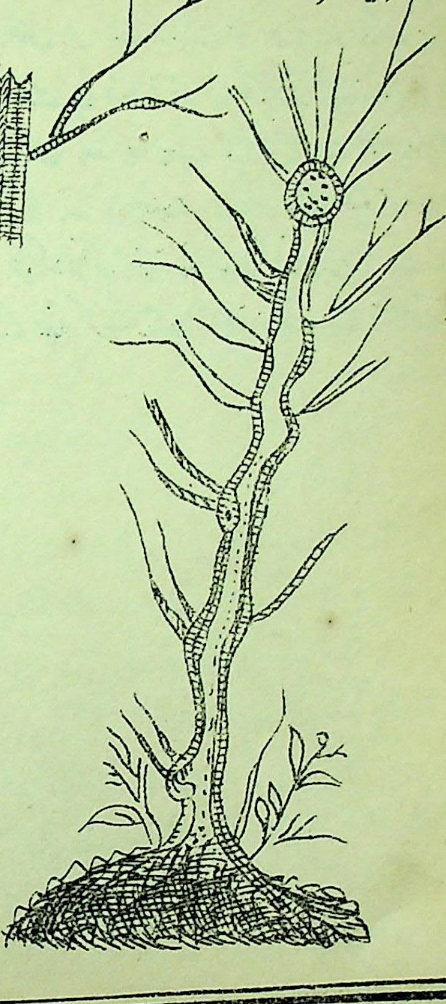
پانی ملانے کی ضرورت ہوگی رنگ کے لئے کسیقدر گیرو بھی ملا دیا جاوے
تا کہ لیپ کرنے کے بعد یہ معلوم ہو سکے کہ کن کن درختوں پر یہ
استعمال کیا گیا تھا۔ طریق استعمال یہ ہے کہ جن درختوں پر دیمک لگی
ہوئی ہو۔ اُن کی مٹّی زمین سے دو فٹ تنہ کی اونچائی تک کھرچ کر
خوب صاف کر لی جاوے۔ ازاں بعد یہ لیپ اچھی طرح سے لگا دیا جاوے
اس کا چھال کی درازوں کے اندر پیوست ہو جانا اشد ضروری ہے۔
ایک مرتبہ کے لگانے کا اثر کم از کم آٹھ ماہ تک برابر رہتا ہے۔ یہ
ظاہر ہے کہ اس مرکب کے تیار کرنے میں زیادہ لاگت نہیں آتی۔

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

تشبیه نمبر ۴

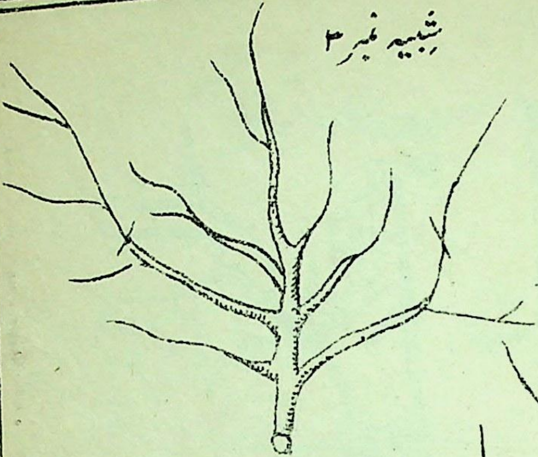


تشبیه نمبر ۱

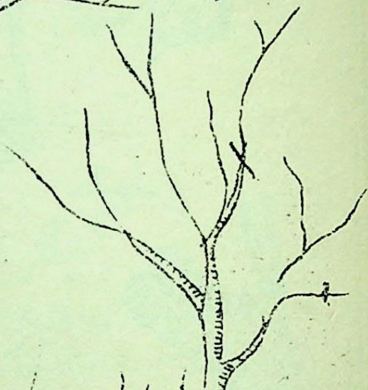


CCO, Gurukul Kangri Collection, Hari

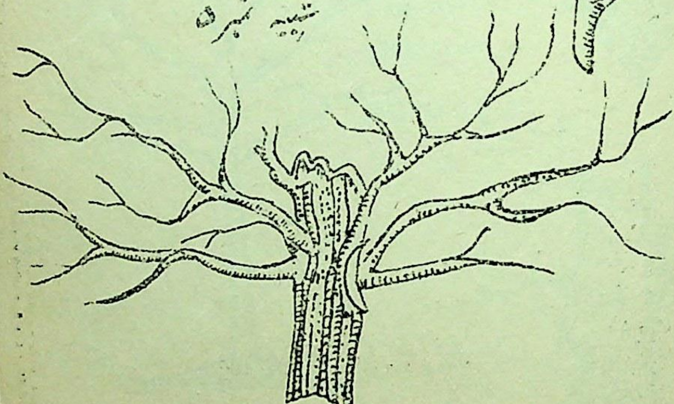
تشبیہ نمبر ۳



تشبیہ نمبر ۴

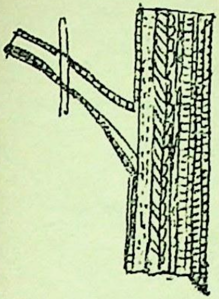


تشبیہ نمبر ۵

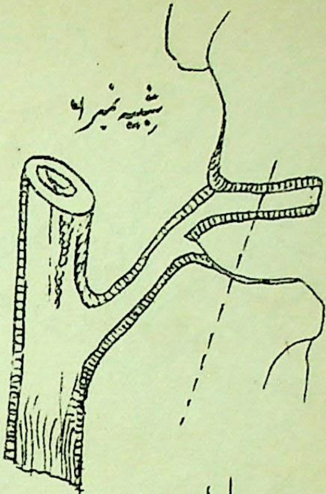


CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

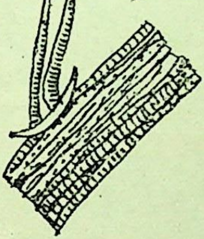
تشبیہ نمبر۷



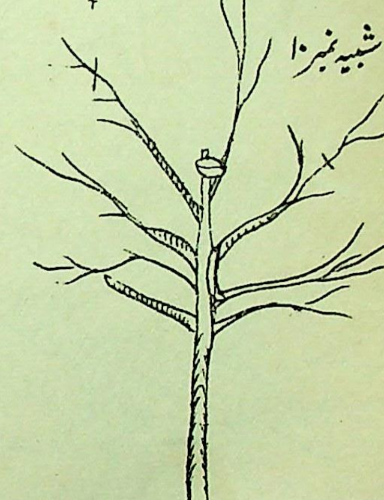
تشبیہ نمبر۶



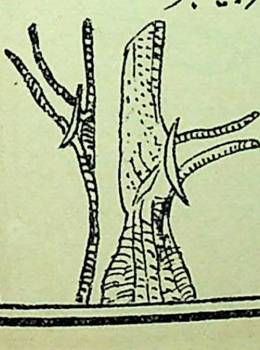
تشبیہ نمبر۸



تشبیہ نمبر۱۰



تشبیہ نمبر۹



CCO, Gurukul Kangri Collection, Hari

باب سوم

بیانِ درختانِ چوب

کیکر - ببول

ACACIA ARABICA

N.O. ... ...LEGUMINOSÆ.

N.O. ... ...MIMOSEÆ.

TRIBE... ...ACACIEÆ.

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
کیکر - ببول	اکے شیا - ارے بیکا (ل)

بیان و استعمال - یہ درخت بہت مشہور ہے - اور ہندوستان کے قریب قریب ہر حصہ میں پایا جاتا ہے - اقسام کیکر کو دو حصوں میں منقسم کر سکتے ہیں - ایک چوبی - دوسری آرائشی - اقسام چوبی

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

وہ ہیں جن کی لکڑی عمارت اور آلات کاشتکاری وغیرہ کے کام میں آتی ہے۔ یا جن سے کاٹھ کا سامان بنایا جاتا ہے۔ اقسام آرائشی باغ باغیچوں میں زینت چمن کے لئے لگائی جاتی ہیں +

گیمبل صاحب لکھتے ہیں کہ کیکر کی ہندوستان میں اٹھارہ اقسام پائی جاتی ہیں۔ جن میں سے چار تو خار دار بیلیں یا جھاڑیاں ہیں باقی چودہ قسمیں بڑے درختوں میں شمار کی جاتی ہیں ڈاکٹر سٹوارٹ صاحب تحریر فرماتے ہیں کہ کوہ ہمالیہ میں سطح سمندر سے چار ہزار فٹ کی بلندی تک کیکر کے درخت کہیں کہیں پائے جاتے ہیں مگر بہت پست قد اور ٹھٹھرے ہوئے۔ لوتھر صاحب فرماتے ہیں کہ مرحوم مہاراجہ گلاب سنگھ صاحب والئ ریاست جموں وکشمیر نے اپنی توپوں کی گاڑیوں کے لئے علاقۂ کشمیر میں کیکر کی کاشت پر توجہ فرمائی تھی مگر اس میں انہیں سراسر ناکامی ہوئی وجہ ظاہر ہے کہ کیکر مرطوب اور سرد علاقوں میں خاطر خواہ ترقی نہیں کرسکتا۔ البتہ میدانوں اور بالخصوص خشک ریگستانوں میں یہ خوب نشو و نما ہوتا ہے۔ پرانے کیکر بہت جسیم ہو جاتے ہیں۔ چنانچہ بعض بعض کے تنہ کا لپیٹ چودہ فٹ سے سولہ فٹ تک ناپا گیا ہے۔ بہت سے مقامات میں سو سو برس کے پرانے کیکر موجود ہیں۔ مگر حد سے زیادہ کہنہ ہوکر اکثر کیکر کے درخت اندر سے کھوکھلے ہو جاتے ہیں +

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitiz...

کیکر کے درخت کو جب کام میں لانے کے لئے کاٹا جاتا ہے تو اوپر سے کسی قدر سفید لکڑی نکلتی ہے مگر اندر کی لکڑی سیاہ ہوتی ہے اور اصل اس کا رنگ سُرخی مائل سیاہ ہوتا ہے۔ وزن میں بہت بھاری۔ نہایت مضبوط اور پائدار ہوتی ہے۔ اگر اسے کاٹ کر برس ڈیڑھ برس کسی جوہڑ یا تالاب کے کنارے یا کھلی جگہ میں پڑا رہنے دیں تو یہ فولاد ہو جاتی ہے۔ عام طور پر کیکر کی لکڑی کا وزن فی مکعب فٹ ۴۸ پونڈ سے ۵۸ پونڈ تک ہوتا ہے۔ علاوہ عمارت میں استعمال کرنے کے اس سے آلات کاشتکاری کنوؤں کے سامان۔ کشتیوں کے بعض حصے۔ گاڑیوں۔ ریڑھوں۔ چھکڑوں اور یکّوں کے دُھرے۔ دُھریاں۔ پہیے اور رس نکالنے کے بیلن وغیرہ وغیرہ طیّار کئے جاتے ہیں۔ کیکر کی لکڑی جلتی بھی اچھی ہے چنانچہ محکمۂ ریلوے میں اسکا بہت خرچ رہتا ہے۔ اس کی جڑ اور چھال ادویات میں برتی جاتی ہے نیز اس کی چھال چمڑہ پکانے اور رنگنے کے کام میں آتی ہے۔ علاقہ سندھ میں اس سے ایک سُرخ اور بھوسلا سا رنگ نکالتے ہیں۔ بعض علاقہ میں اس کی چھال سے ایک طرح کا جوشاندہ طیّار کر کے بجائے صابون استعمال کرتے ہیں۔ اس کی پتلی پتلی شاخیں داتون کے لئے کاٹ لی جاتی ہیں۔ اور بڑے بڑے قصبوں اور شہروں میں انکی خاصی تجارت ہوتی ہے۔ اسکے خشک کانٹوں کی کھیتوں کے اِرد گرد

CC0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

اور بعض راستوں پر باڑ لگا دیتے ہیں۔اِس کی پتّیاں اور کچّی پھلیاں چارہ کا کام دیتی ہیں۔مُلکِ افریقہ میں اِس کی پھلیوں سے چمڑہ رنگنے۔کمانے۔اور پکانے کا کام بھی لیا جاتا ہے۔جب پھلیاں زیادہ خشک ہو جاتی ہیں تو اُن سے پکّی سیاہی بناتے ہیں۔اور چھوٹے چھوٹے بچے بطور زیور اُنہیں پاؤں میں پہن لیتے ہیں۔وجہ یہ ہے کہ چلتے وقت پھلیوں کے خشک بیج بجنے لگتے ہیں۔کیکر کے خشک بیج بھی ادویات میں برتے جاتے ہیں۔اِس کے پھُولوں سے شہد کی مکھیاں خُوب شہد اُڑاتی ہیں اور اُس کی اُونچی اُونچی شاخوں پر اپنے چھتّے لگاتی ہیں۔اکثر لڑکے بھی شیریں ہونے کے باعث پھُول چُوستے ہیں ؛

علاقۂ سندھ اور دکن گجرات میں کیکر کے درختوں سے لاکھ زیادہ مقدار میں جمع کی جاتی ہے۔کیکر کا گوند اور گوندوں کی نسبت افضل شمار کیا جاتا ہے۔کاغذات لفافوں اور ٹکٹ چپکانے کے لئے گوند دانیوں میں یہ بہت صرف ہوتا ہے۔نیز رنگنے۔کپڑا چھاپنے اور ادویات کے مصرف میں بکثرت آتا ہے ؛

طریقِ کاشت۔کیکر مارچ اپریل میں پھُول جاتا ہے اور جُون-جولائی میں اِس کے بیج پک جاتے ہیں۔جولائی اگست میں انہیں بلا تامّل بو سکتے ہیں۔جو اراضیات نہروں سے سیراب ہوتی ہیں اُن میں موسم بہار میں بھی بیج بو سکتے ہیں یا پنیری لگا سکتے ہیں۔یہ خیال صحیح

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized...

نہیں ہے کہ کیکر کی پنیری نہیں لگ سکتی۔ البتہ پنیری مٹی کے گولے سمیت اکھاڑنی چاہیئے اور احتیاط رکھیں کہ اُس کی موسلی جڑ کٹنے یا زخمی ہونے نہ پاوے۔ کیکر کی پھلیوں کو بکریاں رغبت کے ساتھ چباتی ہیں۔ اِن میں سے جو بیج گر پڑتے ہیں اُنھیں بھی بو دیا جاتا ہے۔ اکثر گائے کے گوبر کو پتلا کر کے اُس میں بیج ایک دو دن بھگو دیتے ہیں۔ بعد ازاں نکال کر بو دیئے جاتے ہیں۔ بیج اگر زیادہ دیر تک محفوظ رکھنے مدِ نظر ہوں تو اُنھیں پھلیوں کے اندر ہی رہنے دیں اور وقتاً فوقتاً اُنہیں اُلٹتے پلٹتے رہیں +

اگرچہ قلموں سے بھی درخت پیدا ہو جاتے ہیں مگر بیجوں سے بونا بہتر شمار کیا جاتا ہے۔ نئے درختوں کو جبتک تناور نہ ہو جاویں۔ کورے پالے اور جنگلی چوہوں سے گزند پہنچنے کا احتمال رہتا ہے۔ جنگلی چوہے اِس کی جڑ کو میٹھی ہونے کے سبب کھا جاتے ہیں۔ اِس کی نرم چھال کو کبھی کبھی دیمک بھی لگ جایا کرتی ہے۔ مگر فی الجملہ دیمک سے اِس درخت کو چنداں نقصان نہیں پہنچتا۔ جسقدر کہ ابتدا میں سفید کورے اور چوہوں سے اذیت پہنچتی ہے +

یُوں تو کیکر ہر ایک قسم کی زمین میں پیدا ہو جاتا ہے مگر ریتلی یا نیم ریتلی زمینوں میں خُوب ہوتا ہے۔ اگر سخت اور چکنی زمینوں میں بونا مدِ نظر ہو تو پہلے پانچ چھ فٹ کی گہرائی تک زمین کو نرم اور ریت وغیرہ مِلا کر بھر بھری کرا دینا چاہیئے۔ جو زمینیں اوپر سے

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

خشک مگر اندر سے کسی قدر تر ہوتی ہیں ان میں کیکر باسانی بڑھکر گھبردار ہو جاتا ہے۔ دریاؤں یا ندیوں کے کنارے حد سے زیادہ مرطوب زمینوں یا بہت سرد علاقوں میں یہ کم نشو و نما ہوتا ہے بیجوں کے پک کر گرنے سے خود بخود پودے پیدا ہو جاتے ہیں۔ نیز وہ درخت جو زمین کے ہموار کاٹ لیئے جاتے ہیں یا جو کہر اور پالے سے رفتہ رفتہ خشک ہو جاتے ہیں اُن کی جڑوں میں سے نئے ٹونٹے پھوٹ آتے ہیں اور یہی کچھ عرصہ میں تناور درخت نظر آنے لگتے ہیں۔ ذخیروں میں پنیری موسم سرما میں گھاس پھوس ڈالکر بچائی جاتی ہے یا کیاروں میں ناکارہ خار و خس بڑھنے دیا جاتا ہے۔ یہ انہیں سردی سے بہت کچھ محفوظ رکھتا ہے۔ موسم بہار میں خس و خاشاک سے کیاریاں پاک کر دی جاتیں ہیں۔ کیکر کے درخت سڑکوں پر ذخیرہ سے نکالکر لگائے جاتے ہیں۔ بہتر یہ ہے کہ لگانے سے پہلے پنیری کو موسلی جڑ کی نوکیں ذرہ ذرہ کاٹ دی جاویں۔ اگر کیکر محض باڑ کے طور پر لگانا منظور ہو تو اسکی آبپاشی کا خاص خیال رکھیں اور شاخوں کی کٹائی اور چھنگائی زیادہ ہونی چاہیئے تاکہ درخت جھاڑدار ہو سکے +

کیکر کا درخت جس طرح خشک موسم کو اچھی طرح سے برداشت کر سکتا ہے اسی طرح سے تر کو اِس کی پنیری اگر پانی میں غرقاب ہو جاوے مگر اِس کی چوٹیاں پانی سے اوپر رہیں تو چنداں نقصان نہیں پہنچتا

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

بارش کے پانی سے اُس کے بیج بہت جلد پھوٹ آتے ہیں اور خوب بڑھتے ہیں۔ البتہ یک بیک گرمی سردی کی زیادتی اُس کے حق میں مُضر ثابت ہوتی ہے +

اُن زمینوں میں جن میں نہروں کا پانی آتا ہے بیج یا پنیری اُونچی قطاروں پر لگائی جاتی ہے۔ بعض تجربہ کار اصحاب کی رائے ہے کہ زیادہ نہر کے پانی سے درخت بارہ چودہ فٹ بلند ہوکر اور بڑھنے سے رک جاتے ہیں۔ زاں بعد رفتہ رفتہ ضائع ہو جاتے ہیں +

عام کیفیت - ایک صاحب تحریر فرماتے ہیں کہ اصلی صمغ عربی (عربی گوند) اکے شیا ویرا (ACACIA VERA) سے حاصل کیا جاتا ہے اور کیکر کی یہ قسم عرب - مصر اور شمالی افریقہ میں بکثرت پائی جاتی ہے جزائرِ غرب الہند میں کیکر کی ایک قسم موجود ہے۔ جسے اکے شیا فارموسا (ACACIA FARMSA) کہتے ہیں - اس کی لکڑی سبی کو (SABICU) کے نام سے مشہور ہے - یہ دونوں اقسام قابلِ کاشت ہیں +

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

رام ببول

ACACIA A. CUPRESSIFORMIS.

N. O. ... ... LEGUMINOSÆ.

TRIBE ... ... ACACIEÆ.

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
رام ببول - کابلی کیکر	اکے شیا - ارے بیکا - کیوپریسی فارمس (ل)

بیان و استعمال - یہ کیکر سرو کی طرح سیدھا جاتا ہے - اور اس کی شاخیں بھی سرو کی طرح اُس کے تنہ سے ملی ہوتی ہیں - یہ ہندوستان کے قریب قریب تمام حصّوں میں پایا جاتا ہے - صوبۂ بمبئی میں اسے رام ببول کہتے ہیں - اور پنجاب کے اضلاع گجرات - جہلم اور جھنگ میں جہاں یہ بکثرت پیدا ہوتا ہے یہ کابلی کیکر کے نام سے مشہور ہے - اس کی لکڑی تمام اُن کاموں میں جن کا ذکر کیکر کے ضمن میں کیا گیا ہے استعمال کی جاتی ہے - لیکن مضبوطی اور پائداری میں یہ کیکر کی لکڑی سے کم ہوتی ہے +

طریق کاشت - موسم برسات میں بیجوں کے ذریعہ کاشت کر سکتے ہیں +

عام کیفیت - افتادہ اراضیات میں اسکا بو دینا خالی از منفعت نہیں ہو سکتا +

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

کہیر۔ کتّھ کیکر

ACACIA CATECHU

N.O. ... ... LEGUMINOSÆ.

S.O. ... ... MIMOSEÆ.

TRIBE ... ... ACACIEÆ.

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
کہیر۔ کہوٹیرا۔ کتّھ کیکر	اکیے شیا۔ کیٹے چو۔

بیان و استعمال - یہ درخت بھی کیکر کی ایک قسم ہے۔ قد اِس کا میانہ اور تنہ کا لپیٹ پانچ چھ فٹ تک ہوتا ہے +

ڈاکٹر سٹوارٹ صاحب لکھتے ہیں کہ سلسلۂ کوہ ہمالیہ میں یہ تین ہزار فٹ کی بلندی تک پایا جاتا ہے۔ بعض بعض درخت چار ہزار فٹ کی بلندی پر بھی دیکھے گئے ہیں۔ در اصل یہ ہندوستان کے قریب قریب ہر ایک حصّہ میں پیدا ہوتا ہے۔ اِس کی چھال کے نیچے کی لکڑی زردی مائل سفید اور جگر کی لکڑی سیاہ یا سیاہ مائل بہ سُرخی ہوتی ہے۔ فی الحقیقت اِس کی لکڑی نہایت وزنی بڑی پائدار۔ اور انتہا درجہ سخت اور مضبوط ہوتی ہے دیمک گھن وغیرہ موذی کیڑے مکوڑے اِس کے پاس نہیں آنے پاتے۔ یہ عمارت کے کام میں بہت آتی ہے۔ اور اس کے علاوہ آلاتِ کاشتکاری۔ گاڑیاں۔ موسل۔ گنّے اور روئی کے بیلن بیلنوں

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

اور تلواروں کے دستے وغیرہ بھی اِس سے طیّار کئے جاتے ہیں۔
یہ گھروں میں جلانے کی لکڑی کا بھی کام دیتی ہے۔ جہازوں اور
ریلوں میں یہ افراط سے پھُکتی ہے شمالی ہند میں اِس کا کوئلہ بنایا
جاتا ہے۔ اور اِس مطلب کے لئے یہ بہت ہی عُمدہ ثابت
ہوئی ہے۔ ریلوے کے سلیپروں کے لئے بھی یہ لکڑی اعلےٰ
درجہ کی شمار کی جاتی ہے۔ اِس کے جگر کی لکڑی کے چھوٹے چھوٹے
ٹکڑوں کو اُبال کر کتھ نکالتے ہیں جو ایک مشہور تجارتی شئے
ہے۔ ہندوستان میں ہزاروں من کتھّ پان میں لگا کر کھایا جاتا
ہے۔ ادویات۔ بالخصوص مرہموں میں استعمال ہوتا ہے۔ نیز ہر سال
کتھے کی بڑی مقدار یورپ کو کپڑے رنگنے اور چمڑہ کمانے کے
لئے جاتی ہے۔

طریق کاشت۔ بجنسہٖ وہی ہے جو کیکر کے ضمن میں بیان
کیا گیا ہے۔ ندیوں اور دریاؤں کے کنارے ریت میں یہ خوب
پیدا ہوتا ہے اگر سالم درخت کاٹنا ہو تو زمین کے ہموار کاٹنا چاہیئے
اِس طریق سے دوبارہ بہت جلد جڑیں پھوٹ آتی ہیں اور نئے
درخت طیّار ہو جاتے ہیں۔

عام کیفیت۔ علاقہ کمائیوں اور اوَدھ میں اِس درخت کی لکڑی
سے کتھ نکالتے ہیں مگر پنجاب جہاں دامن کوہِ ہمالیہ۔ وادیٔ ستلج
اور اضلاع کانگڑہ۔ گورداسپور و ہزارہ میں یہ بکثرت خود رَو پایا

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digiti...

جاتا ہے۔ جہاں تک معلوم ہوا ہے اس سے کتھ جس کی ممالک غیر میں بھی ہمیشہ مانگ رہتی ہے حاصل نہیں کیا جاتا۔ چونکہ اِس وقت کتھ گراں قیمت ہے اِس لئے وزن بڑھانے کے لئے اِس میں ریت مٹی وغیرہ کی آمیزش بہت زیادہ کی جاتی ہے جب مال زیادہ طیّار ہونے لگے گا تو یہ بات خود بخود دور ہو جاوے گی اور خالص مال کی صاف ظاہر ہے کہ ہر جگہ قدر ہوگی +

اِس درخت کے جڑ کی لکڑی دو رنگوں کی ہوتی ہے ایک ہلکی سُرخ۔ دُوسری سیاہ۔ پس یُوں سمجھنا چاہیئے کہ اوّل الذکر درخت درجۂ اوّل کا ہوتا ہے اور مؤخّر الذکر درجۂ دوم کا۔ جہاں تک ہوسکے اِس درخت کی کاشت کو ترقّی دینا چاہیئے +

پہاڑی کیکر۔ پسّی ببُول۔ ولائتی کیکر

ACACIA FARMESIANA

N.O. ... ... LEGUMINOSÆ.
S. O. ... ... MIMOSEÆ.
TRIBE... ... ACACIEÆ.

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
پہاڑی کیکر۔ پسّی ببُول۔ ببُولا۔ ولائتی کیکر	اکے شیا۔ فرنے سیانا۔

بیان و استعمال۔ کیکر کی یہ قسم جنگلی نہیں ہے۔ بونے اور لگانے

CC0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

سے پیدا ہوتی ہے۔ کوہ ہمالیہ میں پانچ ہزار فٹ کی بلندی تک اسے بو سکتے ہیں۔ زیادہ تر اسے باڑھ کے لئے لگاتے ہیں۔ اور اس مطلب کے لئے یہ قسم نہایت عمدہ ثابت ہوتی ہے۔ موسم سرما میں یہ خوب پھولتی ہے۔ اور اس کے زرد پھولوں سے بہت ہی اچھی خوشبو برآمد ہوتی ہے۔ چنانچہ یورپ میں ان سے نہایت نفیس عطر کھینچا جاتا ہے۔ علاقہ سندھ میں اس کا گوند جمع کیا جاتا ہے اور اسے اور گوندوں کے ساتھ ملاکر فروخت کرتے ہیں۔ اس کی لکڑی کا وزن فی مکعب فٹ ۴۹ پونڈ تک ہوتا ہے +

طریق کاشت۔ موسم برسات میں بیجوں کے ذریعہ پیدا کر سکتے ہیں۔ پانی دینے کی اسے بہت کم ضرورت ہوتی ہے +

عام کیفیت۔ اس کے پھولوں سے جب یوروپ میں عطر کھینچا جاتا ہے اور نہایت گراں قیمت پر بکتا ہے تو کوئی وجہ نہیں ہے کہ یہاں اس کا عطر کیوں نہ کھینچا جاوے۔ زیادہ طیار ہونے پر باہر بھی بھیجا جاسکتا ہے جبکہ یورپ میں اس عطر کی قدر ہے تو یوں سمجھنا چاہیئے کہ یہ شے بڑے نفع کی ہے +

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

پھُلائی

ACACIA MODESTA.

N. O. ... ... LEGUMINOSÆ.

S. O. ... ... MIMOSEÆ.

TRIBE ... ... ACACIEÆ.

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
پھُلاہ - پھُلائی	اکے شیا - موڈسٹا

بیان و استعمال - یہ درخت بھی کیکر کی ایک اعلیٰ قسم ہے - پنجاب میں یہ قریب قریب ہر جگہ کم و بیش پایا جاتا ہے - پہاڑوں میں بھی یہ پیدا ہوتا ہے - لیکن زیادہ بلندی پر دیکھا نہیں جاتا - بالعموم یہ خشک علاقوں اور سخت زمین میں زیادہ پیدا ہوتا ہے اور بعض اوقات بے ڈھنگے طور پر دریاؤں کے کھادر میں بھی اُگتا ہے - لیکن ٹھیک طور پر وہاں نشو و نما نہیں ہوتا - جنگلوں میں پچیس ۲۵ تیس ۳۰ فٹ بلند اور پانچ ۵ چھ ۶ فٹ لپیٹ کے پھُلائی کے درخت عام طور پر پائے جاتے ہیں اور بعض مقامات میں چالیس چالیس فٹ بلند بھی موجود ہیں - اِس لکڑی کی سفیدی (مراد اوپر کی لکڑی) تو جلانے کے لئے اچھی ہے - مگر اُس کی سیاہی (مراد جگر کی لکڑی) لوہے کو مات کرتی ہے - خوبصورت اور بہت

CC0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

پائدار ہوتی ہے۔ عمارت کے سامان۔ آلاتِ کاشتکاری۔ رس نکالنے
کے بیلن۔ اور گاڑیوں کے پہیئے وغیرہ اِس سے زیادہ بنائے جاتے
ہیں۔ اِس کے پتّے اور شگوفے چارہ کا کام دیتے ہیں۔ موسمِ بہار
میں یہ درخت پھولتا ہے۔ اور اِس کے پھول بھی خوشبودار ہوتے
ہیں۔ بعض درختوں سے تھوڑا بہت گوند بھی نکلتا ہے۔ اور اِسے
کیکر کے گوند کے ساتھ ملاکر فروخت کر دیتے ہیں۔ خالص پھلائی
کا گوند ادویات میں برتا جاتا ہے +

طریق کاشت۔ موسمِ برسات میں بیجوں کے ذریعہ اِسے بو سکتے ہیں
عام کیفیت۔ یہ درخت در اصل دیر میں بڑھتا ہے۔ چنانچہ اندازہ
لگایا گیا ہے کہ ایک سال میں بالاوسط ایک فٹ اُونچا ہوتا ہے
باڑ کے لئے اگر اِس کی جھاڑی لگائی جاوے تو مویشیوں وغیرہ
کے روکنے کے لئے بہت کارگر ہوتی ہے۔ پھلائی کے پھولوں
کا عرق بعض پنساری کیوڑے کے ساتھ آمیز کر دیتے ہیں +
اِس کے جگر کی لکڑی کا وزن فی مکعب فٹ ۵۵ پونڈ سے لیکر
۶۲ پونڈ تک ہوتا ہے۔ اگر درخت کو زمین کے ہموار کاٹ لیا
جاوے تو زیر زمین تنہ سے بہت جلد شاخیں برآمد ہوکر از سرِ نو
درخت ہرا ہو جاتا ہے +

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

اولا

ACACIA STIPULATA.

N.O. ... ... LEGUMINOSÆ.
S.O. ... ... MIMOSEÆ.
TRIBE ... ... ACACIEÆ

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
اولا - اوہی	اکے شیا - سٹی پیو لیٹا

بیان و استعمال - کیکر کی یہ قسم ضلع کانگڑہ میں بکثرت پیدا ہوتی ہے اور بعض مقامات میں چھ ہزار فٹ کی بلندی تک پائی جاتی ہے - اس کا پیٹ ۸ فٹ کے قریب ہوتا ہے - اگر یہ درخت میدانوں میں بویا جائے تو بآسانی اور بہت جلد پیدا ہو سکتا ہے - اس کی لکڑی آلاتِ کاشتکاری اور چھتوں کے تختوں میں زیادہ کام آتی ہے +

طریق کاشت - موسم برسات میں اس کے بیج بو سکتے ہیں +

عام کیفیت - ڈاکٹر سٹوارٹ صاحب کی رائے ہے کہ میدانوں میں اسے زیادہ بونا چاہیئے +

CC0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

کرِیل

ACACIA LEUCOPHLEA.

N.O. ... ... LEGUMINOSÆ.
S.O ... ... MEMOSEÆ.
TRIBE .... ACACIEÆ.

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
کرِیل - ٹنیٹ	اکیشیا - لیُوسو فلیا -

بیان و استعمال - یہ درخت زیادہ تر خشک اور ریگستانی علاقوں میں پیدا ہوتا ہے - ڈاکٹر سٹوارٹ صاحب اور گیمبل صاحب فرماتے ہیں کہ اسے جھنڈ بھی کہتے ہیں - ممکن ہے کہ بعض مقامات میں جھنڈ کے نام سے موسوم کرتے ہوں - مگر درحقیقت جھنڈ کا درخت اِس سے بالکل مختلف ہوتا ہے - اِس کا لاطینی نام پروسوپس سپایسیگیرا (PROSOPIS SPICIGERA) ہے - اور اِس کا مفصل بیان حسب موقعہ اِس کتاب میں لکھا جاویگا - ڈاکٹر سٹوارٹ صاحب لکھتے ہیں کہ کریل کا بڑے سے بڑا درخت جو میری نظر سے گذرا ہے وہ چھ فٹ گھیر کا تھا - مگر ساتھ ہی وہ لکھتے ہیں کہ ہمنے سُنا ہے کہ نہر باری دوآب کی ایک چوکی کے نزدیک کریل کا ایک درخت قریب ۹۰ فٹ اُونچا اور

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar

۱۵ فٹ گھیر کا موجود ہے۔ اس کے کچے پھلوں کا جو بالعموم ریٹھے کی گولی کے برابر ہوتے ہیں کئی طرح آچار پڑتا ہے اور پنجاب میں اسے ڈیلوں کا اچار کہتے ہیں۔ پک جانے پر بعض پھلوں کو چوستے ہیں وجہ یہ کہ ان میں کسی قدر مٹھاس ہوتی ہے۔ ڈاکٹر سٹوارٹ صاحب لکھتے ہیں کہ مویشیوں کو کچے پھل بطور چارہ ان مقامات میں دئے جاتے ہیں جہاں یہ درخت کثرت سے پیدا ہوتا ہے۔ اس کی لکڑی جلنے میں اچھی ہوتی ہے۔ چنانچہ ریل کے انجنوں میں بہت جلائی جاتی ہے۔ اس کا کوئلہ بھی اچھا ہوتا ہے۔ ملتان۔ سرسہ اور فیروز پور کی جانب یہ خود بخود بلا تردد پیدا ہو جاتا ہے۔ اسکی لکڑی کی رنگت جوں جوں یہ بڑا ہوتا جاتا ہے۔ بدلتی جاتی ہے۔ ابتداء میں لکڑی کی رنگت سفید ہوتی ہے اور صاف کرنے سے بہت چکنی ہو جاتی ہے۔ جب درخت پرانا ہو جاتا ہے تو اندر کی لکڑی سیاہ اور کھرولی ہو جاتی ہے۔ جگر کی لکڑی نہایت سخت اور مضبوط ہوتی ہے اس سے ہلکے اور آرایشی سامان طیار کئے جاسکتے ہیں۔ بعض اوقات کیڑے مکوڑے بھی اس پر حملہ کرتے ہیں۔ اس کی چھال کئی کاموں میں آتی ہے۔ اس سے ایک قسم کا ریشہ بھی نکلتا ہے جس سے جال اور رسیاں وغیرہ بنائی جاتی ہیں۔ اس کا گوند ادویات کے کام میں آتا ہے

طریق کاشت۔ موسم برسات میں بیجوں سے دسے بو سکتے ہیں۔ درخت کو اگر زمین کے ہموار کاٹ لیا جاوے تو پھر جلد پھوٹ آتا ہے ٭

Haridwar. Digitized by eGangotri

عام کیفیت - ریتلی اور خشک زمینوں میں اسے لگانا چاہیئے۔ اسکی لکڑی آسانی سے جلانے کے مطالب کے لئے فروخت ہو سکتی ہے۔ برسات اور موسم خزاں میں یہ پھولتا ہے اور گرمی کے آغاز میں اسکے پھل پک جاتے ہیں +

کہور۔ کہن سائی کانٹا۔ ببلی۔ بن ریٹھا

ACACIA RUPESTRIS
Do. LENTICULARIS
Do. SUMA
Do. PLANIFRONS
Do. CONCINNA

N.O. ... ... *Leguminosae.*
S.O. ... ... *Mimoseae.*
Tribe ... ... *Acacieae.*

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
کہور - کومتا -	اکے شیا - ریُپ - پس - ٹرس
کہن	اکے شیا - لن - ٹی - کیولرس
سائی کانٹا - موگلی	اکے شیا - سیوما -

CC0, Gurukul Kangri Collection

سیلی ۔	اکے شیا ۔ پلینی ۔ ژنس
بن ریٹھا ۔ ایلا	اکے شیا ۔ کون کتا ۔

بیان و استعمال۔ یہ پانچوں درخت اقسام کیکر میں سے ہیں۔ اور اِن کی لکڑی کم و بیش عمارت اور آلاتِ کاشتکاری وغیرہ طیار کرنے میں استعمال کی جاتی ہے۔ کھوریا کومتا اونچائی میں کم اور نہایت خاردار ہوتا ہے۔ سندھ اور اجمیر کی جانب خشک ریگستانی علاقوں میں زیادہ پیدا ہوتا ہے۔ اِس کی چھال چکنی اور زردی مائل سفید اور لکڑی بھاری اور سخت ہوتی ہے صاف کرنے سے اِسپر بہت جلا آ جاتی ہے۔ اِس کا گوند کیکر کے گوند کے ساتھ مِلا کر فروخت کر دیتے ہیں۔ اور علیحدہ بھی یہ دستیاب ہو سکتا ہے۔ کہن علاقہ کمایوں اور بنگال میں راج محل کی پہاڑیوں پر بکثرت پایا جاتا ہے۔ قد میں اونچا اور خوبصورت ہوتا ہے۔ اور سال بھر برابر سرسبز رہتا ہے۔ سائی کانٹا مونگلی اور کھیر میں (جس سے کتھ نکلتا ہے) عالمان علمِ نباتات فرق نہیں کرتے بلکہ اُسی کی ایک قسم قرار دیتے ہیں۔ بظاہر تمیز یہ ہوتی ہے کہ کیھر کی چھال سیاہ ہوتی ہے اور سائی کانٹے کی سفید۔ یہ درخت بنگال۔ جنوبی ہند۔ ممالکِ متوسط کے بعض اضلاع اور دکن گجرات میں زیادہ پایا جاتا ہے۔ اِس سے بھی کتھ نکلتا ہے اور اِس کی چھال چمڑہ پکانے کے کام میں آتی ہے۔ سیلی ایک چھوٹے قد کا درخت ہوتا ہے اور صوبہ مدراس میں زیادہ پایا جاتا ہے۔ اسکی لکڑی

CC0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

سخت اور مضبوط ہوتی ہے۔ اور اِس سے زیادہ تر آلاتِ کاشتکاری بنائے جاتے ہیں۔ اور یہ جلانے کے کام میں بھی بہت آتا ہے +

بن ریٹھا ہندوستان کے اکثر حصّوں میں سوائے خشک اور ریگستانی علاقوں کے تھوڑا بہت پایا جاتا ہے۔ اِس درخت میں کانٹے بہت زیادہ ہوتے ہیں۔ اِس کے پتّے تُرش ہونے کے سبب کھائے جاتے ہیں۔ اور اِس کی پھلیوں سے سِر کے بال صاف کرتے ہیں +

طریقِ کاشت۔ بیجوں کے ذریعہ اِن درختوں کی موسم برسات میں کاشت کرسکتے ہیں +

عام کیفیت۔ جن علاقوں میں یہ نایاب ہوں وہاں اُنہیں پیدا کرانا چاہیئے۔ بالخصوص **سائی کانٹے** کی کاشت نہایت مُفید ثابت ہوگی

سون کیکر

ACACIA FERRUGINEA

N.O. ... ... LEGUMINOSÆ.
S.O. ... ... MIMOSEÆ.
TRIBE .. ... ACACIEÆ.

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
سون کیکر۔ کیکر۔ کہیر۔	اکے شیا۔ فریوجی نیا۔

CC0, Gurukul Kangri Collection

بیان و استعمال- یہ درخت بہت بڑا ہوتا ہے۔ اس کے جگر کی لکڑی بھوسلی سی ہوتی ہے۔ مگر انتہا درجہ کی سخت اور مضبوط یہاں تک کہ اکیشیا- کیٹے چو (کھیر) کی لکڑی سے بھی یہ سخت ثابت ہوئی ہے۔ شمالی حصہ بنگال- جنوبی ہند اور وسط ہند میں یہ درخت بکثرت پیدا ہوتا ہے۔ اس کی لکڑی عمارات اور آلات کاشتکاری بنانے میں استعمال کی جاتی ہے۔ اس کا گوند بھی کیکر کے گوند کی مانند ہوتا ہے۔ اور یہ بہت کام کی شے ہے +

طریق کاشت- موسم برسات میں بیجوں کے ذریعہ بو سکتے ہیں +

عام کیفیت- چونکہ اس کی لکڑی عمارت کے لئے بہت عمدہ شمار کی جاتی ہے۔ اس لئے اس کی کاشت پر ان علاقوں میں جہاں یہ نایاب یا کمیاب ہو۔ خاص توجہ ہونی چاہیئے۔ اس لکڑی کا وزن فی مکعب فٹ ۷۷ پونڈ تک ہوتا ہے +

مرمتی

ACACIA EBURNEA

N.O. ... ... LEGUMINOSÆ.
S.O. ... ... MIMOSEÆ
TRIBE... ... ACACIEÆ.

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
مرمتی	اکیشیا- ای برنیا-

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

بیان و استعمال۔ یہ درخت قد میں چھوٹا ہوتا ہے اور قریب قریب ہندوستان کے ہر ایک حصّہ میں پایا جاتا ہے۔ اس کی لکڑی سخت اور دیر پا ہوتی ہے۔ اِسے عمارت کے کام میں لاتے ہیں یا اِس سے آلات کاشتکاری وغیرہ طیّار کئے جاتے ہیں +

طریقِ کاشت۔ موسم بہار یا برسات میں بیجوں کے ذریعہ اسکی کاشت کر سکتے ہیں +

عام کیفیت۔ علاقۂ دکن کے جنگلوں میں یہ درخت بکثرت ہوتا ہے۔ اِس کا وزن فی مکعب فٹ ۵۲ پونڈ تک پایا گیا ہے +

ACACIA DEALBATA.
(THE SILVER WATTLE)

N.O. ... ... LEGUMINOSÆ.
S.O. ... ... MIMOSEÆ.
TRIBE .. ... ACACIEÆ.

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
+	سِل ورویٹل (۱) اکے شیا۔ ڈیل بیٹیا۔(۱)

بیان و استعمال۔ مشہور ہے کہ ابتداء میں اِس درخت کو ممالکِ غیر سے لاکر کوہ نیلگری پر لگایا گیا تھا۔ رفتہ رفتہ اِس کی کاشت دیگر علاقجات میں بھی شروع ہو گئی۔ اِس میں بڑی صفت یہ ہے کہ یہ بہت جلد بڑھ جاتا ہے۔ چُنانچہ گیارہ برس کے ایک

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized

درخت کی اُونچائی ۴۶ فٹ ناپی گئی ہے۔ مُلک آسٹریلیا میں اِس کی لکڑی عمارت کے کام میں بہت استعمال کی جاتی ہے۔ اِسکی چھال چمڑہ پکانے اور کمانے کے مصرف میں آتی ہے +

طریق کاشت۔ اِس درخت کی جڑوں میں سے ٹونٹے بافراط پھُوٹتے ہیں۔ اُن سے اِس کی کاشت کو ترقی دیسکتے ہیں۔ کٹے ہوئے درختوں کی جڑیں بھی ہری ہو جاتی ہیں اور پتلی پتلی شاخیں پھُوٹ آتیں ہیں یہ محض جلانے کے کام آسکتی ہیں۔ پس بیجوں کا ٹونٹوں کے ذریعہ اِس کی بآسانی کاشت کی جا سکتی ہے +

عام کیفیت۔ پہاڑوں میں اِس درخت کی کاشت میں پوری کامیابی ہو سکتی ہے۔ میدانوں میں بھی تجربات کر سکتے ہیں +

ACACIA MELANAXYLON.
(AUSTRALIAN BLACKWOOD)

N. O. ... ... LEGUMINOSÆ.
S. O. ... ... MEMOSEÆ.
TRIBE ... ... ACACIEÆ.

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
+	آسٹرلین بلیک وُڈ (ا)
+	اکے شیا میلے ناکسی لن (ل)

بیان و استعمال۔ یہ درخت قد میں بہت بڑا ہوتا ہے۔ کہتے ہیں

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

کہ ۱۸۶۵ء میں ممالک غیر سے لاکر اسے کوہ نیلگری پر لگایا تھا اور اب وہاں کی آب و ہوا اسے خوب موافق آگئی ہے۔اس کے جگر کی لکڑی سرخی مائل سیاہ۔سخت۔پائدار اور خوبصورت ہوتی ہے ۲۰ برس میں اس درخت کی اونچائی قریب ۹۰ فٹ کے ہو جاتی ہے۔ اس کی لکڑی کا وزن فی مکعب فٹ ۳۶ پونڈ سے لیکر ۴۸ پونڈ تک ہوتا ہے۔کوہ نیلگری پر بوجہ دیگر عمدہ درخت موجود ہونے کے اس کی پوری قدر نہیں ہوتی۔مگر ملک آسٹریلیا میں اس کی لکڑی۔الماریاں۔میزیں۔سواری کی گاڑیاں۔ریل گاڑیاں اور آلات کاشتکاری وغیرہ بنانے میں استعمال کی جاتی ہے۔نیز اس کی چھال چمڑا کمانے اور پکانے کے مصرف میں آتی ہے۔

طریق کاشت۔موسم برسات میں بیجوں کے ذریعہ اس کی کاشت کر سکتے ہیں۔بونے سے پہلے بیجوں کو ایک رات پانی میں بھگو رکھنا چاہیئے۔کٹے ہوئے درختوں کی جڑیں دو بارہ اچھی طرح سے ہری نہیں ہوتیں

عام کیفیت۔کوہ کمایوں اور پنجاب کے بعض بعض پہاڑی علاقوں میں یہ درخت لگایا تھا اور اس تجربہ میں کامیابی ہوئی۔

CC0. Gurukul Kangri Collection

ACACIA DECURRENS
(THE COMMON OR BLACK WATTLE)

ACACIA PYCNANTHA
(GOLD OR BROAD LEAF PATTLE)

ACACIA HOMALOPHYLLA
(MYALLWOOD)

N. O. ... ... *Leguminosae.*
S. O. ... ... *Mimosease.*
Tribe ... ... *Acacieae.*

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
+	اکے شیا ڈی کررنس۔ کامن یا بلیک ویٹل۔
+	اکے شیا پائیک۔ نینتھا۔ یا گولڈن ویٹل۔
+	اکے شیا ہومے لو۔ فائیلا۔

بیان و استعمال۔ مشہور ہے کہ مندرجۂ بالا درختوں کی قسمیں ممالکِ غیر سے لاکر ہمارے پہاڑوں پر لگائی گئی ہیں۔ عام طور پر انہیں انگریزی میں "وے ٹل" کہتے ہیں۔ اور ویٹل کی کئی قسمیں ہیں جن میں سے چند ہندوستان میں بھی لگائی گئیں ہیں۔ **"کامن یا بلیک ویٹل"** عام طور پر درمیانہ قد کا درخت ہوتا ہے۔ مگر مرطوب مقامات میں زیادہ بلند ہو جاتا ہے۔ اِس کی لکڑی کا وزن فی مکعب فٹ ۴۵ سے ۴۸ فٹ تک ہوتا ہے اور اب یہ ہندوستان کے کئی حصّوں میں پایا جاتا ہے۔ **"گولڈن ویٹل"** کی چھال چمڑہ پکانے کے لئے نہایت ہی عمدہ ثابت ہوئی ہے اور اُس کا گوند بھی گئی

Haridwar. Digitized by eGangotri

کاموں میں برتا جاتا ہے۔اس کی لکڑی کا وزن فی مکعب فٹ ۵ ر۵۸
پونڈ ہوتا ہے۔ درخت "مے پل وُڈ" قد و قامت میں چھوٹا ہوتا
ہے۔ مگر اِس کی لکڑی بہت مضبوط اور بیہاہ ہوتی ہے اور اس میں
سے تازہ بنفشہ کے پھولوں سی خوشبو آتی ہے ٭

طریقِ کاشت۔ وٹیل کے اقسام کے درخت یوں تو ہر قسم کی
زمینوں میں پیدا ہو جاتے ہیں مگر ایسی زمینوں میں جو بہت سخت
نہوں اور جن میں ریت کا جُزو خاصہ ہو۔ بہت اچھے ہوتے ہیں
نیز یہ نو توڑ زمینوں میں بہت آسانی سے نشو و نما ہو جاتے ہیں
اِن درختوں کو بیجوں کے ذریعہ بونا چاہیئے۔ اور بیجوں کو بونے سے
پہلے معتدل گرم پانی میں دو گھنٹہ تک بھگو دینا ضروری ہے۔
اِس طرح وہ ہفتہ عشرہ میں پھوٹ آتے ہیں ٭

عام کیفیت۔ اِن درختوں کی کاشت کا ہر جگہ تجربہ کرنا خالی
از منفعت ثابت نہیں ہوگا ۔ اعتدال سے زیادہ پانی دینے
سے بیج بجائے پھوٹنے کے جلد سڑ گل جاتے ہیں۔ اِس بارہ میں
خاص احتیاط لازمی ہے ٭

سلبندی

ACER-LAEVIGATUM
(MAPLE.)

N.O. ... ... *Sapindaceae.*
Tribe ... ... *Acerineae.*

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
سلبندی - کچلو	مے پل (ا) ایسر لے - وی کے ٹم +

بیان و استعمال - ایسر کی یوں تو بہت سی قسمیں ہیں مگر خاص ہندوستان میں اس کی چودہ اقسام پائی جاتی ہیں۔ لکڑی کو دیکھ کر اِن قسموں میں تمیز کرنا قریب قریب ناممکن ہے۔ البتہ پتوں سے جداگانہ اقسام کی شناخت ہو سکتی ہے۔ عام طور پر ایسر کی لکڑی چمکدار ہوتی ہے +

کچلو کی لکڑی سفید چمکدار اور سخت ہوتی ہے۔ کوہ ہمالیہ جمنا سے جانب مشرق یہ درخت پانچ ہزار سے لیکر نو ہزار فٹ کی بلندی تک پایا جاتا ہے۔ اِسکی لکڑی کا وزن بالعموم فی مکعب فٹ ۴۳ پونڈ ہوتا ہے۔ پہاڑوں میں اِس کی لکڑی سے زیادہ تر تختے نکالے جاتے ہیں اور اِنہیں عمارت اور چاء کے صندوقچے وغیرہ بنانے کے کام میں لاتے ہیں +

طریق کاشت - موسم برسات میں بیجوں کے ذریعہ اِس کی کاشت باسانی کر سکتے ہیں +

Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

عام کیفیت۔ یہ درخت دیکھنے میں بہت خوبصورت ہوتا ہے مگر موسم خزاں میں اسکے پتے جھڑ جاتے ہیں۔ بہار کے شروع ہوتے ہی نئے نکل آتے ہیں +

کرمولی

ACER OBLONGUM.

N. O. ... ... Sapindaceae.
Tribe ... ... Acerineae.

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
کرمولی	ایسر اوب لانگم (ل)

بیان و استعمال۔ یہ درخت درمیانہ قد کا ہوتا ہے اور اس کی لکڑی سخت اور رنگ میں سُرخی مائل بھوسلی سی ہوتی ہے۔ پہاڑوں میں یہ درخت چھ ہزار فٹ کی بلندی تک پایا جاتا ہے۔ اس کی لکڑی بالعموم وزن میں فی مکعب فٹ ۴۵ پونڈ اترتی ہے۔ اس سے زیادہ تر آلاتِ کاشتکاری بنائے جاتے ہیں اور عمارت کے کام بھی آتی ہے +

طریق کاشت۔ برسات میں بیجوں کے ذریعہ اسکی کاشت کرسکتے ہیں

عام کیفیت۔ یہ درخت وادیٔ ستلج اور گڑھوال علاقۂ کمایوں میں زیادہ پیدا ہوتا ہے۔ پہاڑی اس کی لکڑی سے پانی پینے کے کٹورے بہت بناتے ہیں +

کلَ پتر

ACER PICTUM

N.O. ... ... SAPINDACEÆ.

TRIBE ... ... ACERINEAE.

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
کل پتّر - کنجیلی	ایسر پکٹم -

بیان و استعمال - یہ درخت قد میں میانہ ہوتا ہے اور اُس کی لکڑی سفید اور خاصی مضبوط ہوتی ہے - وزن میں بالعموم فی مکعب فٹ ۳۸ پونڈ سے لیکر ۴۳ پونڈ تک اُترتی ہے - اِس کی لکڑی زیادہ تر عمارات آلاتِ کاشتکاری چار پائیوں کے پائے اور بہنگے بہنگیاں بنانے کے کام آتی ہے - اِس کے پتّے بطور چارہ مویشیوں کو کھلائے جاتے ہیں +

طریقِ کاشت - موسم برسات میں اِسے بیجوں کے ذریعہ کاشت کر سکتے ہیں +

عام کیفیت - علاقۂ ہزارہ - شملہ اور جونسر میں یہ درخت عام طور پر پایا جاتا ہے +

Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

ہلدو

ADINA CARDIFOLIA.

N. O. ... ... RUBIACEÆ.

TRIBE ... NAUCLEEAE

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
ہلدو-ہرڈو- کرم	ایڈینا کارڈی فولیا (ل)

بیان و استعمال - یہ درخت بہت اُونچا ہوتا ہے - اسکی چھال نرم - آدھ انچہ موٹی - سفید - کھُرولی اور اندر کی لکڑی زرد اور خاصی مضبُوط ہوتی ہے - مرطُوب مقامات میں یہ درخت کثرت سے پیدا ہوتا ہے - کوہ ہمالیہ میں جمنا سے جانب شرق تین ہزار فٹ کی بلندی تک پایا جاتا ہے - اِس کی لکڑی کا وزن فی مکعب فٹ ۳۶ پونڈ سے لیکر ۴۹ پونڈ تک ہوتا ہے - صاف کرنے سے یہ لکڑی خُوب چکنی ہو جاتی ہے - اور اِسپر جلا بہت اچھّی آتی ہے - عمارات آلاتِ کاشتکاری - کاٹھ کی چیزیں - میزیں - الماریاں - چارپائیاں - بندوق کے کُندے - کنگھیاں اور ڈونگیاں وغیرہ بنانے میں اِسے زیادہ تر استعمال کرتے ہیں - خراد کا کام بھی اِس سے بہت اچھّا طیّار کیا جاتا ہے +

طریقِ کاشت - موسم برسات میں بیجوں کے ذریعہ اِسکی کاشت

کر سکتے ہیں +

عام کیفیت - اگر اِس لکڑی کو سال بھر باہر پڑا رہنے دیا جاوے اور پھر اُس کی آرائشی چیزیں بنائی جاویں یا عمارت کے کام میں لائی جاوے تو بہت عمدگی متصور ہے - بصورت دیگر بعض اوقات یہ لکڑی کسی قدر خم کھا جاتی ہے اور اُس میں درازیں پڑ جاتی ہیں +

کُوم

ADINA SESSILIFORLIA.

N.O. ... ... RUBIACEAE.

TRIBE .. ... NAUCLEEAE.

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
کُوم	اڈینا - سستی - لی فولیا - (ل)

بیان و استعمال - اِس درخت کی لکڑی زردی مائل بھوسلی ہوتی ہے اور علاقۂ چٹا گانگ میں زیادہ پائی جاتی ہے - اِس کا وزن فی مکعب فٹ بالاوسط ۵۵ پونڈ ہوتا ہے - لکڑی مضبوط ہوتی ہے - اِس لئے عمارت کے کام میں استعمال کی جاتی ہے - جہاں زیادہ ہوتی ہے وہاں اسے جلاتے بھی ہیں +

طریق کاشت - برسات میں بیجوں کے ذریعہ اِسے لگاتے ہیں +

عام کیفیت - علاقۂ چٹا گانگ (بنگال) میں یہ درخت دریاؤں کے

Haridwar. Digitized by eGangotri

کنارے بکثرت پایا جاتا ہے +

کنور - بن کھور

AESCULUS INDICA

THE INDIAN HORSE CHESTNUT.

N.O. ... ... SAPINDACEAE.
TRIDE ... ... SAPINDEAE.

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
کنوُر - بن کھور	انڈین ہارس چیس نٹ (ا)
	ایسکیولس - انڈیکا (ا)

بیان و استعمال - یہ درخت کوہ ہمالیہ میں نیپال کی جانبِ چار ہزار فٹ کی بلندی سے لیکر دس ہزار فٹ کی بلندی تک پایا جاتا ہے - قد میں یہ بہت بڑا ہوتا ہے - اور اِس کی لکڑی اندر سے ہلکی گلابی سی ہوتی ہے - اِس کا وزن فی مکعب فٹ ۳۵ پونڈ تک ہوتا ہے - اِس کی لکڑی کو پہاڑی لوگ عمارات کے کام میں لاتے ہیں اور کاٹھ کی تھالیاں اور رکیبیاں وغیرہ بناتے ہیں - اِس کے پھل اور پتّے مویشیوں کو کھلائے جاتے ہیں - بعض اوقات اِس کے پھلوں کو پہاڑوں کے باشندے پانی میں کچھ دیر بھگو کر اور پھر کسی قدر خشک کر کے چکی میں پیس لیتے ہیں اور کسی دوسرے اناج کے

آٹے کے ساتھ مِلا کر کھاتے ہیں +

طریقِ کاشت۔ موسمِ برسات میں اسے بیجوں کے ذریعہ بو سکتے ہیں

عام کیفیت۔ پنجاب کے اضلاع شملہ۔ کانگڑہ اور ہزارہ میں یہہ خوب پیدا ہوتا ہے +

سَرَس

ALBIZZIA LEBBEK.

N.O. ... ... LEGUMINOSEAE.

S.O. ... ... MEMOSEAE.

TRIBE... ... INGEAE.

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
سرس ۔ سرشا	ال بزیا۔ لبّک (ل)

بیان و استعمال۔ اِس مُلک میں سرس کا درخت قریب قریب ہر جگہ پایا جاتا ہے۔ پہاڑوں میں یہ پانچ ہزار فٹ کی بلندی تک نشو نما ہوتا ہے۔ اس میں بڑی خوبی یہ ہے کہ بہت جلد بڑھ کر خاصّہ سایہ دار درخت بن جاتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ کھیتوں یا کنُوؤں وغیرہ کے قریب جہاں سایہ کی بہت جلد ضرورت ہوتی ہے۔ اِسے لگا دیتے ہیں۔ اِس کے جگر کی لکڑی سیاہ یا سیاہی مائل بھوسلی ہوتی ہے۔ صاف کرنے سے اِسپر خوب جلا آتی ہے اور قریب قریب اُن تمام

Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

کاموں میں استعمال کی جاتی ہے۔ جن میں کیکر کی لکڑی کی جاتی ہے۔ اُس کی چھال کھُردلی اور مٹیالے رنگ کی ہوتی ہے۔ اس کے نیچے کی لکڑی نرم اور سفید ہوتی ہے۔ مگر سیاہی (مُراد جگر کی لکڑی) بہت مضبوط ہوتی ہے۔ وزن فی مکعب فٹ ۵۱ پونڈ سے ۵۵ پونڈ تک بر آمد ہوا ہے۔ اگر اِسے کاٹ کر کچھ عرصہ باہر پڑی رہنے دیں تو مضبوطی میں یہ بہت زیادہ ہو جاتی ہے۔ اہلِ میسُور اِسے ساگوان کے برابر سمجھتے ہیں۔ سرس کی جڑ۔ چھال اور بیج ادویات کے کام میں آتے ہیں۔ اِس کے پتّے بطور چارہ مویشیوں کو کھلائے جاتے ہیں۔ ہری پھلیاں جب خُشک ہو جاتی ہیں تو اُنھیں بھٹّیوں میں کثرت سے جلاتے ہیں۔ اِس کی سفیدی (مُراد اُوپر کی لکڑی) بالعموم جلانے کے کام آتی ہے۔ سرس کے پھُولوں میں نہایت عُمدہ اور بھینی بھینی خوشبُو ہوتی ہے۔ اور اُن کے پھُولنے پر دُور دُور ہوا معطّر ہو جاتی ہے۔ بنز اُن سے شربت طیار کر کے موسمِ گرما میں استعمال کیا جاتا ہے۔ اِس کا گوند پانی میں کم گھُلتا ہے۔ صرف بھگونے سے پھُول جاتا ہے۔ صُوبۂ مدراس میں اِس کی لکڑی سے زیادہ تر کشتیاں بنائی جاتی ہیں +

موسمِ خزاں میں اِسکے پتّے جھڑ جاتے ہیں۔ موسمِ بہار میں نئے نکل آتے ہیں۔ سڑکوں یا عام گزرگاہوں کے قریب اِسے نہیں لگانا چاہیئے۔ اِس کی شاخیں کمزور ہوتی ہیں۔ جب درخت خُشک ہونے

پر آتا ہے تو بہت جلد ہو جاتا ہے۔ تیز ہوا میں بہت سے درخت آناً فاناً اکھڑ جاتے ہیں۔ اِس کی خُشک پھلیوں کی کھڑکھڑاہٹ بعض اوقات خوشگوار نہیں ہوتی +

طریقِ کاشت۔ موسم برسات میں بیجوں یا قلموں کے ذریعہ اِسے جہاں چاہیں بو سکتے ہیں۔ڈاکٹر سٹوارٹ صاحب لکھتے ہیں کہ قلموں کے ذریعہ بُہت آسانی سے لگ سکتا ہے۔ چُنانچہ سرس کے بڑے بڑے ٹہنے کاٹ کر درختوں وغیرہ کی ٹیک کے لیئے لگا دیئے جاتے ہیں اور وہ بہت جلد پھُوٹ آتے ہیں۔جب درخت کی چھنگائی اعتدال سے زیادہ کی جاتی ہے تو اُسے کئی قِسم کے عارضے لاحق ہو جاتے ہیں۔اور کئی قِسم کے مُوذی کیڑے مکوڑے اِس پر حملے کرتے ہیں +

عام کیفیت۔ جہاں بہت جلد سایہ کی ضرورت ہو وہاں اُسے لگا سکتے ہیں۔نیز اُفتادہ زمینوں میں اِس کا لگا دینا خالی از منفعت نہیں ہوگا +

Haridwar. Digitized by eGangotri

باس

ALBIZZIA ODERATISSIMA
N.O. ... ...LEGUMINOSEÆ.
S.O. ... ... MLMOSEAE
TRIBE ... ... INGEÆ.

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
باس ۔ بیرسا	اِل بزیا اوڈے رسے ٹش سی ما دل

بیان و استعمال۔ یہ درخت قد میں بہت اُونچا ہوتا ہے۔ اور تمام اقسامِ سرس میں اِس کی لکڑی بلحاظِ مضبوطی و پائداری درجۂ اوّل کی شمار کی جاتی ہے۔ اِس کے جگر کی لکڑی سُرخی مائل بسیاہ ہوتی ہے اور اِس قدر سخت ہوتی ہے کہ تیز کلھاڑوں کا مُنہ پھیر دیتی ہے۔ پہاڑوں میں یہ درخت تین ہزار فٹ کی بلندی تک پایا جاتا ہے۔ لکڑی کا وزن فی مکعب فٹ ۴۲ پونڈ سے ۶۰ پونڈ تک ہوتا ہے۔ یہ لکڑی قریب قریب اُن تمام مطالب میں استعمال کی جاتی ہے کہ جن میں کیکر کی کی جاتی ہے۔ اِس سے زیادہ تر پلنگ کے پائے۔ آرائشی اسباب اور کولھو وغیرہ بنائے جاتے ہیں صاف کرنے سے اِسپر خوب جلا آجاتی ہے۔ اسکے پتّوں کو مویشی خوب رغبت سے کھاتے ہیں اور اِس کا بھُسلا ساگوند بھی کئی کاموں میں استعمال کیا جاتا ہے ٭

CC0. Gurukul Kangri Collection

طریقِ کاشت۔ موسم برسات میں قلموں کے ذریعہ اسے لگا سکتے ہیں۔ یا بیجوں کے ذریعہ بو سکتے ہیں۔

عام کیفیت۔ اِس کے پھول بھی خوشبودار ہوتے ہیں۔

سفید سرس

ALBIZZIA PROCERA

N.O. ... ... Leguminoseae.
S.O. ... ... Mimoseae.
Tribe... ... Ingeae.

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
سفید سرس۔ وون سرس۔	اِل بزیا پروسی را (ڈل)

بیان و استعمال۔ یہ درخت بہت اونچا ہوتا ہے اور بہت جلد بڑھ جاتا ہے۔ اِس کی چھال سبزی مائل سفید۔ سفید اور چکنی ہوتی ہے۔ اِس کے جگر کی لکڑی بھوسلی۔ چمکدار اور مضبوط نکلتی ہے اِس کا وزن ۴۶ پونڈ سے لیکر ۶۰ پونڈ تک فی مکعب فٹ برآمد ہوا ہے۔ لکڑی بالعموم سیدھی ہوتی ہے۔ اور اِس سے بڑے بڑے سیدھے شہتیر نکلتے ہیں۔ زیادہ تر اِس سے رس نکالنے کے کولھو۔ موسل۔ پہیئے۔ چاء کے صندوق اور آلاتِ کاشتکاری طیّار کئے جاتے ہیں۔ عمارت اور پلوں کے کام میں بھی آتی ہے۔ اور کبھی کبھی اس سے کوئلہ بھی بنا لیا جاتا ہے۔ اِس سے گوند بہت زیادہ مقدار

Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

میں حاصل ہوتا ہے۔ اِس کے پھُول بہت خوشبو دار ہوتے ہیں۔
اور پھلیاں چھوٹی چھوٹی ہوتی ہیں اور یہ خُشک ہوکر عنابی رنگ
کی ہو جاتی ہیں ۔

طریق کاشت۔ موسم برسات میں بیجوں یا قلموں کے ذریعہ
اِس کی کاشت کر سکتے ہیں۔ بیجوں کے درخت تناور ہوتے ہیں ۔

عام کیفیت۔ کوہ ہمالیہ میں یہ درخت زیادہ بلندی پر نہیں پایا
جاتا۔ دامن کوہ میں خوب نشو ونما ہوتا ہے ۔

بجلی مار

ALBIZZIA LUCIDA.

N.O. ... ... *Leguminoseae.*
S.O. ... ... *Mimoseae.*
Tribe ... ... *Ingeae.*

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
بجلی مار	اِل بِز یا لیوسی ڈا (ل)

بیان و استعمال۔ یہ درخت بہت اُونچا۔ خوبصورت اور سایہ دار
ہوتا ہے۔ اِس کے جگر کی لکڑی بھُوسلی اور بہت سخت ہوتی ہے۔
بالعموم اِس کا وزن فی مکعب فٹ ۵۰ پونڈ ہوتا ہے اور یہ قریب
قریب تمام اُن کاموں میں آسکتی ہے کہ جن میں سرس کی لکڑی

استعمال کی جاتی ہے۔ آسام میں اِس درخت سے لاکھ حاصل کرتے ہیں
طریق کاشت بجنسہ وُہی ہے جو سرس کے ضمن میں بیان کیا گیا ہے
عام کیفیت۔ یہ درخت کوہ دارجلنگ کی ترائی میں زیادہ پیدا ہوتا ہے

گُلابی سرس

ALBIZZIA JULIBRISSIN
(PINK SIRIS)

N. O. ... ...*Leguminosae.*
S. O ... ...*Mimoseae.*
Tribe ... ... *Ingeae*

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
گُلابی سرس - لال سرس	اِل بزیا - جُولی - بریزن (ل)

بیان و استعمال۔ اِس قسم کے سرس کا قد چھوٹا ہوتا ہے۔ مگر سایہ گھنا ہوتا ہے۔ اِس کی چھال سیاہی مائل سفید اور جگر کی لکڑی سیاہ اور چمکدار ہوتی ہے۔ نئے اور جوان درختوں کے جگر کی لکڑی سرخی مائل سیاہ ہوتی ہے۔ پہاڑوں میں یہ چار ہزار فٹ کی بلندی تک پایا جاتا ہے۔ ہر جگہ بہت جلد نشو و نما ہو جاتا ہے۔ لکڑی کا وزن بالعموم ۳۴ پونڈ سے لیکر ۵۲ پونڈ تک فی مکعب فٹ نکلتا ہے۔ اِس کی لکڑی زیادہ تر آرایشی اسباب اور میزیں الماریاں وغیرہ بنانے کے کام آتی ہے۔ جسوقت یہ پھولتا ہے تو نہایت خوبصورت معلوم ہوتا

Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

ہے اور بڑی بہار دیتا ہے۔ اِس کے پھُولوں کو گلِ ابریشم کہتے ہیں
اِن میں سے بہُت عُمدہ بھینی بھینی خوشبو آتی ہے +
طریقِ کاشت ۔ موسم برسات میں بیجوں یا قلموں کے ذریعہ اِسے
جہاں چاہیں لگا سکتے ہیں +
عام کیفیت ۔ ایک تجربہ کار صاحب کی رائے ہے کہ خُشک
علاقجات میں یہ بہت جلد پیدا ہو جاتا ہے +

کالا سرس

ALBIZZIA STIPULATA

N. O. ... ... *Leguminoseae.*
S. O. ... ... *Mimoseae.*
Tribe ... ... *Ingeae.*

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
کالا سرس ۔ شام سُندر	اِل بزیا ۔ سٹی پولیٹا ۔

بیان و استعمال ۔ یہ درخت قد میں بہت اُونچا ہوتا ہے جلد
جلد بڑھتا ہے۔ اِس کی چھال شروع میں سفید ہوتی ہے۔ مگر جُوں
جُوں یہ پُرانا ہوتا جاتا ہے۔ سیاہ پڑتی جاتی ہے۔ اِس کے جگر کی
لکڑی بھوسلی چمکدار اور نرم ہوتی ہے۔ پہاڑوں میں یہ چار ہزار فٹ
کی بلندی تک پایا جاتا ہے۔ بڑی خوبی اِس درخت میں یہ ہے کہ

CC0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized

پانچ چھ سالوں میں ہی ایک بڑے ڈیل ڈول کا درخت ہو جاتا ہے۔ اِس کی لکڑی کا وزن فی مکعب فٹ ۳۳ پونڈ سے لیکر ۶۶ پونڈ تک اُترا ہے۔ یہ زیادہ تر آرایشی سامانِ عمارات۔ گاڑیاں اور آلاتِ کاشتکاری طیار کرنے میں استعمال کی جاتی ہے +

بنگال میں اِس سے چاء کے صندُوق اور کوئلہ بناتے ہیں۔ اِس درخت سے گوند بھی بہت نِکلتا ہے اور یہ کئی کاموں میں آتا ہے۔ اسکے پتّے مویشی کو کھلائے جاتے ہیں +

طریقِ کاشت۔ طریقِ کاشت وہی ہے جو سرس کے بارے میں لکھا گیا ہے +

عام کیفیت۔ اہلِ نیپال اِس درخت کے گوند کو کاغذ سازی کے مصرف میں لاتے ہیں +

سِلئی

ALBIZZIA AMARA

N. O. ... ... *Leguminoseae.*
S. O. ... ... *Mimoseae.*
Tribe ... .. *Ingeae.*

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
سِلئی	ال بزیا۔امے را (ل)

بیان و استعمال۔ یہ درخت میانہ قد کا ہوتا ہے مگر اِس کا پھیلاؤ

زیادہ ہوتا ہے۔اِس کے جگر کی لکڑی سُرخی مائل بھوسلی اور انتہا درجہ سخت ہوتی ہے۔زیادہ تر یہ درخت دکن میں پایا جاتا ہے۔لکڑی کا وزن فی مکعب فٹ ۶۱ پونڈ سے لیکر ۷۰ پونڈ تک ہوتا ہے۔ اور یہ بلاشُبہہ مضبوط۔نہایت سخت اور بڑی پائدار ہوتی ہے بعض امُور میں یہ سال اور ساگون کی لکڑی سے بھی سبقت لے گئی ہے۔یہی وجہ ہے کہ اِسے عمارات کے کام میں زیادہ تر استعمال کرتے ہیں۔اِس کی خمدار شاخوں سے بعد دُرستی ہل کا کام لیتے ہیں اِس کے پتّوں سے سر دھوتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اِس سے بال خُوب نکھرتے ہیں۔چُونکہ یہ لکڑی افراط سے پیدا ہوتی ہے۔اِسلئے اِسے جلاتے بھی ہیں۔اِس کی آنچ بندھی ہوئی اور تیز ہوتی ہے +

طریقِ کاشت۔موسم برسات میں بیجوں یا قلموں کے ذریعہ کاشت کرسکتے ہیں +

عام کیفیت۔صُوبہ مدراس میں یہ درخت کثرت سے پایا جاتا ہے چُونکہ عمارات کے لئے اِس کی لکڑی اوّل درجہ کی ثابت ہوئی ہے اِس لئے یہ ہماری خاص توجّہ کا مستحق ہے +

CC0. Gurukul Kangri Collection

ولائتی سرس

ALBIZZIA LOPHANTHA.
N.O. ... ... Leguminoseae.
S.O. ... ... Mimoseae.
Tribe ... ... Ingeae.

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
ولائتی سرس	ال بزیا-لوفین تھا (ل)

بیان و استعمال۔ ولائتی سرس کی نسبت بیان کیا جاتا ہے کہ یہ ممالکِ غیر کا درخت ہے۔ مگر اب ہندوستان کو اِس نے اپنا وطن بنا لیا ہے۔ چنانچہ کوہِ نیلگری پر یہ بافراط پیدا ہوتا ہے۔ رپورٹ محکمہ جنگلات پنجاب کے دیکھنے سے معلوم ہوا کہ پنجاب میں بھی یہ نہایت آسانی کے ساتھ اقامت گزین ہو گیا ہے۔ جن مقامات پر پہلے کسی قسم کے درخت نہیں تھے وہاں اِس نے دیکھتے دیکھتے ہی سرسبز جنگلات کھڑے کر دیئے۔ پنجاب کی پہاڑیوں کی پتھریلی اور ڈھلوان سطحوں پر یہ آسانی سے نشو و نما ہو جاتا ہے۔ اور اکثر مقامات میں پانچ چھ سال کے عرصہ میں ہی اِسکے درخت ۲۰ فٹ تک اُونچے ہو گئے ہیں اور بیج دینے لگے ہیں +

بیرن وان مُولر صاحب لکھتے ہیں کہ اِس درخت پر بیج افراط سے آتے ہیں اور بونے کے بعد بہت جلد پھُوٹ آتے ہیں۔ اُن دیران

Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

قطعات اور خشک جنگلی علاقوں میں جہاں کسی قسم کی روئیدگی نہیں پائی جاتی اور جہاں سایہ کی اشد ضرورت ہوتی ہے وہاں یہ درخت باآسانی تمام لگ جاتا ہے اور پانچ چار سال کے اندر اس کے سایہ تلے طرح طرح کی نباتات پیدا ہونے لگ جاتی ہے۔ اس کی چھال چمڑہ کمانے اور پکانے کے کام میں آتی ہے۔ کچھ عرصہ ہوا ممالک متوسط کے ضلع چاندا میں مسٹر ٹامسن نے اسی قسم کا ایک اور درخت دیکھا تھا جسے وہاں کے باشندے "سلاری" کہتے ہیں۔ یہ قد میں بہت اونچا ہوتا ہے۔ اور اس کی شاخیں خوب چاروں طرف پھیلتی ہیں +

طریق کاشت۔ موسم برسات میں بیجوں یا قلموں کے ذریعہ اس کی کاشت کر سکتے ہیں +

عام کیفیت۔ خشک اور ایسے علاقوں میں جہاں اور درخت کم پیدا ہوتے ہوں اسے لگانے کی پوری کوشش کرنی چاہیئے +

سنتنی

ALSTONIA SCHOLARIS.
N. O. ... ... *Apocyneae*
Tribe ... ... *Plumerieae.*

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
سنتنی	الس ٹونیا۔ سکالرس (ل)

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

بیان و استعمال ۔ یہ درخت بہت اُونچا ہوتا ہے ۔ اور اِسکی چھال سیاہی مائل سفید ہوتی ہے ۔ بنگال اور جنوبی ہند میں بکثرت پیدا ہوتا ہے اور کوہ ہمالیہ میں تین ہزار فٹ کی بلندی تک پایا جاتا ہے ۔ اسکی لکڑی کا وزن فی مکعب فٹ ۲۸ پونڈ سے لیکر ۴۰ پونڈ تک اُترتا ہے ۔ اِس کی لکڑی زیادہ تر الماریاں ۔ میزیں ۔ صندُوق ۔ صندوقچیاں ۔ میان ۔ کاٹھیاں ۔ اور چاء کے صندُوقچے وغیرہ بنانے کے کام میں آتی ہے ۔ اِس کی چھال ادویات میں استعمال کی جاتی ہے ٭

طریق کاشت ۔ بیجوں کے ذریعہ موسم برسات میں اِس کی کاشت کر سکتے ہیں ٭

عام کیفیت ۔ اِس درخت کی شاخوں پہ پتّے بہت خوبصُورت دکھائی دیتے ہیں اِس لیئے زینتِ چمن کے لیئے بھی یہ درخت عین موزوں ہے ۔

سوہاگا

AMOORA ROHITUKA.

N.O. ... ... Meliaceae.
Tribe ... ... Trichilieae.

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
سوہاگا	اموُرا ۔ روہی ۔ ٹوکا ۔ (ل)

بیان و استعمال ۔ یہ درخت دیکھنے میں بہت خوُبصُورت معلوُم ہوتا ہے

Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

اِس کی چھال پتلی - سفید - اور اِس کی لکڑی اندر سے سُرخی مائل مگر بہت مضبوط ہوتی ہے - اِس کا وزن فی مکعب فٹ ۳۶ پونڈ سے لیکر ۴۵ پونڈ تک ہوتا ہے - پہاڑوں میں بھی یہ چھ ہزار فٹ کی بلندی تک پایا جاتا ہے - علاقہ چٹاگانگ میں اِس سے چھوٹی چھوٹی کشتیاں بناتے ہیں اور بنگال میں اِسکے بیجوں سے تیل نکالا جاتا ہے - آرایشی اسباب اور عمارات کے لئے یہ لکڑی عین موزوں ہے

طریق کاشت - موسم برسات میں بیجوں کے ذریعہ اِسے بہ آسانی بو سکتے ہیں +

عام کیفیت - یہ درخت علاوہ خوبصورت ہونے کے سدا سر سبز رہتا ہے +

نتمی

امیری

AMOORA CUCULLATA

" SPECTABILIS.

N. O. ... ... *Meliaceae.*

Tribe ... ... *Trichilieae.*

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
نتمی	امورا - کیوکل لے ٹا (ل)

بیان و استعمال - اوّل الذکر درخت کے جگر کی لکڑی سُرخ - مضبوط

اور بہت پائدار ہوتی ہے اور صاف کرنے سے اس پر خوب جِلا آتی ہے۔ درخت بہت اونچا نہیں ہوتا۔ اور اس کی چھال پتلی اور سفید رنگ کی ہوتی ہے۔ بنگال میں سمندر کے کنارے یہ بکثرت پیدا ہوتا ہے۔ لکڑی کا وزن بالعموم ۴۴ پونڈ فی مکعب فٹ برآمد ہوتا ہے۔ اس سے زیادہ تر آلاتِ کاشتکاری طیار کئے جاتے ہیں۔ عمارات کے کام میں بھی آتی ہے۔ علاقہ سندربن میں چونکہ یہ افراط سے ہوتی ہے۔ اس لئے اسے جلانے میں دریغ نہیں کرتے +

مؤخر الذکر درخت کی لکڑی بھی اندر سے سرخ۔ مضبوط اور چکنی نکلتی ہے۔ آسام کے مرطوب مقامات میں یہ درخت بکثرت پیدا ہوتا ہے۔ اس کی لکڑی کا وزن بالعموم فی مکعب فٹ ۴۸،۵ پونڈ ہوتا ہے اور اس سے زیادہ تر آرایشی سامان صندوقچے اور کشتیاں وغیرہ بناتے ہیں +

طریقِ کاشت۔ دونوں درخت موسم برسات میں بیجوں کے ذریعہ لگائے جاسکتے ہیں +

عام کیفیت۔ اِن درختوں کی اور بھی کئی اقسام ہندوستان میں پائی جاتی ہیں۔ مگر یہ تین جن کا بیان اوپر کیا گیا ہے بہت مشہور ہیں +

Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

بکلی - کالا ڈھوکرا

ANOGEISSUS LATIFOLIA.
,, PENDULA
,, ACUMINATE.

N. O. ... ... *Combretaceae.*
Tribe ... ... *Combreteae.*

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
بکلی - گورا - دھاورا - داؤ - کھردھاوا -	انو جی سس - لے ٹی فولیا -
کالا ڈھوکرا - دھاؤ -	انو جی سس - پن ڈیولا -
چکوا -	انو جی سس - اے کیومی نے ٹا -

بیان و استعمال - درخت بکلی لمبا اور نہایت خوبصورت ہوتا ہے - اسکی چھال سفید چکنی اور اس کے جگر کی لکڑی چمکیلی اور انتہا درجہ سخت ہوتی ہے - کوہ ہمالیہ میں یہ درخت تین ہزار فٹ کی بلندی تک پایا جاتا ہے - نیز وسط ہند اور جنوبی ہند میں بکثرت ہوتا ہے - اس لکڑی کا وزن فی مکعب فٹ ۶۱ پونڈ سے لیکر ۸۰ پونڈ تک نکلتا ہے - سختی اور مضبوطی کی وجہ سے اس لکڑی کی نہایت قدر کی جاتی ہے - بہتر ہے کہ جہانتک ہوسکے اس لکڑی کو خشک رکھا جاوے - پانی سے تر ہوکر یہ حیثیت میں کچھ کم ہو جاتی ہے اور اسکی پائداری میں کچھ فرق آجاتا ہے - باینہمہ ایک صاحب لکھتے ہیں کہ اس لکڑی سے جہاز اور کشتیاں وغیرہ کثرت سے طیار

کی جاتی ہیں۔ نیز آرائشی سامان اور آلات کاشتکاری اِس سے بنائے جاتے ہیں۔ ریلوے میں اسکی لکڑی ٹپٹری کے نیچے بچھانے کے لئے مُفید ثابت ہوئی ہے۔ جہاں یہ درخت افراط سے پیدا ہوتا ہے وہاں اسکی لکڑی کو جلاتے اور کوئلہ بھی بناتے ہیں۔ دونوں کاموں کے لئے یہ اعلےٰ درجہ کی ثابت ہوئی ہے۔ اِس درخت کا گوند کپڑے چھاپنے کے مصرف میں زیادہ آتا ہے۔ اِس کے پتّوں سے چمڑہ پکاتے اور کماتے ہیں ۔

کالا ڈھوکرا۔ یہ درخت میانہ قد کا ہوتا ہے۔ اور اِس کی شاخیں نیچے کو جُھکی ہوئیں نہایت خوبصورت معلوم ہوتی ہیں۔ موسم سرما میں اس کے پتّے تانبے کے رنگ کے ہو جاتے ہیں۔ اِس کے جگر کی لکڑی بہت مضبوط ہوتی ہے اور اِس کا رنگ سیاہی مائل سُرخ ہوتا ہے۔ وزن فی مُکعب فٹ ۵۹ پونڈ تک اُترتا ہے۔ اِس سے آلاتِ کاشتکاری اور آرائشی سامان اچھے بنتے ہیں۔ یہ درخت مالوہ راجپوتانہ اور ممالکِ متوسط میں زیادہ پایا جاتا ہے ۔

چکوا۔ یہ درخت قد میں بہت اُونچا جاتا ہے۔ اِس کی چھال سیاہی مائل سفید اور لکڑی مضبوط ہوتی ہے۔ ممالکِ متوسط۔ چٹاگانگ اور جنوبی ہند میں یہ افراط سے پایا جاتا ہے۔ اِس کی لکڑی کا وزن بالعموم فی مُکعب فٹ ۵۳ پونڈ سے لیکر ۵۷ پونڈ تک نکلتا ہے۔ اِس کے پتّے چمڑہ رنگنے کے کام میں آتے ہیں۔ ایک صاحب لکھتے ہیں کہ اگر اِس کی لکڑی نمی سے محفوظ رہے تو خاصی مضبوط ہوتی

Digitized by eGangotri

ہے۔ صوبۂ مدراس میں اسے تعمیرات کے کام میں استعمال کرتے ہیں +
طریقِ کاشت۔ موسمِ برسات میں بیجوں کے ذریعہ اِن درختوں کی کاشت کر سکتے ہیں +
عام کیفیت۔ اِن درختوں کو تزئینِ باغات کے لئے بھی لگا سکتے ہیں +

کیل

ABIES SMITHIANA.
(HIMALAYAN SPRUCE)
N. O. ... ... Coniferae.
Tribe ... ... Abietineae.

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
کیل ۔ کیلو راؤ۔	ہمالین سپروس ۔ (ل) ابالیس سمتھیانا (ل)

بیان و استعمال۔ ممالکِ یوروپ کا درخت **سپروس فر** جسکا لاطینی نام اُبالِس اکسلسا ہے کوہ ہمالیہ کی **ابالس سمتھیانا** سے بہت مُشابہ ہوتا ہے۔ یہ درخت بہت اُونچا جاتا ہے۔ اور کوہ ہمالیہ میں گیارہ ہزار فٹ کی بلندی تک پایا جاتا ہے۔ ایک درخت جس کی عمر ۳۱۰ برس کی ثابت ہوئی قد و قامت میں ۱۴۲ فٹ بلند نِکلا۔ اِس کی لکڑی کا وزن بالاوسط ۳۰ پونڈ فی مکعب فٹ ہوتا ہے۔ پہاڑوں

CC0. Gurukul Kangri Collection

میں یہ عمارات اور صندوقوں کے تختوں کے کام میں آتا ہے۔ بہنز خانگی استعمال کے لیئے کچھ موٹا کاٹھ کا سامان بھی بنا لیتے ہیں۔ جلانے کے یہ کام کی نہیں ہوتی کیونکہ یہ جلتے وقت بہت چٹختی ہے اور اس کے شرارے دُور دُور تک اُڑتے ہیں۔ علاوہ ازیں یہ بہت جلد جل کر بجھ جاتی ہے۔ مگر اس سے اَن بجھے کوئلے بہت بنائے جاتے ہیں۔ اس کی چھال سے جھونپڑیوں کی چھتیں پاٹ لیتے ہیں۔ اور اکثر پانی کے ڈول بھی بنائے جاتے ہیں۔ اس کے پتّے اور شاخیں بچالی اور کھاد کا کام دیتے ہیں۔ جس جگہ تری ہو اور سایہ اعتدال سے زیادہ نہ ہو وہاں یہ درخت خوب نشو و نما ہوتا ہے +

طریق کاشت۔ موسم خزاں برسات یا بہار میں بیجوں کے ذریعہ اس کی کاشت کرسکتے ہیں۔ بیج ماہ اکتوبر و نومبر میں پک جاتے ہیں۔ درختوں کے قریب بیجوں کے جھڑنے سے پَود پیدا ہو جاتی ہے۔ اسے بھی کام میں لاسکتے ہیں۔ بالعموم بیجوں کو بوکر پنیری طیّار کرلی جاتی ہے۔ جب پودے دو یا چار سال کے ہو جاتے ہیں تو انھیں اُکھاڑ اُکھاڑ کر جہاں لگانا چاہتے ہیں لگا دیتے ہیں +

عام کیفیت۔ یہ درخت پہاڑوں میں خوب پیدا ہوتا ہے +
میدانوں میں زینت چمن کے لئے اسے لگاسکتے ہیں +

Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

راؤ رگھا

ABIES WEBBIANA.
(THE HIMALAYAN SILVER FIR)

N. O. ... ... *Coniferae.*
Tribe ... ... *Abietineae.*

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
راؤ رگھا - ٹرول	ہمالین سلور فر (۱) ابالیس وب یار (ل)

بیان و استعمال - یہ درخت قدو قامت میں بہت بڑا ہوتا ہے - اور سدا سبز رہتا ہے - نئے درختوں کی چھال چکنی اور چاندی کی مانند سفید ہوتی ہے - مگر پرانے درختوں کی چھال بھوسلے رنگ کی ہو جاتی ہے - کوہ ہمالیہ میں تیرہ ہزار (۱۳۰۰۰) فٹ کی بلندی تک یہ درخت پایا جاتا ہے - اِس کی لکڑی کا وزن بالاوسط ۲۹ پونڈ فی مکعب فٹ اُترتا ہے - پہاڑوں میں یہ زیادہ تر چھتیں پاٹنے کے مصرف میں آتی ہے - اگر کھلی جگہ میں رہے تو دیر پا نہیں ہوتی - اِس کی چھال جھونپڑیوں کی چھتوں کے لئے استعمال کی جاتی ہے اور اِس کے پتے موسم سرما میں چارہ اور بچالی کا کام دیتے ہیں ⁂

طریق کاشت - بجنسہ وہی ہے جو کیل کے بارہ میں لکھا گیا ہے ⁂

عام کیفیت - یہ درخت یوروپ کے سِلور فر کے (جسے ابائیس

CC0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

پک ٹی نٹیا کہتے ہیں) بہت مُشابہ ہے +

بے لنجی

ACROCARPUS,FRAXINIFOLIUS

N. O. ... ... Leguminosae.

Tribe ... ... Eucaesapinieae.

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
بے لنجی ۔	اک رو کارپس۔ فرکزی نی فو لی اس ۔

بیان و استعمال۔ یہ درخت قد میں بہت اُونچا ہوتا ہے۔اور موسم خزاں میں اِس کے پتّے جھڑ جاتے ہیں۔ اِس کے جگر کی لکڑی ہلکے سُرخ رنگ کی ہوتی ہے۔اور مضبوط لکڑیوں میں شمار کی جاتی ہے۔مشرقی کوہ ہمالیہ میں یہ درخت چار ہزار فٹ کی بلندی تک پایا جاتا ہے۔اِس کی لکڑی کا وزن بالاَوسط ۳۹ پونڈ فی مکعب فٹ اُترتا ہے۔کوہ دار جلنگ میں چاء کے سَوداگر اس کی لکڑی سے چاء کے صندُوق بنواتے ہیں۔صُوبۂ مدراس میں اِس سے اثاث البیت کے علاوہ عمارتی اور آرائشی سامان تیّار کئِے جاتے ہیں +

طریق کاشت۔ موسم بہار یا برسات میں اِسے بیجوں کے ذریعہ لگا سکتے ہیں۔ درختوں کے کاٹنے کے بعد جڑیں بہت جلد پھُوٹ آتی ہیں +

...tion, Haridwar, Digitized by eGangotri

عام کیفیت۔ در اصل یہ درخت نہایت خوشنما ہوتا ہے اور تھوڑے ہی عرصہ میں بلند قامت ہو جاتا ہے بدینوجہ تزئین باغات کے لیئے عین موزوں ہے۔

گورکھ املی

ADANSONIA DIGITATA.
(BAOBAB TREE)

N.O ... ... Malvaceae.
Tribe... ... Bombaceae.

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
گورکھ املی۔ کلپ برکھش	باؤباب ٹری (ا) اڈن سونیا۔ ڈیجی ٹیٹا (ل)

بیان و استعمال۔ در اصل اِس درخت کی لکڑی خاص تعریف کے قابل نہیں ہو سکتی مگر اِس کی اور تمام چیزیں قیمتی اور نہایت کار آمد ہوتیں ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ اِس کتاب میں جگہ دیگئی ہے۔

گزشتہ کئی صدیوں سے یہ بات نہایت وثوق کے ساتھ بیان کی جاتی تھی اور بلا حجت تسلیم بھی کی جاتی تھی کہ اِس درخت کے برابر تمام دنیا میں کوئی درخت بڑا اور گھیر دار نہیں ہوتا۔ مگر زمانہ حال میں بعض سیاحوں نے یہ ظاہر کیا ہے کہ علاقہ کیلی فورنیا میں درخت (ویلنگٹونیا جائی گنٹا) اور علاقہ آسٹریلیا میں درخت

CC0. Gurukul Kangri Collection

(یوکلپٹی) درخت باؤ باب سے بڑے ہوتے ہیں۔مگر ابھی تک عام
طور پر یہ بیان تسلیم نہیں کیا جاتا۔ وجہ یہ ہے کہ عالمان علم نباتات
کی رائے یہ ہے کہ یہ دونوں درخت اُونچائی میں باؤ باب سے کسی
قدر زیادہ ہوتے ہیں مگر گھیر میں ہرگز اِس سے زیادہ نہیں ہوسکتے
بہت سے نامی گرامی سیّاح جن کی تحریریں بطور سند تسلیم کی جاتی
ہیں۔ اِس امر پر متفق الرائے ہیں کہ یہ درخت بہت بڑی عُمر کا
ہوتا ہے۔چنانچہ تحقیق طور پر واضح ہوا ہے کہ ایک درخت علاقہ
سینگال میں (۵۱۵۰) سال کی عُمر کا موجُود ہے۔اِس درخت کو
ملک فرانس کے ایک مشہُور و معروف سیاح اور عالم علم نباتات
مچل اڈنسن نے علاقۂ سینگال میں دریافت کیا تھا اور اسکا نام
اپنے نام پر اڈنسونیا رکھا + صاحب موصُوف تحریر فرماتے ہیں کہ
اِس درخت پر دو سیّاحوں کے نام معہ سنہ وسال کھدُے ہوئے
تھے۔جن سے پایا جاتا تھا کہ ایک سیاح کا اِس درخت کے نیچے
چودھویں صدی میں گزر ہوا تھا اور دُوسرے کا پندرہویں صدی
میں۔غالبًا وہ صِرف سیّاح ہی تھے۔ورنہ ایم اڈنسن سے پہلے
اِس درخت کا نام عِلم نباتات کی کتابوں میں مُندرج ہوتا۔ایک
صاحب رقمطراز ہیں کہ یہ درخت حضرت نوُح کے زمانہ کے طوفان
میں بھی موجُود تھا۔ہمبولٹ نامی ایک مشہُور سیّاح لکھتا ہے کہ
کرۂ زمین پر اِس سے زیادہ بڑی عُمر کا اور کوئی درخت نہیں پایا

Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

پایا جاتا۔ ہندوستان میں بھی یہ درخت بہت بڑا ہوتا ہے۔چنانچہ کلکتہ کے رائل بوٹانک گارڈنز (سرکاری باغ) میں کئی باؤ باب کے بڑے بڑے درخت موجود ہیں ساون بھادوں میں اِن کی بہار دیکھنے کے قابل ہوتی ہے۔تمام درخت خوبصورت پتّوں سے ہرے بھرے نظر آتے ہیں اور اِن پر خوشنما پھول کِھلے ہوئے ہوتے ہیں اِن سے اعتدال سے زیادہ پکے ہوئے سنگترے سی خوشبو بر آمد ہوتی ہے۔ اِس کی لکڑی زیادہ مضبوط نہیں ہوتی۔یہی وجہ ہے کہ اکثر کیڑے مکوڑے اِس کے تنہ کو کئی جگہ سے کھوکھل کر دیتے ہیں اِس کی چھال بہت نرم و نازک ہوتی ہے۔جس سے ریشہ نکال کر رسّے بنائے جاتے ہیں۔ علاقہ سینگال میں باؤ باب کے ریشہ سے کپڑا بنتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اِس کا کپڑا بہت مضبوط ہوتا ہے۔ہندوستان میں اسکے ریشہ سے پائدار اور خوبصورت چٹائیاں وغیرہ بنائی جاتی ہیں۔مشرقی سواحِل افریقہ پر وہاں کے باشندے اِس کے پتّوں کا سفوف اپنے کھانے کے ساتھ مِلاکر کھاتے ہیں۔اور کہتے ہیں کہ اِسکے استعمال سے پسینہ کم آتا ہے اور تمازتِ آفتاب سے بہت کچھ محفوظ رہتے ہیں۔ گویا یہ سفوف ٹھنڈائی کا کام دیتا ہے۔اِس کے پھل چھوٹی لوکی کی مانند ہوتے ہیں اور اِن کے بیج ادویات میں کام آتے ہیں۔ پکے ہوئے پھل کھائے جاتے ہیں اور بیجوں کی دُور دُور تک تجارت ہوتی ہے۔ کہتے ہیں کہ مُتعدی اقسام کے بُخاروں کے دفعیہ کے لیئے یہ

CC0. Gurukul Kangri Collection

اکسیر کی تاثیر رکھتے ہیں۔ افریقہ کے بعض علاقوں میں اِس کے پھل اور اِس کی چھال کی راکھ کو تیل میں مِلاکر بطور صابون استعمال کرتے ہیں۔ صوبۂ مدراس۔ بمبئی اور ممالک متوسط میں یہ درخت زیادہ پایا جاتا ہے۔ ضلع گوڑگانوہ میں بھی اِس کے چند درخت دیکھے گئے ہیں +

طریق کاشت۔ موسم برسات میں بیجوں کے ذریعہ اسے بہ آسانی تمام بو سکتے ہیں +

عام کیفیت۔ چونکہ یہ درخت بہت جلد بڑھ جاتا ہے اور اِس کا سایہ بہت گھنا ہوتا ہے۔ اِس لئے لق و دق میدانوں میں اِس کی کاشت کے لگاتار تجربات ہونے چاہئیں +

رکت چندن

ADENANTHERA PAVONINA

N.O. ... ... *Leguminosae.*
S.O. ... ... *Mimoseae.*
Tribe ... .. *Adena.ntherea*

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
رکت چندن ۔ رنجن	اڈینے نن تھیرا۔ پے وونائی نا (ل)

بیان و استعمال۔ یہ درخت صوبۂ مدراس اور بنگال میں بکثرت پیدا ہوتا ہے۔ اِس کی چھال سفید اور جگر کی لکڑی مضبوط اور سُرخ ہوتی ہے لکڑی کا وزن ۵۵ پونڈ فی مکعب فٹ تک بر آمد ہوا ہے۔ یہ لکڑی

Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

زیادہ تر عمارات - آرائشی اسباب اور میزیں الماریاں وغیرہ بنانے کے
مصرف میں آتی ہے - اِسے گھسنے سے سُرخ رنگ بر آمد ہوتا ہے - اِس
کے تخم بطور زیور مالا بناکر پہننے جاتے ہیں - سُنار اور صراف وغیرہ اِن
سے وزن کرنے کا کام بھی لیتے ہیں - نیز اِن سے تیل بھی نکلتا ہے +

طریقِ کاشت - موسم برسات میں بیجوں کے ذریعہ آسانی سے اِس
درخت کی کاشت کرسکتے ہیں +

عام کیفیت - چونکہ اِس درخت کی ہر شے کار آمد اور تجارتی ہے
اِس لئے اِس کی کاشت کو ترقی دینی چاہیئے +

بیل

AEGLE MARMELOS.
(THE BAEL TREE)

N. O. ... ... *Rutaceae.*
Tribe ... ... *Aurantieae.*

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
بیل - بیلگری	اَیگل مارمے لوز (ل)

بیان و استعمال - بیل کا درخت ایک مشہور درخت ہے اور قریب
قریب ہر جگہ کم و بیش پایا جاتا ہے - اِس کی لکڑی گو مضبوط ہوتی
ہے مگر اِسپر کیڑے مکوڑے زیادہ حملہ کرتے ہیں - تازہ لکڑی کو چیرنے

CC0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized

سے بہت تیز خوشبو نکلتی ہے۔ لکڑی کا وزن فی مکعب فٹ ۶۲ پونڈ تک ہوتا ہے۔ اس سے عمارات کے سامان۔ آلاتِ کاشتکاری۔ نیشکر کے کولھو۔ پہیّوں کی نابھیں اور مُوسل وغیرہ تیّار کئے جاتے ہیں۔ بیل کا پھل جسے بیلگری کہتے ہیں بہت بڑا ہوتا ہے۔ اس کے خول سے نسوار دانیوں اور ادویات رکھنے کے ڈبّوں کا کام لیا جاتا ہے۔ خُوب پکے ہوئے بیل کا مغز نہایت سُرخ خوشبو دار اور شیریں ہوتا ہے۔ اگر اسے حلوائے بے دُود کہا جاوے تو بہت صحیح ہے۔ اس سے شربت بھی طیار کیا جاتا ہے۔ ڈاکٹر اور دیسی اطبّاء اسے کثرت سے بطور ادویات استعمال کراتے ہیں اور اسکا مُربّہ بھی بہت اچھا بنتا ہے +

طریقِ کاشت۔ موسم برسات میں بیجوں کے ذریعہ اسے لگا سکتے ہیں +

عام کیفیت۔ ہندوستان کے کئی جنگلوں میں یہ کثرت سے خودرَو پایا جاتا ہے۔ ایک ڈاکٹر صاحب نہایت افسوس کے ساتھ تحریر فرماتے ہیں کہ بیلگری کی جیسی کہ چاہیئے ہندوستان میں قدر نہیں کی جاتی۔ کئی امراض میں یہ اکسیر کا حکم رکھتی ہے۔ مگر اہلِ ہند خاص ترکیب کے ساتھ اس کے مغز کو ترو تازہ نہیں رکھتے۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ بوقتِ ضرورت انگریزی دوا فروشوں کی دُکانوں سے اسے نہایت گراں قیمت پہ خریدنا پڑتا ہے اہلِ یورپ اسے آنچ پر خشک کرکے بطورِ ادویہ دیگر ممالک کو بھیجتے ہیں اس طرح سے اسکے بہت سے قیمتی اجزاء خارج ہو جاتے ہیں۔ اگر اہلِ ہند اس کی قدر کریں تو فوائدِ کثیر حاصل کرسکتے ہیں۔ اس کے مغز میں

Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

شکر کا جزو بہت زیادہ ہوتا ہے +

شونڈل

AFZELIA BIJUGA.

N. O. ... ... *Leguminosae.*
S. O. ... ... *Caesalpiniede.*
Tribe... ... *Amhetstieae.*

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
شونڈل	افزیلیا - بائی جوگا (ل)

بیان و استعمال - یہ درخت درمیانہ قد کا ہوتا ہے - اور سدا سبز رہتا ہے - اس کے جگر کی لکڑی مضبوط - سخت اور سرخی مائل بھوسلی سی ہوتی ہے - بنگال کے سندربن میں یہ درخت زیادہ پیدا ہوتا ہے - نئے درختوں کی لکڑی کا وزن فی مکعب فٹ ۳۶ سے ۴۲ پونڈ تک ہوتا ہے - اور پرانے درختوں کی لکڑی کا وزن فی مکعب فٹ ۴۵ سے لیکر ۴۹ پونڈ تک برآمد ہوا ہے - درحقیقت یہ قیمتی لکڑی شمار کی جاتی ہے - عمارات اور پلوں کی تعمیر میں اسے زیادہ تر استعمال کرتے ہیں +

طریق کاشت - موسم برسات یا بہار میں بیجوں کے ذریعہ اسے لگا سکتے ہیں +

CC0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digiti...

عام کیفیت۔ اِس درخت کی چھال بہت پتلی اور سفید ہوتی ہے اور اُتارنے سے باریک کاغذ کے ورقوں کی طرح اترتی ہے +

مہا رُوکھ

AILANTHUS GLANDULOSA.

Do. Do. EXCELSA.

N.O. ... ... *Simarubeae.*

Tribe ... ... *Simarubeae.*

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
مہا رُوکھ	ایلن تھس۔ گلینڈولوسا (ل)
	ایلین تھس اکسلسا (ل)

+

بیان و استعمال۔ اوّل الذکر درخت ایک بلند قامت درخت ہوتا ہے اور شمالی ہند کے بعض بعض مقامات میں پایا جاتا ہے۔ یہ درخت بہت جلد بڑھ جاتا ہے اور اِس کی جڑ میں سے بکثرت ٹوٹنے پھُوٹتے ہیں جن سے اگر چاہیں تو جنگل کھڑے کر سکتے ہیں۔ مُلک فرانس میں اِسے خشک بیابان اور پتھریلی پہاڑیوں کو سر سبز کرنے کے لیئے کام میں لاتے ہیں۔ خوبصورتی کے لحاظ سے کہیں کہیں اِسے باغیچوں میں بھی لگا دیا جاتا ہے۔ ایلین تھس۔ اکسلسا (یا۔مہا رُوکھ) بھی بہت اُونچا جاتا ہے۔وسط ہند اور صوبۂ مدراس میں

CC0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

بکثرت پیدا ہوتا ہے۔اِس کی لکڑی کا وزن فی مکعب فٹ ۲۸ پونڈ تک اُترتا ہے۔اِس سے آرائیشی سامان ڈونگیاں اور تلواروں وغیرہ کے دستے بنائے جاتے ہیں۔اِس کی چھال خوشبو دار ہوتی ہے اور ادویات میں استعمال کی جاتی ہے +

طریق کاشت۔اوّل الذکر درخت کو موسم برسات میں ٹونٹوں کے ذریعہ کاشت کرسکتے ہیں۔نیز بیجوں کے ذریعہ بھی اِن دونوں کو پیدا کرسکتے ہیں +

عام کیفیت۔اوّل الذکر درخت مُلکِ جاپان میں بکثرت ہوتا ہے +

اکولا

ALANGIUM LAMARCKII.

N. O. ... ... *Cornaceae.*

Section ... ... *With hermaphrodite flowers.*

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
اکولا	الن گی ام ۔ لیمار کی۔

بیان و استعمال۔اِس پست قد درخت کی جگر کی لکڑی سخت اور مضبوط ہوتی ہے۔اور اِس کا رنگ بھوسلا ہوتا ہے۔ صوبۂ مدراس۔بنگال۔ اودھ۔وسطِ ہند اور دریائے گنگ سے جانب شمال

CC0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

کوہ ہمالیہ کے دامن میں یہ درخت بکثرت پیدا ہوتا ہے۔لکڑی کا وزن
فی مکعب فٹ ۴۹ پونڈ کے قریب نکلتا ہے۔اس سے زیادہ تر کولھو۔
موسل۔آلاتِ کاشتکاری اور آرائشی سامان بنائے جاتے ہیں۔نیز یہ
جلانے کے کام میں بھی آتی ہے۔اس کا پھل کھایا جاتا ہے اور
چھال ادویات کے مصرف میں آتی ہے +

طریق کاشت۔موسم برسات میں بیجوں کے ذریعہ اسے لگا سکتے ہیں۔

عام کیفیت۔دامنِ کوہ ہمالیہ میں یہ درخت خود رو پایا جاتا ہے۔کاٹنے
کے بعد اس کی جڑیں بہت جلد ہری ہو جاتی ہیں +

سرولی

ALNUS NITIDA.

N.O. ... ... *Betulaceae*
Genera ... ... *Alnus.*

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
سرولی۔سوالی	ال نس۔نائی ٹی ڈا (ل)

بیان و استعمال۔یہ درخت کشیدہ قامت ہوتا ہے۔اور کوہ ہمالیہ
واقع پنجاب میں نو ہزار فٹ کی بلندی تک پایا جاتا ہے۔بہت جلد
بڑھتا ہے۔لکڑی اندر سے سُرخی مائل سفید ہوتی ہے اس کا وزن
فی مکعب فٹ ۲۸ سے ۳۱ پونڈ تک نکلتا ہے۔اس کی لکڑی زیادہ تر

Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

چار پائیاں۔ پلنگ وغیرہ بنانے کے کام میں آتی ہے۔آلات کاشتکاری اور آرایشی سامان بھی اِس سے اچھے بن سکتے ہیں۔ اِس کی چھال رنگ دیتی ہے۔اور اِس سے چمڑہ بھی پکایا جاتا ہے +

طریقِ کاشت۔ موسم برسات یا بہار میں بیجوں کے ذریعہ اِس کی کاشت کرسکتے ہیں +

عام کیفیت۔ یورپ میں اِسی قسم کے دو مشہور درخت ہوتے ہیں جنہیں انگریزی زبان میں "ایلڈر" کہتے ہیں +

وی وے رے نا

ALSEODAPHNE SEMECARPIFOLIA

N. O. ... ... Lauraceae.
Tribe ... ... Perseaceae.

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
وی وے رے نا (نام سنگھالی)	ال سی او ڈیفنی۔ سمی کارپی فولیا (ل)

بیان و استعمال۔ ہندوستان میں یہ درخت مغربی گھاٹ پر بکثرت پیدا ہوتا ہے۔اِس کا ٹھیک نام تحقیق نہیں ہوا۔ مغربی گھاٹ پر اِس کی لکڑی کی بہت قدر کی جاتی ہے۔ وجہ یہ ہے کہ اسے کسی قِسم کا کیڑا نہیں لگتا۔اِس کا رنگ اندر سے زرد ہوتا ہے۔ زیادہ تر اِسے عمارات اور کشتیاں وغیرہ بنانے کے کام میں لاتے ہیں +

CC0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

طریقِ کاشت - موسمِ برسات یا بہار میں بیجوں کے ذریعہ اِسے لگاتے ہیں +
عام کیفیت - اِسی قسم کا ایک درخت علاقۂ آسام میں پیدا ہوتا ہے جسے وہاں کے باشندے "ڈو کی پوما" کہتے ہیں +

نتاوُل

ANTIARIS TOXICARIA.
(THE UPASTREE)

N. O. ... ... Urticaceae.
Tribe ... ... Ocmedieae.

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
نتاوُل - جسُوند	(اُپس ٹری) انٹی ایرس ٹاکزی کے ریا(ل)

بیان و استعمال - یہ درخت بہت اُونچا ہوتا ہے - بالعموم ڈھائی سو فٹ کی بلندی تک پُہنچ جاتا ہے - اِس کے تنہ کا گھیر بھی بہت بڑا ہوتا ہے - علاقہ مغربی گھاٹ پر زیادہ پایا جاتا ہے - اِس کی لکڑی نرم ہوتی ہے اور اس کا وزن فی مکعب فٹ قریب ۲۵ پونڈ کے اُترتا ہے - آرائشی سامان اِس سے بہت اچھا طیار ہوسکتا ہے - اسکی چھال کے نیچے کے حصّہ سے نہایت مضبوط ریشہ برآمد ہوتا ہے جس سے پائدار اور مضبوط رسّے بٹے جاتے ہیں - نیز اسکی موٹی موٹی شاخوں کی چھال سالم اُتار لی جاتی ہے - اور اِس سے چاولوں کی بوریوں کا کام لیتے

Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

ہیں۔ نیز اِس درخت سے ایک قسم کی زہریلی رال نکلتی ہے جس سے تیروں کے سرے زہر آلود کئے جاتے ہیں +

طریق کاشت۔ موسم بہار یا برسات میں بیجوں کے ذریعہ اسے لگا سکتے ہیں

عام کیفیت۔ یہ درخت سدا سبز رہتا ہے اور بہت جلد بڑھ جاتا ہے

کاجو

ANACARDIUM OCCIDANTALE.

(THE CASHEW NUT TREE)

N. O. .. ... *Anacardiaceae.*

Tribe ... ... *Anacardieae.*

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
کاجو۔ کاجو پھل۔	کیشونٹ ٹری (ا) اناکارڈی ام۔ آکسی ڈن ٹیل (ل)

بیان و استعمال۔ کاجو کا درخت چھوٹے قد کا ہوتا ہے۔ اِس کی چھال بہت کھُردلی ہوتی ہے۔ اور اندر سے لکڑی سُرخ نِکلتی ہے اُس کا وزن فی مکعب فٹ ۳۸ سے لیکر ۳۹ پونڈ تک فی مکعب فٹ اُترتا ہے۔ اِس سے مال بھرنے کے صندوق۔ آرائشی سامان۔ کشتیاں اور کوئلہ زیادہ بنایا جاتا ہے۔ اِس کی گری کو بھُون کر کھاتے ہیں۔ نیز اِس سے بادام روغن کی مانند زرد رنگ کا تیل بھی نکالا جاتا ہے۔ پھل کی ڈیولی سے سیاہ تیل اور ایک قسم کا تیزاب بھی برآمد ہوتا ہے۔ یہ سیاہ تیل بہت تیز ہوتا ہے چنانچہ اِس کے

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

لگتے ہی چھالے پڑ جاتے ہیں۔ یہ ادویات میں کام آتا ہے۔ نیز خاص ترکیب سے کاٹھ کے کام اور مجلّد کتابوں پر دیمک اور کیڑوں وغیرہ کے دفعیہ کی غرض سے لگایا جاتا ہے +

طریقِ کاشت۔ موسم برسات یا بہار میں بیجوں کے ذریعہ اِسے لگا سکتے ہیں +

عام کیفیت۔ یہ درخت صُوبۂ مدراس۔ علاقہ چٹا گانگ اور تناسرم وغیرہ میں بکثرت پیدا ہوتا ہے +

کدم

ANTHOCEPHALUS CADAMBA.

N.O. ... ... *Rubiaceae.*

Tribe ... ... *Nauclceae.*

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
کدم ۔ کرم	ان تھوسی فے لس ۔ کدمیا

بیان و استعمال۔ یہ درخت قد میں بہت بڑا ہوتا ہے۔ اِسکی چھال سفید اور اندر کی لکڑی زردی مائل سفید ہوتی ہے۔ موسم خزاں میں اِسکے پتے جھڑ جاتے ہیں۔ شمالی ہند میں اسے تزئینِ باغ کے لئے لگاتے ہیں۔ اِس کی لکڑی کا وزن فی مکعب فٹ ۳۲ سے لیکر ۵۰ پونڈ تک اُترتا ہے۔ بعض مقامات میں اِس کی لکڑی

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

عمارات کے کام میں لائی جاتی ہے۔ ورنہ بالعموم کوہ دار جلنگ اور آسام میں اِس سے چاء کے صندوق بنائے جاتے ہیں۔ نیز اس سے کئی طرح کا آرائیشی سامان بھی طیّار کیا جاتا ہے۔ اِس کے پھُول خوبصُورت ہوتے ہیں۔ اور اِس کے پھل جب خُوب پک جاتے ہیں تو کھائے جاتے ہیں +

طریقِ کاشت۔ موسم برسات یا بہار میں بیجوں کے ذریعہ اِسے لگا سکتے ہیں

عام کیفیت۔ صُوبۂ بنگال میں اِسے زیادہ تر سایہ کی غرض سے لگاتے ہیں +

جمب

ANTIDESMA GHÆSEMBILLA.

N. O. ... ... Euphorbiaceae.
Tribe ... ... Phyllantheae.

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
جمب	ان ٹی ڈیسما۔ گھے سم بی لا۔

بیان و استعمال۔ یہ درخت قد میں چھوٹا ہوتا ہے۔ اِس کی چھال زردی مائل بھُوسلی اور اِس کے جگر کی لکڑی سیاہ اور مضبُوط ہوتی ہے۔ اِس سے آلاتِ کاشتکاری اور کئی طرح کے آرائیشی سامان طیّار کئے جاتے ہیں۔ لکڑی کا وزن بالعمُوم فی مکعب فٹ ۴۹ پونڈ اُترتا ہے۔ بنگال میں اِس کے پتّے کھائے جاتے ہیں +

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

طریقِ کاشت۔ موسم برسات میں بیجوں کے ذریعہ اِسے لگا سکتے ہیں +
عام کیفیت۔ اَودھ۔ بنگال۔ ممالکِ متوسط اور صُوبۂ مدراس میں یہ درخت بہت پایا جاتا ہے +

بگور

AQUILARIA AGALLOCHA.

(LIGN ALŒS OR EAGLEWOOD.

N. O.... ... ... Thymeiaceae.

Tribe. ... ... Aquilarineae.

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
بگور۔ سیسی۔	ایگل ووڈ۔ اکیولے ریا اگل لوچا۔

بیان و استعمال۔ یہ درخت قد میں بہت اُونچا ہوتا ہے۔ اور سدا ہرا بھرا رہتا ہے۔ اِس کی تازہ لکڑی کو کاٹنے سے بہت عمدہ خوشبو نکلتی ہے۔ پُرانے درختوں کے عین بیچ سے بہت سیاہ لکڑی کے ٹکرے نکلتے ہیں جنھیں انگریزی میں ای گل ووڈ کہتے ہیں اور یہ بیش قیمت تجارت کی شئے ہے۔ علاقۂ سلہٹ کی مشرقی اور جنوب مشرقی پہاڑیوں میں یہ درخت بہت پایا جاتا ہے۔ یہیں سے ثابت ہوتا ہے کہ یہ ممالکِ غیر کو گیا ہے۔ اِس کی لکڑی کا وزن فی مکعب فٹ ۲۰ سے لیکر ۲۵ پونڈ تک نکلتا ہے۔ یہ لکڑی اِنتہا درجہ خوشبودار

Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

ہوتی ہے۔اور اِس سے کئی طرح کی آرائشی اور نہایت قیمتی چیزیں طیار کی جاتی ہیں۔آگ میں جلانے سے یہ ایسی دِل فزا خوشبو دیتی ہے کہ تعریف نہیں کی جاسکتی +

طریقِ کاشت۔موسم برسات یا بہار میں بیجوں کے ذریعہ اِسے لگا سکتے ہیں +

عام کیفیت۔افسرانِ جنگل اِس کی خوشبودار سیاہ لکڑی نکالنے کے لئے یہ ترکیب عمل میں لاتے ہیں کہ پہلے درخت کاٹ کر جنگل میں چھوڑ دیتے ہیں۔تیسرے سال جبکہ اوپر کی سفیدی گل جاتی ہے تو درخت کے ٹکڑے کرکے سیاہ لکڑی نکال لیتے ہیں +

سُپاری

AREСA CATECHU.

Do. Do. VAR ALBA

(OR WHITE ARECANUT.)

(Areca Nut. Betel palm. Betlenut palm.)

N. O. ....Palm.

Tribe. .... Arecineae.

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
سُپاری - سپاری کا درخت	(ارِکا کیٹے چُھل) اریکانٹ۔بی ٹل پام۔ بی ٹل نٹ پام (ل)

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

بیان و استعمال۔ اِس درخت کی ہندوستان میں آٹھ قسمیں پائی جاتی ہیں۔ مگر سب میں افضل وہ قسم شمار کی جاتی ہے جس سے سُپاریاں اُترتی ہیں۔ سُپاری کے درخت بھی دو قسم کے ہوتے ہیں۔ ایک وہ کہ جن میں بھُوسلے رنگ کی سُپاریاں لگتی ہیں دُوسرے وہ کہ جن میں سفید رنگ کی سُپاریاں پیدا ہوتی ہیں۔ سفید رنگ کی سُپاریاں بھُوسلے رنگ کی سُپاریوں سے جسامت میں قریب دو چند کے ہوتی ہیں۔ یہ دونوں اقسام سطح سمندر سے دو ہزار فٹ کی بلندی تک پیدا ہو سکتی ہیں۔ سپاری کا درخت بہت اُونچا ہوتا ہے۔ اور سیدھا جاتا ہے۔ اکثر درخت سَو سَو فٹ اُونچے ہوتے ہیں۔ اِس کی چھال سخت ہوتی ہے۔ لکڑی کا وزن ۵۷ پونڈ فی مکعب فٹ تک اُترتا ہے۔ یہ کچی عمارتوں کے ہلکے کام میں آسکتی ہے۔ نیز اِس سے کمانیں۔ نیزوں کے دستے اور چوبی مینخیں وغیرہ طیار کی جاتی ہیں۔ پتّوں کے غلاف چیزیں لپیٹنے اور بطور کاغذ لکھنے کے لئے استعمال کئے جاتے ہیں۔ بیجوں کو خراد کر کے گلے کی مالائیں اور دستی چھڑیوں کے اوپر کے سرے بنائے جاتے ہیں۔ سُپاریاں تمام ہندوستان میں پان کے ساتھ کھائی جاتی ہیں اور کسی قدر ادویات کے کام میں بھی آتی ہیں۔ سُپاری کے درختوں کے جھُنڈ بہت خوش نما دکھائی دیتے ہیں اور اِن کے شگوفوں سے نہایت بھینی بھینی خوشبو نکلتی ہے۔ یہ درخت در حقیقت بہت

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

بہت دیر میں بڑھتا ہے - بنگال اور دکن کے گاؤں کے باشندے اپنے اپنے گھروں کے اِرد گرد سپاری کے درخت لگا دیتے ہیں۔ یہ علاوہ خوش نما ہونے کے ہر سال انہیں ایک رقم دلوا دیتے ہیں۔ ہندوستان میں علاقۂ میسور کی سپاری اعلیٰ درجہ کی شمار کی جاتی ہے - چنانچہ بنگلور سپاری کی بڑی منڈی ہے۔ میسور کے پہاڑی علاقوں میں جہاں کی آب و ہوا مرطوب ہوتی ہے سپاری کی زیادہ کاشت کی جاتی ہے - پہاڑیوں کے ڈھلواں سطحوں کو ہموار کر کے سپاری کے درخت لگا دئے جاتے ہیں - چشمۂ رواں انہیں سیراب کرتے رہتے ہیں +

طریق کاشت - موسم بہار یا برسات میں بیجوں یا پنیری کے ذریعہ اسے لگا سکتے ہیں - جب درخت کسی قدر بڑے ہو جاویں تو ہر سال تھانولے کھود کر انہیں بوسیدہ گوبر اور راکھ کی کھاد دینا لازمی ہے نیچے کے زرد اور خشک پتے ہر سال کاٹ دینے چاہئیں - اور تنہ پر جب چھوٹے چھوٹے ٹونٹے پھوٹیں تو انہیں کاٹ کر پھینک دینا چاہیئے +

عام کیفیت - چکنی سپاری جسے چکنی ڈلی بھی کہتے ہیں سپاریوں کو خاص ترکیب سے اُبال کر بناتے ہیں اِس کی کوئی قسم علیحدہ نہیں ہے +

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

ساگو۔ کھجور

ARENGA SACCHARIFERA

N. O. ... ... *Palmae.*

Tribe. ... ... *Areceneae.*

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
ساگو۔ کھجور	ارنگا سکاری۔ فیے را۔ (ل)

بیان و استعمال۔ یہ درخت اقسام کھجور میں سے ایک ہے + ہندوستان کے اکثر مقامات میں اس کی کاشت کی جاتی ہے۔ اِس درخت کے تنہ کے عین بیچ میں سے ساگو کی بڑی مقدار برآمد ہوتی ہے۔ اور پھولوں کے ڈنٹھل کاٹنے سے ایک طرح کا شربت نکلتا ہے۔ جس سے شکر طیّار کی جاتی ہے۔ پھل کھائے جاتے ہیں اِس کے ریشوں سے جو گھوڑے کے بالوں کی مانند ہوتے ہیں رسّے وغیرہ بٹے جاتے ہیں۔ اِسکے خشک تنے کھیتوں کیاریوں میں پانی دینے کے لیئے نالیوں کا کام دیتے ہیں۔ اگر زمین میں اِیں گاڑ دیا جاوے تو مدّت دراز تک اچھّی حالت میں رہتے ہیں۔ اور پانی کا اِن پر اثر بہت کم ہوتا ہے۔ گویا یہ خشک تنے خاصے لوہے کی نالیوں کا کام دیتے ہیں +

طریقِ کاشت۔ موسم برسات میں بیجوں کے ذریعہ اِسکی کاشت کرسکتے ہیں

Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

عام کیفیت۔ ڈاکٹر راکس برگ صاحب اس درخت کے فوائد سے ایسے خوش ہوئے تھے کہ اُنھوں نے عام طور پر اِس کی کاشت کے لئے بڑے زور سے سفارش کی تھی۔ بنگال اور دکن میں یہ درخت زیادہ ہوتا ہے۔ پھُوس کے بنگلوں میں اِس کی لکڑی شہتیروں کا کام دیتی ہے +

کٹھل

ARTOCARPUS INTEGRIFOLIA.

(THE JACK TREE)

N. O. ... ... Urtricaceae.

Tribe ... ... Artocarpeae.

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
کٹھل کا درخت	(جیک ٹری) آرٹوکارپس۔ اِن ٹگ ری فولیا

بیان و استعمال۔ یہ درخت پنجاب خاص کے سوائے جہاں اِس کی کاشت پر توجّہ نہیں کی جاتی۔ ہندوستان کے قریب قریب تمام حِصّوں میں کم و بیش پایا جاتا ہے۔ ممالک متحدہ آگرہ و اودھ بنگال اور دکن میں بکثرت کاشت کیا جاتا ہے۔ مغربی گھاٹ کے پہاڑی جنگلوں میں یہ خودرَو پیدا ہوتا ہے۔ اور اِن پہاڑوں میں سطح سمندر سے چار ہزار (۴۰۰۰) فٹ کی بلندی تک نظر آتا ہے۔ درخت خاصہ بڑا

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

ہوتا ہے۔ اِس کی چھال موٹی اور سیاہی مائل سفید ہوتی ہے۔ اِسکے جگر کی لکڑی کا رنگ زرد یا زردی مائل بھُوسلا سا ہوتا ہے۔ جب لکڑی کو کاٹ کر باہر ڈال دیا جاتا ہے تو یہ سیاہی پکڑتی جاتی ہے۔ لکڑی بہت ہی مضبوط ہوتی ہے۔ اور صاف کرنے سے نہایت چکنی نِکل آتی ہے جس پر بہت عُمدہ روغن ہو سکتا ہے۔ اِس کا وزن فی مکعب فٹ ۳۰ پونڈ سے لیکر ۴۴ پونڈ تک ہوتا ہے۔ اِس سے زیادہ تر آرائشی سامان بنائے جاتے ہیں۔ چُنانچہ ممالکِ یوُرپ میں اِس لکڑی کی بہت مانگ رہتی ہے۔ وہاں اِسے عمارات کے کام میں لانے کے علاوہ ہر قسم کا چوبی اسباب اور بُرشوں کی تختیاں بنائی جاتی ہیں۔ لکڑی سے ایک قسم کا زرد رنگ نِکلتا ہے۔ جس سے کپڑے رنگے جاتے ہیں۔ اِس کا پھل جسے کٹھل کہتے ہیں ایک مشہور چیز ہے۔ بعض بعض کٹھل وزن میں من سوا من تک اُترتے ہیں۔ کچے کٹھل کی ترکاری بنائی جاتی ہے۔ اچار پڑتا ہے اور پک کر یہ اِس قدر شیریں ہو جاتا ہے کہ تھوڑا سا بھی مُشکل سے کھایا جاتا ہے۔ اِس کے بیج نہایت خُوش ذائقہ ہوتے ہیں۔ ترکاری کے علاوہ انہیں بھُون کر بھی کھاتے ہیں۔ اِس کے پتّے مویشیوں کے لئے عُمدہ چارہ شُمار کیئے جاتے ہیں۔ نئے درختوں میں پھل شاخوں میں لگتے ہیں۔ پُرانے درختوں میں تنوں پر اور بہت پُرانے درختوں میں جڑ کے قریب +

طریقِ کاشت۔ موسم برسات میں بیجوں کے ذریعہ اِسکی کاشت

CC0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

کر سکتے ہیں یا پود لگا سکتے ہیں +

عام کیفیت - بیج اور پودوں کے سوداگروں کی فہرستوں میں کٹھل کی دو تین قسمیں نظر آتی ہیں مگر اِن میں کچھ بہت زیادہ فرق نہیں معلوم ہوتا - ایک صاحب لکھتے ہیں کہ کٹھل کے ایک پورے درخت کی لکڑی کے ممالکِ یورپ میں قریب اسّی روپے کے دام اُٹھتے ہیں اور روز بروز اِس کی مانگ بڑھتی جاتی ہے - اس کے سایہ تلے قہوہ کوکو اور الائچیوں کی زیادہ تر کاشت کی جاتی ہے کیونکہ اسکا سایہ اِن پودوں کے حق میں نہایت مفید ثابت ہوا ہے - کٹھل کے پتے جھڑ کر کھاد بن جاتے ہیں - اور زمین کو خوب طاقتور بنا دیتے ہیں +

بڑھل

ARTOCARPUS LAKOOCHA.

N. O. ... ... *Urticaceae.*

Tribe ... ... *Artocarpeae.*

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
بڑھل	آرٹو کارپس - لکوچا (ل)

بیان و استعمال - یہ درخت قد میں بڑا ہوتا ہے اور ممالکِ متحدہ مغربی گھاٹ - مشرقی بنگال اور کمایوں کی ترائی میں بکثرت پایا جاتا ہے - اِس کے جگر کی لکڑی زرد اور سخت ہوتی ہے اور اِس کا وزن

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

فی مکعب فٹ ۳۰ پونڈ سے لیکر ۴۸ پونڈ تک اُترتا ہے۔صاف کرنے سے یہ بہت چکنی ہو جاتی ہے۔اور اُس پر روغن نہایت عمدہ ہو سکتا ہے۔اِس سے ہر قسم کا آرائشی اور چوبی اسباب۔کشتیاں اور ڈونگیاں وغیرہ بنائی جاتی ہیں۔اِس کے پھلوں کا آچار پڑتا ہے اور پھل کھائے جاتے ہیں +

طریق کاشت۔موسمِ برسات میں بیجوں کے ذریعہ اِسے بآسانی لگا سکتے ہیں +

عام کیفیت۔چونکہ یہ درخت جلد بڑھ جاتا ہے اس لئے اُفتادہ زمینوں میں اکثر اِسے لگا دیتے ہیں۔ایک صاحب تحریر فرماتے ہیں کہ علاقۂ آسام میں اِس درخت کی چھال چبائی جاتی ہے۔غالبًا مُنہ اور دانت صاف کرنے کے لئے یا کسی خاص مرض کے دفعیہ کیلئے

چپلش

ARTOCARPUS CHAPLASHA

N. O. ... ... Urticaceae.
Tribe. ... ... Artocarpeae.

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
چپلش	آرٹو کارپس۔چپ لے شا (ل)

بیان و استعمال۔یہ درخت قد میں بہت بڑا ہوتا ہے۔اندر کی

Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

لکڑی زردی مائل بھوری نہایت مضبوط اور پائدار ہوتی ہے۔ اسکا وزن فی مکعب فٹ قریب ۳۰ پونڈ کے ہوتا ہے۔ جوں جوں لکڑی پرانی ہوتی جاتی ہے ویسے ہی سخت اور وزنی ہوتی جاتی ہے۔ اسے چوبی اور آرائشی اسباب۔ چاء کے صندوق۔ تختے اور کشتیاں وغیرہ بنانے میں زیادہ تر استعمال کرتے ہیں +

طریق کاشت۔ موسم بہار کے شروع یا برسات میں بیجوں کے ذریعہ اسے لگا سکتے ہیں +

عام کیفیت۔ یہ درخت بہت زود رو ہے تھوڑے ہی دنوں میں بلند قامت ہو جاتا ہے۔ ایک صاحب تحریر فرماتے ہیں کہ اسکا دودھ جم کر ربڑ بن جاتا ہے۔ موسم خزاں میں اس کے پتے جھڑ جاتے ہیں +

اینی
ڈیل

ARTOCARPUS HIRSUTA.

Do. Do. NOBILES

(WILD BREAD FRUIT)

N. O. ... ... Urticaceae

Tribe ... ... Artocarpeae.

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

انگریزی یا لاطینی نام	ہندوستانی نام
آرٹو۔ کارپس۔ ہرسیوٹا (ل)	اینی۔
آرٹو۔ کارپس۔ لوبی لس (ل)	ڈیل۔

بیان و استعمال ۔ درخت **اینی** قد میں بہت بڑا ہوتا ہے اور بارہ مہینے برابر سرسبز رہتا ہے۔ اِس کے جگر کی لکڑی بہت سخت مضبوط۔ پائدار اور زردی مائل بھوسلی سی ہوتی ہے۔ مغربی گھاٹ کے دُوامی سرسبز اور پہاڑی جنگلوں میں چار ہزار فٹ کی بلندی تک یہ درخت پایا جاتا ہے۔ علاقۂ مغربی گھاٹ میں اِس کی لکڑی عمارات۔ آرایشی و چوبی اسباب اور جہاز بنانے کے مصرف میں آتی ہے۔ درخت **ڈیل** بھی بلند قامت ہوتا ہے۔ اِس کے جگر کی لکڑی چمکدار اور مضبوط ہوتی ہے۔ لکڑی کا وزن فی مکعب فٹ ۴۰ سے لیکر ۵۱ پونڈ تک اُترتا ہے۔ اِسے زیادہ تر عمارات آرائشی و چوبی اسباب اور کشتیاں وغیرہ بنانے کے کام میں لاتے ہیں۔ اِس کے بیج اور پھل کئی طرح سے کھائے جاتے ہیں۔ پکّے ہوئے پھل کا ذائقہ پُختہ کٹھل کے ذائقہ کے مانند ہوتا ہے یہ قریب ۱۸ انچہ کے لنبا ہوتا ہے

طریق کاشت ۔ موسم برسات میں بیجوں کے ذریعہ اِسے لگاتے ہیں

عام کیفیت ۔ ڈیل کے بیجوں سے تیل نکلتا ہے۔ جسکو لیمپوں میں جلاتے ہیں اور ادویات میں استعمال کرتے ہیں۔ اِسکی کاشت زیادہ تر جزیرۂ لنکا (سیلون) میں کی جاتی ہے

Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

روٹی پھل

ARTOCARPUS INCISA.

(BREAD FRUIT)

N.O. ... ... *Urticaceae.*

Tribe ... ... *Artocarpeae.*

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
روٹی پھل	(بڑد فروٹ) آرٹو کارپس-اِن سِی سا

بیان و استعمال - یہ درخت درحقیقت بہت فیض رساں ہے۔ سب سے زیادہ اِس کے پھل کی قدر کی جاتی ہے جس کا اصلی ہندوستانی نام تحقیق معلوم نہیں ہوا - ایک صاحب لکھتے ہیں کہ انگریزی میں اِسے بریڈ فروٹ اِس لئے کہتے ہیں کہ اِس کے پختہ پھل کا ذائقہ بجنسہٖ تازہ خمیری روٹی (نان پاؤ) کی مانند ہوتا ہے - ایک اور صاحب اِسی پھل کی نہایت تعریف کرتے ہیں اور لکھتے ہیں کہ کسی پھل میں یہ وصف نہیں ہے کہ جو اِس میں پایا جاتا ہے - خواہ اسے شکر کے ساتھ کھاؤ - خواہ دودھ اور شکر سے - خواہ مصفّا شکر کے قوام کے ساتھ - خواہ مکھن کے ساتھ نہایت لذیذ ہوتا ہے - اور کبھی اِس سے طبیعت نہیں بھرتی خواہ روزمرّہ کھائے جاؤ - یہ درخت میانہ قد کا ہوتا ہے - مگر اِس کے پتّے بہت بڑے بڑے ہوتے ہیں

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

صوبۂ مدراس میں زیادہ پیدا ہوتا ہے۔اور خوب پھل دیتا ہے۔مگر بنگال کی سردی برداشت نہیں کر سکتا۔اس لئے پورے طور پر نشو ونما نہیں ہوتا۔پھل پک کر خرپزے کے برابر ہو جاتے ہیں۔شہر بمبئی اور اس کے ارد گرد یہ بہت ہوتا ہے +

طریق کاشت۔موسم بہار یا برسات میں بیجوں کے ذریعہ اسے لگا سکتے ہیں +

عام کیفیت۔جزائر بحر الکاہل میں یہ پھل لوگوں کی خوراک کا جزو اعظم ہے۔جزائر غرب الہند میں گورنمنٹ نے ۱۷۸۶ء میں اس درخت کی کاشت کی جانب خاص توجہ فرمائی تھی تاکہ لوگ اس سے مستفید ہوں۔اسے کئی طرح سے کھاتے ہیں۔زیادہ تر یہ کیا جاتا ہے کہ اسے تازہ لیکر گرم بھوبل میں داب دیتے ہیں۔زاں بعد اس کا گودا نکال کر شکر وغیرہ کے ساتھ استعمال کرتے ہیں۔اس حالت میں کہتے ہیں کہ اس کا ذائقہ بجنسہ ایسا ہوتا ہے کہ جیسے دودھ اور شکر میں ابلے ہوئے آلوؤں کا۔یہ غذا نہایت مقوی اور صحت بخش ثابت ہوئی ہے۔بہتر ہو کہ جا بجا اسکی کاشت کے تجربات کئے جاویں +

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

اروی نیم

ATALANTIA MONOPHYLLA

N. O. ... ... Rutaceae.
Tribe ... ... Aurantieae.

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
اروی نیم۔	اٹے لن تشیا۔مونو فائیلا رل)

بیان و استعمال۔ یہ درخت مشرقی بنگال اور جنوبی ہند میں بہت پایا جاتا ہے۔اِس کی لکڑی اندر سے بہت مضبوط اور چکنی ہوتی ہے۔اِسکا وزن فی مکعب فٹ ۶۵ پونڈ ہوتا ہے۔اِس سے اسباب چوبی و سامانِ آرایشی اور صندوق وغیرہ طیّار کئے جاتے ہیں +

طریقِ کاشت۔ موسم بہار کے شروع یا برسات میں بیجوں کے ذریعہ اِسے لگا سکتے ہیں +

عام کیفیت۔ ایک صاحب کی رائے ہے کہ مشہور لکڑی "باکس ووڈ" کی بجائے اِسکا استعمال کرسکتے ہیں۔گویا یہ اُس کی قائم مقام ہے +

Boxwood.

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

ATALANTIA MISSIONIS.

N. O. ... ... Rutaceae.

Tribe ... ... Aurantieae.

انگریزی یا لاطینی نام	ہندوستانی نام
اٹے لن شیا۔مس سی اونس ۔	

بیان و استعمال۔ یہ درخت صوبۂ مدراس میں پایا جاتا ہے۔ اس کی لکڑی اندر سے سفیدی مائل زرد اور خاصی مضبوط اور چکنی ہوتی ہے۔ اس کا وزن بالعموم ۴۸ پونڈ فی مکعب فٹ ہوتا ہے۔ اس سے میزیں۔ کرسیاں۔ الماریاں اور ہر قسم کا چوبی اسباب و آرائشی سامان طیار کیا جاتا ہے +

طریق کاشت۔ موسم بہار کے شروع یا برسات میں بیجوں کے ذریعہ اسے لگا سکتے ہیں +

عام کیفیت۔ بعض اوقات اسکی لکڑی پر جال دار دھاریاں ہوتی ہیں اور یہ نہایت ہی خوبصورت معلوم ہوتی ہیں +

Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

کمرخ
و
بلمبی

AVERROHA CARAMBOLA.

Do. BILIMBI.

N. O. ... ... *Geraniaceae.*

Tribe ... ... *Averroha.*

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
کمرخ ۔ کمرنگ ۔	اور روہا ۔ کے رمبولا۔
بلمبئی ۔	اور روہا۔ بلمبی ۔

بیان و استعمال ۔ کمرخ کا درخت ہندوستان کے قریب قریب ہر ایک حصّہ میں کم و بیش پایا جاتا ہے ۔ اِسکی لکڑی کا وزن فی مکعب فٹ قریب چالیس پونڈ کے ہوتا ہے ۔ علاقۂ سُندر بن (واقع بنگال) میں اِسے عمارت کے کام میں لاتے ہیں ۔ اور اِس سے کئی طرح کے چوبی اسباب اور آرایشی سامان طیّار کئے جاتے ہیں ۔ شمالی ہند میں اِس درخت کی محض اِس کے پھلوں کے لئے کاشت کی جاتی ہے یہ درخت جلد جلد بڑھنے والوں میں سے نہیں ہے ۔ اِسلئے دیر میں اِس پر پھل آتا ہے جسے کمرخ کہتے ہیں +

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

کرخ کے چار گوشے ہوتے ہیں اور دیکھنے میں یہ نہایت خوبصورت ہوتی ہے۔خام حالت میں اِس کا رنگ بہت سبز ہوتا ہے۔جُوں جوں یہ پکتی جاتی ہے اسکا رنگ زردی مائِل ہوتا جاتا ہے۔پک جانے پر بھی اِس میں کھٹاس باقی رہ جاتی ہے۔اِس لئے اِسے کئی طرح سے خوش ذائقہ بناکر کھاتے ہیں۔نیز اِس کا آچار اور مُربّہ زیادہ ڈالا جاتا ہے +

بلمبی کے پھل بھی زیادہ تر آچار اور مُربّوں کے کام میں آتے ہیں ہندوستان کے اکثر مُقامات میں یہ درخت خُود رَو ہوتا ہے۔اِس کی لکڑی عمارات اور آلات کاشتکاری کے مصرف میں آتی ہے۔ اور جس جگہ افراط سے ہوتی ہے وہاں اِسے جلاتے بھی ہیں +

طریق کاشت۔دونوں درخت موسم بہار کے شرُوع یا برسات میں بیجوں کے ذریعہ لگا سکتے ہیں +

عام کیفیت۔بلمبی کے پھل کا ترُش عرق سَن کے کپڑوں سے لوہے کے داغ دُور کر دیتا ہے۔آگرہ کی جانب میٹھی کمرخ بھی بکثرت ہوتی ہے +

CC0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

ہنگول

BALANITES ROXBIRGHII.

N. O. ... ... *Simarubeae.*
Tribe ... ... *Picramnieae.*

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
ہنگول	بے لے نائیٹس راکس برگی۔

بیان و استعمال۔ یہ درخت قد میں چھوٹا ہوتا ہے اور ہندوستان کے خشک علاقوں میں زیادہ تر پایا جاتا ہے۔ اِس کی لکڑی اندر سے زردی مائل سفید اور خاصی مضبوط ہوتی ہے۔ اِسکا وزن فی مکعب فٹ ۴۸ پونڈ تک ہوتا ہے یا تو یہ جلانے کے کام میں آتی ہے یا اِس سے نہایت خوبصورت ہواخوری کی چھڑیاں طیار کیجاتی ہیں۔ آلاتِ کاشتکاری بھی اِس سے طیار کئے جا سکتے ہیں۔ اِس کے بیجوں سے تیل نکالا جاتا ہے اور اِس درخت کی چھال۔ بیج اور پتے دیسی ادویات میں استعمال کئے جاتے ہیں۔ اِس کے پھل کے خول میں بارود بھر کر آتشبازی کی چیزیں بنائی جاتی ہیں +

طریقِ کاشت۔ موسمِ برسات میں بیجوں کے ذریعہ اِسے بو سکتے ہیں +

عام کیفیت۔ اجمیر کے قریب اور ممالکِ متوسط کے ذخیرۂ ابھری ہیں یہ درخت بکثرت پیدا ہوتا ہے +

سمندر پھول

BARRINGTONIA CUTANGULA.

N. O. ... ... *Myrtaceae.*
Tribe... ... *Lecythideae.*

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
سمندر پھول ۔ پنیاری	بے رنگ ٹونیا۔ اکیوٹنگیولا (ل)

بیان و استعمال۔ یہ درخت میانہ قد کا ہوتا ہے اور سدا سبز رہتا ہے۔ اِس کی لکڑی خاصی مضبوط اور چمک دار ہوتی ہے۔ اسکا وزن فی مکعب فٹ ۴۶ فٹ تک ہوتا ہے۔ اِس سے زیادہ تر کشتیاں کنوؤں کے نیم چک ۔ گاڑیاں۔ موسل اور میزیں کرسیاں وغیرہ تیار کی جاتی ہیں۔ اِس کی چھال چمڑہ پکانے اور پتّے اور پھل دیسی ادویات میں استعمال کئے جاتے ہیں۔ بڈ ڈوم صاحب تحریر فرماتے ہیں کہ اگر اِس لکڑی کو مٹّی میں کچھ عرصہ دبا رکھیں تو یہ سیاہ ہو جاتی ہے۔ اِسی درخت کا ہم جنس ایک اور درخت ہوتا ہے جسکا لاطینی نام BARRINGTONIA RACEMOSA ہے۔ دیسی زبان میں اِسے سمدّر کہتے ہیں۔ اِس کی لکڑی زیادہ تر عمارات کے کام میں آتی ہے۔ اور اِس سے گاڑیاں وغیرہ بھی بنائی جاتی ہیں +

طریقِ کاشت ۔موسم برسات میں بیجوں کے ذریعہ اِسے لگا سکتے ہیں +

Haridwar. Digitized by eGangotri

عام کیفیت۔ اوّل الذکر۔ یہ درخت ممالکِ متوسط کے ذخیرہ اہیری میں بکثرت پیدا ہوتا ہے۔ اور موخر الذکر علاقۂ آسام میں پایا جاتا ہے۔

مہوّا

BASSIA LATIFOLIA.

N. O. ... .. Sapotaceae.

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
مہوّا	بے سیا لیٹی فولیا (ل)

بیان و استعمال۔ مہوے کا درخت قریب قریب تمام ہندوستان میں پایا جاتا ہے۔ مگر ممالک متحدہ وُسطِ ہند اور احاطۂ بمبئی میں بکثرت پیدا ہوتا ہے۔ پنجاب میں کہیں کہیں یہ باغیچوں میں نظر آتا ہے۔ اِس صُوبہ کی آب و ہوا اِس کے مخالف معلوم نہیں ہوتی۔ پہاڑوں میں بھی یہ تین ہزار فٹ کی بلندی تک نظر آتا ہے۔ مگر آگے نہیں۔ یہ بہت خوبصورت ہوتا ہے۔ اور بلندی میں ۴۰ فٹ سے ۶۰ فٹ اور لپیٹ میں ۶ فٹ سے ۷ فٹ تک ناپا گیا ہے۔ ہر قسم کی زمینوں میں یہ بآسانی تمام نشوونما ہو جاتا ہے۔ خشک اور پتھریلی زمینوں میں بھی یہ خاصہ تناور ہو جاتا ہے۔ ماہ مارچ و اپریل میں یہ پھُولتا ہے اور جوُں جوُں اِس پر پھُول آتے جاتے ہیں پتّے جھڑتے جاتے ہیں جب پھُول ختم ہو جاتے ہیں تو پتّے نئے نکل آتے ہیں اور پھر پھل آجاتے ہیں۔ مہوے کی لکڑی قیمتی شمار کی جاتی ہے۔ جگر کی لکڑی زردی

CC0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

مائل بھوسلی سی ہوتی ہے مگر نہایت مضبوط۔ اِس کا وزن فی مکعب فٹ ۵۲ سے لیکر ۶۹ پونڈ تک بر آمد ہوتا ہے۔ اسے عمارت کے کام میں لاتے ہیں۔ نیز اِس سے چوبی اور آرائشی سامان۔ گاڑیاں۔ پہئے۔ کولھو۔ مُوسل وغیرہ اور دیگر آلاتِ کاشتکاری طیّار کئے جاتے ہیں۔ سب سے زیادہ اِسکے پھُولوں کی قدر کی جاتی ہے جن میں پچاس فیصدی شکر کا جُزو ہوتا ہے۔ انہیں نم اور خُشک دونوں حالتوں میں کھایا جاتا ہے۔ جہاں یہ درخت بکثرت پیدا ہوتا ہے۔ وہاں کے لوگ مہوے کے پھُولوں کو بھُنے اناج کے ساتھ ملاکر زیادہ تر استعمال کرتے ہیں۔ پرندے بھی اِس کے پھُولوں کے کمال شائق ہوتے ہیں۔ چُنانچہ جن دِنوں یہ پھُولتا ہے۔ اُن دنوں وہ ہر وقت اِس کے گرد رہتے ہیں۔ اندازہ لگایا گیا ہے کہ مہوّے کے معمُولی درخت سے بالاوسط ڈھائی من پھُول۔ اور اوسط درجہ کے درخت سے پانچ من پھُول اُترتے ہیں۔ مگر ڈاکٹر ہنٹر صاحب تحریر فرماتے ہیں کہ چھوٹا ناگپور کے علاقہ میں مہوے کے بڑے درخت سے تیس[۳۰] من تک پھُول جمع کر لئے جاتے ہیں۔ اگر اُنہیں اچھّی طرح سُکھاکر احتیاط سے رکھ چھوڑیں تو مُدّت تک یہ خراب نہیں ہوتے۔ اکثر اشخاص اِن پھُولوں کو درخت سال کے بیجوں کے ساتھ مِلاکر کھاتے ہیں۔ اور کہتے ہیں کہ اِس طرح سے یہ زیادہ خوُش ذائقہ ہو جاتے ہیں۔ پھُول تخمیناً بارہ[۱۲] آنہ فی من کے نرخ سے بآسانی فروخت ہو جاتے ہیں +

CC0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

مہوے کے پھل کے مغز سے تیل نکالا جاتا ہے اور یہ نارجیل کے
تیل کے مشابہ ہوتا ہے۔ اِسے چراغوں اور شمعدانوں میں جلاتے ہیں
مومی بتیاں بناتے ہیں۔ صابون کے مصرف میں آتا ہے۔ اِس سے
شیرینی طیار کی جاتی ہے اور بعض بے اصول اور طمعی اشخاص اِسے
روغن زرد میں آمیز کرکے فروخت کر دیتے ہیں۔ اندازہ لگایا گیا ہے
کہ چار سیر مغز سے سیر بھر تیل نکل آتا ہے۔ یہ بہت جلد جم جاتا ہے
مگر پگھلتا زیادہ حرارت پاکر ہے۔ سرد موسم میں یہ اچھا رہتا ہے۔ مگر
موسم گرما میں یہ بدبو دار ہوکر پھٹ جاتا ہے۔ پھٹ کر اِس کے
دو حصے ہو جاتے ہیں۔ اوپر صاف شفاف زیتون کا سا تیل رہ جاتا
ہے۔ نیچے بھوسلی سی گاڑھی گاد بیٹھ جاتی ہے۔ اِس کی کھل اور کھلوں
کے ساتھ مِلاکر مویشیوں کو کھلائی جاتی ہے۔ اور اِس کی خالص کھلی
کے دھوئیں سے کیڑے مکوڑے اور چوہے دور ہو جاتے ہیں۔ اِسکے
پھل خام اور پختہ دونوں حالتوں میں کھائے جاتے ہیں۔ اِس میں
دو غلاف ہوتے ہیں۔ بیرونی غلاف کی ترکاری بنائی جاتی ہے یا کچا
کھایا جاتا ہے۔ اندرونی غلاف کا خشک کرکے آٹا پیس لیتے ہیں۔
اِس درخت کی جڑ۔ چھال اور اِس کا گوند دیسی ادویات میں استعمال
کیا جاتا ہے۔ اِس کے پتے سبز چارہ مویشیوں کو کھلائے جاتے ہیں
مہوے کے درخت پر شہد کی مکھیاں بہت زیادہ چھتے لگاتی ہیں۔ وجہ
یہ ہے کہ اِسکے پھولوں سے انہیں خوراک پوری پوری اور حسب دلخواہ ملجاتی ہے۔

CC0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized

طریق کاشت۔ اِس کے بیجوں کو موسم برسات میں ایک ہفتہ تک پانی میں بھگوکر بو دینا چاہیئے۔بڑے بڑے درختوں کی جڑوں کے ارد گرد ٹونٹے پھوٹتے ہیں اُنہیں بھی علیحدہ کرکے کیاریوں میں لگا سکتے ہیں اور جب وہ کسی قدر بڑے ہوجاویں توجہاں چاہیں لگا سکتے ہیں +

عام کیفیت۔ اِس کے پھولوں سے منشی عرق طیار کرنا سراسر بیجا ہے جو شئے اِنسان کی عمدہ خوراک کا کام دے سکتی ہے اُسے بگاڑکر مضر صحت اور مُخرّب اخلاق بنانا دانشمندی سے بعید امر ہے +

الوپا

BASSIA LONGIFOLIA.

N. O. Sapotaceae.

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
الوپا	بے سی آ۔ لانگی فولی آ (ل)

بیان و استعمال۔ یہ درخت کشیدہ قامت ہوتا ہے اور ہمیشہ سرسبز رہتا ہے۔ اس کے جگر کی لکڑی سُرخ اور چکنی اور خاصی مضبوط ہوتی ہے۔ بڈوم صاحب اِس کے دیر پا ہونے کی تصدیق کرتے ہیں اسکا وزن فی مکعب فٹ ۶۱ پونڈ تک ہوتا ہے۔اِسے زیادہ تر جہاز سازی۔ گاڑیاں بنانے۔آرایشی اور چوبی اسباب کی طیاری اور پلُوں کی تعمیر میں استعمال کرتے ہیں۔ پانی میں اِس کی لکڑی خراب نہیں

CC0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

ہوتی بلکہ خوب مضبوط ثابت ہوتی ہے۔ مہوے کی طرح اِس کے پھول بھی کھائے جاتے ہیں اور پختہ پھلوں سے تیل نکالا جاتا ہے۔ اسکا رنگ زرد ہوتا ہے۔ چونکہ یہ بہت گاڑھا ہوتا ہے اس لئے گھی میں بآسانی ملا دیا جاتا ہے۔ اِسے جلاتے بھی ہیں اور صابون سازی کے مصرف میں بھی لاتے ہیں۔ اِس کے کچے پھل۔ اِس کے پتے۔ چھال۔ چھال کا عرق اور تیل ادویات کے مطالب میں کام آتے ہیں +

طریق کاشت۔ موسم برسات میں بیجوں کے ذریعہ اِسے لگا سکتے ہیں

عام کیفیت۔ یہ درخت صوبہ مدراس میں زیادہ پیدا ہوتا ہے +

پھلیل

BASSIA BUTYRACEAE.

N. O. Sapotaceae.

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
پھلیل	

بیان و استعمال۔ اِس درخت کے موسم خزاں میں پتے جھڑ جاتے ہیں۔ چیرنے سے اِس کی لکڑی اندر سے ہلکے بھورے رنگ کی نکلتی ہے۔ اِس کا وزن فی مکعب فٹ ۵۲ پونڈ تک بر آمد ہوتا ہے۔ پھل کا مغز کھایا جاتا ہے اور اِس کے بیجوں سے صاف سفید مکھن نکلتا ہے۔ یہ ۱۲۰ درجہ کی حرارت میں بھی نہیں پگھلتا اور دیر

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digiti...

تک رکھنے سے خراب نہیں ہوتا جلنے میں یہ بدبُو یا دُھواں نہیں دیتا۔ صابون سازی اور مومی بتّیوں کی طیّاری میں اِسے استعمال کیا جاتا ہے۔ نیز اِس میں خوشبُو ملاکر مرہم وغیرہ طیّار کئے جاتے ہیں۔ اِس کی لکڑی سے کئی طرح کے چوبی اسباب بنتے ہیں۔ اِس کے پھُول کھانے کے مصرف میں نہیں آتے ‡

طریقِ کاشت۔ موسم برسات میں بیجوں کے ذریعہ اسے لگا سکتے ہیں۔

عام کیفیت۔ یہ درخت علاقہ کمایوں اور دارجلنگ میں بکثرت پیدا ہوتا ہے ‡

کچنار

BAUHINA VARIEGATA.

N. O. ... ...Leguminosae.
S. O. ... ...Caesalpinieae.
Tribe ... ... Bauhinieae.

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
کچنار	باہی نیا وے ری گے ٹا (ل)

بیان و استعمال۔ کچنار کا درخت میانہ قد کا ہوتا ہے اور ہر سال اِس کے پُرانے پتّے جھڑ جاتے ہیں اور نئے نِکل آتے ہیں۔ اِس کی لکڑی خاصی مضبوط ہوتی ہے۔ اِس سے زیادہ تر آلات کاشتکاری طیّار

Haridwar. Digitized by eGangotri

کئے جاتے ہیں اور عمارات کے کام میں بھی آتی ہے - اِس کا وزن فی مکعب فٹ بالاوسط ۵۴ پونڈ ہوتا ہے - اِس کی چھال رنگنے اور چمڑہ پکانے کے مصرف میں آتی ہے اور دیسی ادویات میں بھی استعمال کی جاتی ہے - اِس کی کلیوں کی ترکاری بنتی ہے اور پھولوں کا رائیتہ - اِس کے پتّے مویشیوں کا عمدہ چارہ شمار کیئے جاتے ہیں ÷

طریقِ کاشت - موسم برسات میں اِس کے بیجوں کو ایسی کیاریوں میں بو دینا چاہیئے کہ جہاں دھوپ خوب لگ سکے - جب پنیری طیار ہو جاوے تو جہاں چاہیں لگا سکتے ہیں ÷

عام کیفیت - پہاڑوں میں یہ درخت پانچہزار فٹ کی بلندی تک دیکھا گیا ہے - چونکہ اِس کے پھول خوشنما ہوتے ہیں اِس لئے اکثر اشخاص اِسے تزئین باغ کی غرض سے بھی لگاتے ہیں ÷

سونا

BAUHINEA PURPUREA.

N. O. ... ... Leguminssae.
S. O. ... ... Caesalpinieae.
Tribe ... ... Bauhinieae.

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
سونا۔ کویار	بائی نیا پر پوریا (ل)

CC0. Gurukul K...

بیان و استعمال - یہ درخت قد میں میانہ ہوتا ہے اور ہر سال اسکا پت جھڑ ہو جاتا ہے - اِس کی لکڑی چیرتے وقت گُلابی رنگ کی ہوتی ہے - مگر ہوا لگتے ہی سیاہی مائل بُھوسلی سی ہو جاتی ہے خاصی مضبُوط ہوتی ہے - عمارات اور آلاتِ کاشتکاری کی طیّاری میں استعمال کی جاتی ہے - اِس کا وزن فی مکعب فٹ ۵۵ پونڈ تک ہوتا ہے - اِس کی چھال چمڑہ پکانے کے کام میں آتی ہے - پتّے مویشیوں کو چارہ کے طور پر کھلائے جاتے ہیں اور اِس کی کلیوں کا مُربّہ بنایا جاتا ہے +

طریق کاشت - بجنسہ وہی جو کچنار کے ضمن میں بیان کیا گیا ہے +

عام کیفیت - علاقۂ برار - ترائی - دار جلنگ وغیرہ میں یہ درخت بکثرت پیدا ہوتا ہے +

سیملا

BAUHINEA RETUSA

N. O. ... ... Leguminosae

S. O. ... ... Caesalpinieae.

Tribe ... ... Bauhinieae.

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
کندلا - سیملا	باہی نیاری ٹیوسا (ل)

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

بیان و استعمال۔ یہ میانہ قامت کا درخت سطح سمندر سے ساڑھے چار ہزار فٹ کی بلندی تک پایا جاتا ہے۔ ہر سال اس کا پت جھڑ ہو جاتا ہے۔ اِس کی لکڑی مضبوط ہوتی ہے۔ اور اسکا وزن فی مکعب فٹ ۵۸ پونڈ تک اُترتا ہے۔ اِس سے ایک شفّاف گوند برآمد ہوتا ہے۔ جو صمغ عربی کے مشابہ ہوتا ہے۔ علاقۂ ڈیرۂ دُون میں اِسے ہر سال ماہ جنوری سے مارچ تک اکٹھا کرتے ہیں زاں بعد دِساور کو بھیجدیتے ہیں۔ اس کی قیمت ڈیڑھ رُوپیہ سے ڈھائی روپیہ من تک ہوتی ہے۔ یہ زیادہ تر ادویات میں استعمال کیا جاتا ہے اور کھپریلوں پر بھی اسکا پلستر کیا جاتا ہے تاکہ پانی نہ ٹپکے۔ اِس کی لکڑی سے کئی طرح کی چوبی اشیاء طیار کی جاتیں ہیں +

طریق کاشت۔ بجنسہ وہی جو کچنار کے ضمن میں بیان کیا گیا ہے +

عام کیفیت۔ ممالک متوسط کے ذخیرۂ اہیری میں یہ درخت بکثرت پیدا ہوتا ہے +

CC0. Gurukul K...

کنہیّا

BEILSCHMIEDIA ROXBURGIANA

N. O. ... ... *Lauraceae.*

Tribe ... ... *Perseaceae.*

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
کنہیّا	بیلش مائڈ یا راکس برگیانہ

بیان و استعمال - یہ درخت سدا سبز رہتا ہے اور اِس کی لکڑی خاصی مضبوط ہوتی ہے - اِس کی جگر کی لکڑی پر سبز اور سُرخ دھاریاں ہوتی ہیں اِس کا وزن فی مکعب فٹ ۳۵ سے لیکر ۳۹ پونڈ تک برآمد ہوتا ہے - علاقۂ آسام میں اِس سے کشتیاں بنائی جاتی ہیں - اور کوہ دار جلنگ میں عمارات کے علاوہ یہ چاء کے صندوق وغیرہ طیار کرنے کے مصرف میں آتی ہے +

طریقِ کاشت - موسمِ برسات میں بیجوں کے ذریعہ اسکی کاشت کر سکتے ہیں +

عام کیفیت - مشرقی سِلسلۂ کوہ ہمالیہ میں یہ درخت سطح سمندر سے آٹھ ہزار فٹ کی بلندی تک پایا جاتا ہے +

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

BERRYA AMMONILLA.
(THE TRINCOMALI WOOD)

N. O. ... ... *Tiliaceae.*

Tribe ... ... *Brownlowieae.*

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
(سنگھالی زبان میں اِسے "ہل مل لیلا" کہتے ہیں)	بیریا اموئلا (ل)

+

بیان و استعمال۔ اِس دراز قامت درخت کی چھال بہت پتلی اور جگر کی لکڑی سُرخی مائل سیاہ ہوتی ہے۔ یہ لکڑی بہت چکنی مضبوط اور پائدار ہوتی ہے۔ اِس کا وزن فی مکعب فٹ ۵۲ پونڈ سے لیکر ۶۵ پونڈ تک ہوتا ہے۔ اِس سے گاڑیاں آلاتِ کاشتکاری آرائشی اسباب۔ نیزوں کے دستے اور کشتیاں وغیرہ طیار کیجاتی ہیں +

طریقِ کاشت۔ بیجوں کے ذریعہ موسمِ برسات میں اِسے پیدا کر سکتے ہیں +

عام کیفیت۔ کلکتہ میں اِس درخت کا ایک شہتیر پچاس سال تک بیکار پڑا رہا اور جب اُسے چیرا گیا تو نہایت عُمدہ برآمد ہوا۔ موذی کیڑوں کا اُسپر ذرہ بھی اثر نہیں ہوا۔ صوبۂ مدراس اور علاقۂ میسور میں یہ اکثر مقامات پر پایا جاتا ہے +

CC0. Gurukul K

بھوج پتر

BETULA BHOJPATTRA
(HIMALAYAN BIRCH)
N. O. ... ... *Betulaceae.*

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
بھوج پتر	بی ٹیولا بھوج پترا (ل) ہمالین برچ (ا)

بیان و استعمال ۔ یہ درخت قد میں میانہ ہوتا ہے اور اسکا ہر سال پت جھڑ ہو جاتا ہے۔ اس کی بیرونی چھال پر پتلی کاغذی تہیں لپٹی ہوئی ہوتی ہیں اور اندرونی چھال بہت چکنی اور چمکدار ہوتی ہے۔ لکڑی اندر سے سخت اور خاصی مضبوط ہوتی ہے۔ اس کا وزن فی مکعب فٹ ۳۴ پونڈ سے لیکر ۶۴ پونڈ تک ہوتا ہے۔ کوہ ہمالیہ کے باشندے اسے زیادہ تر عمارات کے کام میں لاتے ہیں۔ اس کی بیرونی چھال قیمتی شے ہے۔ یہ کاغذ کے طور پر لکھنے کے کام میں آتی ہے۔ اس سے چھاتے بنائے جاتے ہیں اور یہ چھتوں میں ڈالی جاتی ہے۔ نیز میوہ جات کے پولندے باندھنے کے مصرف میں آتی ہے۔ اور بھی کئی طرح استعمال کی جاتی ہے۔ اس کے پتے مویشیوں کو چرائے جاتے ہیں +

طریق کاشت ۔ یہ درخت پہاڑی مقامات میں موسم بہار یا برسات

... Haridwar. Digitized by eGangotri

میں بیجوں کے ذریعہ پیدا کیا جاسکتا ہے +
عام کیفیت۔ سِلسلۂ کوہِ ہمالیہ میں یہ درخت چودہ ہزار فٹ کی بلندی تک پیدا ہوتا ہے۔ اِسی قسم کا ایک اور درخت ہوتا ہے جسے لاطینی زبان میں (BETULA ACUMINATA) کہتے ہیں۔ علاقہ نیپال میں اِس کی لکڑی مضبوط اور پائدار سمجھ کر دیرپا کاموں میں استعمال کی جاتی ہے +

کورسا

BISCHOFFIA JAVANICA.
N. O. ... ... *Euphorbiaceae.*
Tribe ... ... *Phyllantheae.*

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
کورسا کین	بس چوفیا جے وے نی کا (ل)

بیان و استعمال۔ یہ درخت بہت خوشنما ہوتا ہے۔ اور لگانے کے بعد بہت جلد بڑھ کر سایہ دار ہو جاتا ہے۔ اِس کی لکڑی اندر سے خوشرنگ نِکلتی ہے اور خاصی مضبوط ہوتی ہے۔ اِس کا وزن فی مکعبِ فٹ ۳۶ پونڈ سے لیکر ۵۳ پونڈ تک اُترتا ہے۔ ملک آسام میں اِسے عمارات اور پُلوں کے لئے اعلےٰ درجہ کی لکڑی شمار کرتے ہیں۔ کوہ نیلگری میں بھی اِس کی بہت قدر کی جاتی ہے۔ اور بعض

CC0. Gurukul K...

اوقات اسے (RED CEDAR) (سُرخ دیار) کہتے ہیں +

طریقِ کاشت - اِس درخت کے بیج نومبر دسمبر میں پک جاتے ہیں۔ شروع فروری یا مارچ میں اِنہیں گملوں یا کیاریوں میں بو سکتے ہیں۔ جب پنیری ڈیڑھ یا دو برس کی ہو جاوے تو اُسے اُکھاڑ کر جہاں چاہیں لگا سکتے ہیں۔ پنیری کو موسم سرما میں پالے سے بچانا ضروری ہے +

عام کیفیت - یہ درخت علاقۂ کمایوں۔ اودھ۔ بنگال اور مدراس میں بکثرت پایا جاتا ہے +

گیتی

BOHMERIA RUGULOSA.

N. O. ... ... *Urticaceae.*

Tribe ... ... *Bohmeriede.*

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
گیتی	بوہ میریا روگو لو سا (ل)

بیان و استعمال - یہ درخت قد میں چھوٹا ہوتا ہے اور اِسکی لکڑی خاصی مضبوط اور اندر سے سُرخ ہوتی ہے۔ کھُدائی کا کام اسپر بآسانی ہو سکتا ہے۔ علاقۂ کمایوں اور نیپال میں اِس سے ڈول اور کٹورے وغیرہ بنائے جاتے ہیں۔ غرض آرائیشی سامان اِس سے بہت عُمدہ طیار کیا جا سکتا ہے +

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

طریق کاشت - موسمِ برسات میں بیجوں کے ذریعہ اِس کی کاشت کر سکتے ہیں +

عام کیفیت - علاقۂ دار جلنگ اور گڑھوال میں یہ درخت افراط سے پایا جاتا ہے +

سیمل

BOMBAX MALABARICUM.

(THE SILK COTTON TREE)

N. O. ... .. *Malvaceae.*

Tribe ... ... *Bombaceae.*

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
سیمل - سمبل	سِلک کاٹن ٹری (ا)
	بم بیکس مے لے بے رِی کم (ل)

بیان و استعمال - یہ درخت بڑے قدو قامت کا ہوتا ہے - برسات کے بعد بتدریج اِس کے پتّے جھڑنے شروع ہو جاتے ہیں اور شروع دسمبر میں اِسپر غنچے نمودار ہو جاتے ہیں - اِن سبز غنچوں کی ترکاری بنائی جاتی ہے - اخیر جنوری میں غنچے کھلنے شروع ہو جاتے ہیں اور پتّے بہت کم رہ جاتے ہیں - مارچ میں سارا درخت سُرخ پھولوں سے لدا ہوا ہوتا ہے - اور پتّوں کا اُسپر نام و نشان تک نہیں ہوتا - اپریل

ں نئے پتّے نکل آتے ہیں۔ کچھ گولر موسم گرما میں اِس سے جھڑتے ہیں جن میں سے نہایت نرم روئی بر آمد ہوتی ہے یہ کت نہیں سکتی صرف تکیوں وغیرہ میں بھری جاتی ہے۔ لکڑی مضبوط نہیں سمجھی جاتی مگر پانی میں بہت دیر ٹھیرتی ہے۔ بنگال میں اِس درخت کے تنوں کو بیچ میں سے کھوکھلا کر کے چھوٹی چھوٹی ڈونگیاں بنائی جاتی ہیں۔ نیز اِس سے چائے کے صندوق اور کھلونے وغیرہ طیّار کئے جاتے ہیں۔ اِس کا وزن فی مکعب فٹ ۲۰ پونڈ سے لیکر ۳۲ پونڈ تک ہوتا ہے +

طریق کاشت۔ موسم برسات میں قلموں یا بیجوں کے ذریعہ بآسانی ہم اِس کی کاشت کر سکتے ہیں +

عام کیفیت۔ اسی درخت کے مشابہ علاقۂ چٹاگانگ میں ایک درخت ہوتا ہے جسے لاطینی زبان میں (BOMBAX INSIGNE) کہتے ہیں۔ اِس کی لکڑی سیمل کی لکڑی کی بنسبت زیادہ پائدار اور مضبوط ہوتی ہے +

Haridwar. Digitized by eGangotri

تاڑ

BORASSUS FLABELLIFORMIS.

(THE PALMYRA TREE)

N. O. ... ... *Palmae.*

Tribe ... ... *Borassineae.*

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
تاڑ	پال ماٹراٹری (ا) بورسیس فلے بلّی فارمس (ل)

بیان و استعمال۔ تاڑ کا درخت بہت اُونچا اور خوشنما ہوتا ہے۔ اِس کے بڑے بڑے پتّے پنکھوں کا کام دیتے ہیں۔ جہاں زیادہ تاڑ کے درخت ہوں وہاں کا دُور سے نظارہ نہایت دلفزا ہوتا ہے۔ اِس کی بیرونی لکڑی سخت وزنی اور دیرپا ہوتی ہے۔ اِس کا وزن فی مُکعب فٹ ۲۵ پونڈ سے لیکر ۷۲ پونڈ تک ہوتا ہے لکڑی کو کھوکھلا کرکے پانی دینے کی نالیاں بنا لیتے ہیں۔ سخت لکڑی ستونوں وغیرہ کے کام میں آجاتی ہے۔ پتّے چھپّر۔ چھاتے چٹائیاں بنانے اور لکھنے کے مصرف میں آتے ہیں۔ اِس کے پھل کا گودا کھایا جاتا ہے۔ اور اکثر اشخاص اِس کا آچار مُربّہ بھی ڈالتے ہیں۔ تاڑ میں سے ایک سفید دُودھ سا عرق بر آمد ہوتا ہے۔ جس سے شکر نکالی جاتی ہے۔ اگر یہ عرق زیادہ دیر رکھا رہے

تو تخمیر ہو کر نشہ آور ہو جاتا ہے۔ تازہ عرق بھی کیسقدر نشہ لاتا ہے اِس لئے اِس کا پینا ممنوع ہے ÷

طریق کاشت۔ موسم برسات میں۔ بیجوں کے ذریعہ اِسکی کاشت کی جاسکتی ہے۔ بہتر یہ ہے کہ کسی چھوٹی سی کیاری یا گملوں میں اِس کی پنیری طیّار کرلی جاوے پھر جہاں جی چاہے لگا سکتے ہیں۔ تاڑ کا بیج دیر میں پھوٹتا ہے ÷

عام کیفیت۔ یُوں تو تاڑ کا درخت کم و بیش ہر صوبہ میں پایا جاتا ہے۔ مگر ممالکِ متحدہ کے جنوبی حصّے اور بنگال میں اِس کی بہت کثرت ہے ÷

گنوٗلی

BRIEDEL RETUSA.

N. O. ... ... Euphorbiaceae.

Tribe ... ... Bridelieae.

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
گنوٗلی	برای ڈیلیاری ٹیوسا (ل)

بیان و استعمال۔ یہ درخت قد میں بہت بڑا ہوتا ہے۔ شروع شروع میں اِس کے تنہ پر کانٹے ہوتے ہیں۔ جوں جوں یہ بڑھتا جاتا ہے چھال صاف ہوتی جاتی ہے۔ اِس کی لکڑی

... Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

خاصی مضبوط ہوتی ہے۔ اور اِس کا وزن فی مکعب فٹ ۴۳ پونڈ
سے لیکر ۶۱ پونڈ تک اُترتا ہے۔ اِس سے آلات کاشتکاری اور
گاڑیاں بنائی جاتی ہیں اور اِسے عمارات کے مصرف میں بھی لاتے
ہیں۔ پانی کے اندر اِس کی لکڑی مُدّت دراز تک بہت اچھی حالت
میں رہتی ہے۔ اِس کی چھال چمڑہ پکانے کے کام میں آتی ہے
اِس کا پھل کھایا جاتا ہے اور پتّے مویشیوں کو کھلا دیئے جاتے ہیں۔
طریق کاشت۔ موسم برسات میں بیجوں کے ذریعہ اِس کی کاشت
کر سکتے ہیں۔

عام کیفیت۔ کھیری علاقۂ اودھ۔ گورکھپور۔ اجمیر اور ممالکِ متوسط
کے ذخیرۂ اہیری میں یہ درخت بکثرت پایا جاتا ہے۔ اِسی ساتھ
کے دو اور درخت ہوتے ہیں جن کے لاطینی نام:۔
BRIEDELIA TOMENTOSA اور BRIEDELIA MONTANA
ہیں۔ اول الذکر کا ہندی نام کھاجہ ہے اور موخر الذکر کا نام
مندری۔ اِن کی لکڑی بھی قریب قریب اُنھیں کاموں میں آتی
ہے جن میں گئولی کی استعمال کی جاتی ہے۔

لہ برای ڈے لیا مون ٹے نا۔ لہ برای ڈے لیا ٹومن ٹوسا۔

ککرا

BRUGUIERA GYMNORHIZA.

N. O. ... ...*Rhizophoreae.*

Tribe... ...*Rhizophoreae.*

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
ککرا	بروگیوراجم نورہیزا (ل)

بیان و استعمال۔ یہ درخت سدا سبز رہتا ہے۔ اِس کی جگر کی لکڑی سُرخ اور اِنتہا درجہ سخت ہوتی ہے۔ اِس کا وزن فی مکعب فٹ ۵۴ پونڈ تک اُترتا ہے۔ یہ عمارات کے کام میں آتی ہے اور اِس سے آرائیشی سامان بھی نہایت خوبصورت طیّار کئے جاتے ہیں*

طریق کاشت۔ موسم بہار یا برسات میں بیجوں کے ذریعہ اِس کی کاشت کر سکتے ہیں*

عام کیفیت۔ بنگال کے علاقۂ سُندر بن میں یہ درخت بکثرت پیدا ہوتا ہے*

...Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

چرونجی

BUCHANANIA LATIFOLIA.

N. O. ... ... *Anacardiaceae.*

Tribe ... ... *Anacardieae.*

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
چرونجی۔ چرولی	بیوکے نے نی آ۔ لے ٹی فولیا (ل)

بیان و استعمال۔ یہ درخت سال کے بہت ہی تھوڑے حِصّہ میں بے برگ رہتا ہے۔ اِس کی لکڑی خاصی مضبوط ہوتی ہے۔ اگر یہ پانی اور نمی سے محفوظ رہے تو بہت دیرپا ثابت ہوتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اِسے عمارات کے اندرونی کاموں اور چارپائیوں۔ صندوقوں۔ میزوں اور الماریوں وغیرہ کی طیّاری میں استعمال کرتے ہیں۔ اِس کا وزن فی مکعب فٹ بالاوسط ۴۶ پونڈ ہوتا ہے۔ پھل کھایا جاتا ہے اور اِس کا مغز پستہ کے مشابہ ہوتا ہے یہ شیرینی اور ادویات وغیرہ کے مصرف میں آتا ہے چنانچہ چرونجی ایک مشہور تجارتی شے ہے۔ اِس کا تیل بھی نکالا جاتا ہے +

طریق کاشت۔ موسم برسات میں۔ بیجوں کے ذریعہ اِسکی کاشت کرسکتے ہیں +

عام کیفیت۔ علاقہ اودھ۔ ممالکِ متوسط۔ کمایوں۔ مدراس اور

CC0. Gurukul K

برار میں یہ درخت بکثرت پایا جاتا ہے +

BUCKLANDIA POPULNEA.

N. O. ... ... Hamamelideae

انگریزی یا لاطینی نام	ہندوستانی نام
بک لینڈیا پوپل نیا (ل)	(نیپالی زبان میں اِسکو پیپلی کہتے ہیں)

بیان و استعمال۔ یہ درخت سدا سبز رہتا ہے۔اِس کی لکڑی خاصی مضبوط اور دیرپا ہوتی ہے۔اِس کا وزن فی مکعب فٹ ۴۱ پونڈ سے لیکر ۴۹ پونڈ تک اُترتا ہے۔اِس سے چوکھٹیں۔ کواڑ اور آرائشی سامان زیادہ طیار کئے جاتے ہیں۔چونکہ یہ درخت خوش نما ہوتا ہے۔اِس لئے تزئین باغ کے لئے بھی اسے لگاتے ہیں +

طریق کاشت۔موسم بہار یا برسات میں بیجوں کے ذریعہ اِس کی کاشت بآسانی کرسکتے ہیں۔جب تک یہ درخت چھوٹے رہیں انہیں زیادہ سردی گرمی سے محفوظ رکھنا چاہیئے +

عام کیفیت۔علاقہ دارجلنگ میں یہ درخت بکثرت پایا جاتا ہے

Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

مُرتنگا

BURSERA SERRATA.

N. O. ... ... *Burseraceae.*

Tribe ... ... *Bursereae.*

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
مُرتنگا	برسی را سرریٹا (ل)

بیان و استعمال۔ یہ درخت قد میں اُونچا ہوتا ہے اور سدا سبز رہتا ہے۔ اِس کی جگر کی لکڑی سُرخ اور سخت ہوتی ہے۔ اِس کا وزن فی مکعب فٹ ۳۷ پونڈ سے لیکر ۴۶ پونڈ تک ہوتا ہے۔ یہ چوبی اسباب اور آرائشی سامان طیّار کرنے کے لئے بہت عمدہ خیال کی جاتی ہے +

طریقِ کاشت۔ موسم بہار یا برسات میں بیجوں کے ذریعہ اس کی کاشت کر سکتے ہیں +

عام کیفیت۔ بنگال۔ آسام اور علاقۂ چٹاگانگ میں یہ درخت بکثرت پایا جاتا ہے +

چکڑی

BUXUS SEMPERVIRENS.

(INDIAN BOX WOOD)

N.O. ... ... Euphorbiaceae.

S.O. ... ... Buxaceae.

Tribe ... ... Buxeae.

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
چکڑی - سفید - دھاوی	انڈین باکس وُڈ (ا)
+	بک سس سم پروی رنس (ل)

بیان و استعمال - یہ درخت قد میں چھوٹا ہے اور ہمیشہ سبز رہتا ہے - اِس کی لکڑی زردی مائل سفید اور انتہا درجہ سخت ہوتی ہے - مضبوطی میں یہ درجۂ اعلےٰ کی شمار کی جاتی ہے - اِسکا وزن فی مکعب فٹ ۵۴ پونڈ سے لیکر ۶۰ پونڈ تک ہوتا ہے + **میتھیو صاحب** لکھتے ہیں کہ بعض اوقات وزن میں فی مکعب فٹ ۷۲ پونڈ تک اُترتی ہے - اِس مُلک میں لِسے زیتون کی لکڑی کا ہم پلّہ شمار کرتے ہیں - یہاں زیادہ تر اِس سے کنگھیاں بنائی جاتی ہیں مگر یورپ میں اِسپر کھُدائی کا کام زیادہ تر کیا جاتا ہے - انواع و اقسام کی خراد اور جڑت کی اشیاء

Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

اِس سے طیّار کی جاتی ہیں۔ علم ریاضی کی شکلیں اور آلات اِس سے بالخصوص بنائے جاتے ہیں۔ اِس لکڑی کو کھُدائی کے کام میں لانے کے پیشتر خوب طرح سے سانخوردہ کیا جاتا ہے۔ جب ہر ایک موسم اسپر سے گزر جاتا ہے اُسوقت اِسے ہاتھ لگاتے ہیں۔ یوروپ میں اِس لکڑی اور ہاتھی دانت کے درمیان زیادہ فرق نہیں سمجھا جاتا۔ اور وہاں کے کاریگر اِس سے ریشم اور سُوت کا مال طیّار کرنے کے آلات بناتے ہیں۔ لنڈن کے درجۂ اوّل کے با تصویر اخبارات اِس لکڑی کو بہت استعمال کرتے ہیں۔ غرض وہاں اِس لکڑی کی قیمت بالاوسط فی ٹن ۲۱ پونڈ لگائی جاتی ہے۔ جس قدر اِس کی مانگ ہے اُس کی چوتھائی بھی یہ بہم نہیں پہنچتی۔ ہندوستان کے پہاڑی باشندے اِس لکڑی سے کٹھوتیاں۔ دُودھ۔ مکھن۔ اور گھی وغیرہ رکھنے کے برتن بناتے ہیں۔ اور اِس کی شاخوں کو کاٹ کر اپنی چھتوں میں ڈال لیتے ہیں۔ اِس کے پھُولوں سے بہت دِلربا خوشبو نکلتی ہے۔ اِس کے پتّے مویشیوں کے لیئے زہریلے ثابت ہوتے ہیں مگر بکرے اور بکریاں اِنہیں بے دھڑک چر جاتی ہیں۔ ملکِ فرانس میں اِس درخت کے پتّے انگوروں کی بیلوں کی جڑ میں بطور کھاد ڈالے جاتے ہیں۔

طریق کاشت۔ موسم بہار یا برسات میں بیجوں کے ذریعہ اِس کی کاشت کرسکتے ہیں۔ پہاڑوں میں کنکریلی۔ پتھریلی زمینوں میں یہ خوب

نشو و نما ہوتا ہے - چکڑی کے درخت میدانوں میں بھی پیدا ہوتے ہیں مگر اُن کی لکڑی پہاڑوں کے درختوں کی نسبت کمتر درجہ کی ہوتی ہے وجہ یہ ہے کہ میدانوں میں یہ بہت جلد بڑھ جاتا ہے لہذا لکڑی کا دانہ موٹا ہوتا ہے ؛

عام کیفیت - کوہِ ہمالیہ کے سلسلۂ شمال مغربی میں چار ہزار اور آٹھ ہزار فٹ کی بلندی کے درمیان یہ درخت زیادہ پایا جاتا ہے - علاقہ بھوٹان میں چھ ہزار اور سات ہزار فٹ کے اندر یہ بکثرت پیدا ہوتا ہے - ریاست گڑھوال میں بھی اِس کے کئی ہزار درخت شمار کئے گئے تھے مگر اعلےٰ درجہ کے درخت صرف وادیٔ کیلسو میں پائے گئے تھے - اُن کے پیٹ چھ چھ فٹ کے تھے اِس لکڑی کی قیمت ذرہ سی احتیاط میں دو چند سہ چند بڑھ سکتی ہے اور ذرہ سی لاپروائی اور سہل انگاری میں اُتنی ہی کم ہو جاتی ہے - المختصر اِسے ہمیشہ موسم سرما میں کاٹنا چاہیئے - اور کاٹنے کے بعد فی الفور چھت دار گوداموں میں جمع کر دینی چاہیئے تاکہ دُھوپ اور بارش سے یہ محفوظ رہے - لیکن یہ بھی اشد ضروری ہے کہ گودام ہوا دار ہو تاکہ لکڑی کو دونوں طرف سے خوب ہوا لگتی رہے - گودام کے دروازے بہت بڑے اور کھلے ہوئے نہیں ہونے چاہئیں کیونکہ زیادہ ہوا بھی اِس لکڑی کو شروع میں کٹنے کے بعد ناموافق ہوتی ہے - نیز اِس لکڑی کو کاٹ کر گودام میں فرش زمین پر نہیں ڈال دینا

Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

چاہیئے۔ بلکہ لکڑیوں کا کسی قدر اونچا مچان بناکر اُسپر انبار لگانا چاہیئے تاکہ زمین کی نمی اُسے بد رنگ اور خراب نہ کر دے۔ اگر جہازوں یا کشتیوں میں لدوا کر اُسے دُور و دراز بھیجنا مدّ نظر ہو تو اُس کی چھال ہرگز نہیں اُتارنی چاہیئے۔ علاقۂ سُلطانِ رُوم میں بھی یہ درخت بکثرت ہوتا ہے۔ مگر وہ اِس لکڑی کو قطعی باہر جانے نہیں دیتے۔ ہندوستان اِس کی ممالکِ یُورپ سے بڑی بھاری تجارت کرسکتا ہے۔ مگر دِقت یہ ہے کہ پہاڑوں سے اُتار کر سمندر کے کنارے تک پہنچانے میں خرچ بہت آتا ہے ایک تجربہ کار صاحب تحریر فرماتے ہیں کہ پہاڑوں کے دامن میں اِس کی کاشت نہایت کامیابی کے ساتھ کی جاسکتی ہے ۞

بکم

CÆSALPINIA SAPPAN.

N. O. ... ... *Leguminsae.*

S. O. ... ... *Caesalpineae.*

Tribe ... ... *Eucaesalpinieae.*

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
بکم	سے سل پائی نیا سے پن (ل)

بیان و استعمال۔ یہ درخت قد میں چھوٹا اور خار دار ہوتا ہے۔ اِس کی جگر کی لکڑی سُرخ ہوتی ہے۔ اِس کا وزن فی مکعب فٹ

CC0. Gurukul K

۵۲ پونڈ سے لیکر ۶۱ پونڈ تک اُترتا ہے۔ اور اِس لکڑی سے نہایت عُمدہ آرائیشی سامان طیّار کیئے جاسکتے ہیں۔ وجہ یہ ہے کہ یہ نہ خم کھاتی ہے اور نہ پھٹتی ہے۔ رنگ اور روغن اِسپر نہایت چمکدار ہوتا ہے۔ اِس سے ایک قسم کا رنگ برآمد ہوتا ہے جس کے بڑے دام اُٹھتے ہیں اور یہ ممالک غیر کو کثیر تعداد میں بھیجا جاتا ہے۔ جڑ اور لکڑی دونوں سے رنگ نِکلتا ہے۔ ولایت میں اِس سے سُرخ چھینٹیں چھاپی جاتی ہیں +

طریقِ کاشت۔ موسم بہار یا برسات میں بیجوں کے ذریعہ اِس کی کاشت کرسکتے ہیں +

عام کیفیت۔ علاقہ مدراس اور ممالکِ متوسط میں یہ بکثرت پیدا ہوتا ہے۔ علاقۂ ملیبار میں موپلا لوگوں میں یہ ایک عام رواج ہے کہ جس دِن اُن کے گھر لڑکی پیدا ہوتی ہے اُس دِن یا مہینہ دو مہینہ بعد اِس درخت کے چالیس پچاس بیج بو دیتے ہیں۔ دس بارہ برس میں درخت طیّار ہو جاتے ہیں۔ شادی کے وقت اُس لڑکی کو یہ درخت بطور جہیز دیئے جاتے ہیں +

Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

سلطانہ چمپہ

CALOPHYLLUM INOPHYLLUM.

(THE ALEXANDRIAN LAUREL)

N. O. ... ... Guttiferae.

Tribe ... ... Calophylleae.

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
سُلطانہ چمپہ	الگزنڈرین لارل (ل)
	کے لوفائی لم انوفائی لم (ل)

بیان و استعمال۔ یہ درخت ہمیشہ سرسبز رہتا ہے۔ اِس کی چھال سفید چکنی اور اندر کی لکڑی سُرخی مائل گندمی رنگ کی ہوتی ہے۔ یہ خاصی مضبوط ہوتی ہے اور اِس کا وزن فی مُکعب فٹ ۳۸ پونڈ سے لیکر ۶۳ پونڈ تک ہوتا ہے۔ اِسے کل سازی۔ مستول۔ کشتیوں عمارات وغیرہ کے مطالب میں استعمال کرتے ہیں۔ ریل کی پٹڑی کے نیچے اِسکے سلیپر بھی بہت مضبوط اور دیرپا ثابت ہوئے ہیں +

طریقِ کاشت۔ موسم بہار یا برسات میں بیجوں کے ذریعہ اِس کی کاشت کرسکتے ہیں +

عام کیفیت۔ صُوبۂ مدراس بالخصوص جنوبی کنارا میں یہ درخت زیادہ پایا جاتا ہے +

CC0. Gurukul K...

کندیب ، پوُن و کلپوُن

CALOPHYLLUM POLYANTHUM.

" TOMENTOSUM.

" WIGHTIANUM.

(THE POON SPAR TREE)

N. O. ... ... Guttiferae.

TRIBE ... ... Calaphylleae.

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
کندیب	کولو فائی۔لم پولی۔ اینتھم (ل)
پوُن	کولو فائی لم۔ ٹومن ٹوسم (ل)
کلپوُن	کولو فائی لم۔ وای ٹی اے نم (ل)
	پوُن سپار ٹری (ا)

بیان و استعمال ۔ **پہلا درخت** ہمیشہ سر سبز رہتا ہے۔ اور یہ زیادہ تر شمالی اور مشرقی بنگال میں پایا جاتا ہے۔ اس کی لکڑی خاصی مضبوط ہوتی ہے۔ اور اس کا وزن فی مکعب فٹ ۳۸ پونڈ سے بکر ۴۴ پونڈ تک ہوتا ہے۔ اس سے چھوٹی چھوٹی کشتیاں اور جہازوں کے مستول زیادہ تر بنائے جاتے ہیں۔ نیز اسے عمارات کے کام میں بھی لاتے ہیں +

CC0. Gurukul Kangri ... Haridwar. Digitized by eGangotri

دوسرا درخت بہت اُونچا ہوتا ہے اور یہ بھی ہمیشہ سرسبز رہتا ہے۔ کنارا اور مغربی ساحل پر بکثرت پیدا ہوتا ہے۔ اِس کی لکڑی خاصی مضبوط ہوتی ہے۔ اور اِس کا وزن فی مکعب فٹ ۳۲ پونڈ سے لیکر ۴۳ پونڈ تک اُترتا ہے۔ یہ عمارات اور ٹیلوں کے کام میں زیادہ استعمال کی جاتی ہے اور اِس کے بیجوں سے تیل نکلتا ہے +

تیسرا درخت بھی سدا سبز رہتا ہے اور اِس کی لکڑی سُرخ اور مضبوط ہوتی ہے۔ اِس کا وزن فی مکعب فٹ ۴۵ پونڈ تک ہوتا ہے۔ بڈڈم صاحب لکھتے ہیں کہ محکمۂ تعمیرات کے افسر اِسے نہایت پسند کرتے ہیں اور اِسے قیمتی لکڑی قرار دیتے ہیں چنانچہ عمارات کے ہر ایک کام میں آتی ہے +

طریق کاشت۔ موسم بہار یا برسات میں بیجوں کے ذریعہ اسکی کاشت کرسکتے ہیں +

عام کیفیت۔ درخت کندیپ چٹاگانگ سے اُوپر پانچ ہزار فٹ کی بلندی تک پایا جاتا ہے +

کائرپہ

CARALLIA INTEGERRIMA.

N. O. ... ... Rhizophoreae.

TRIBE ... ... Legnotideae.

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
کائرپہ	کے رلّیا۔ ان ٹگر ریما (ل)

بیان و استعمال۔ یہ درخت ہمیشہ سرسبز رہتا ہے۔ اس کے جگر کی لکڑی سُرخ۔ بہت سخت۔ مضبوط اور دیرپا ہوتی ہے۔ رنگ وروغن اسپر خوب چمکتا ہے۔ اس کا وزن فی مکعب فٹ ۴۲ پونڈ سے لیکر ۵۱ پونڈ تک ہوتا ہے۔ یہ زیادہ تر عمارت کے کاموں میں آتی ہے۔ نیز جنوبی کنارا میں اس سے چوبی اور آرائشی اسباب تیار کئے جاتے ہیں +

طریق کاشت۔ موسم بہار یا برسات میں۔ بیجوں کے ذریعہ اس کی کاشت کی جاسکتی ہے +

عام کیفیت۔ کوہ ہمالیہ کے مشرقی حصہ۔ بنگال اور مدراس میں یہ درخت بکثرت پایا جاتا ہے +

Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

ڈُھنڈل

CARAPA MOLUCCENSIS.

N. O. ... ... Meliaceae.

Tribe ... ... Trichilieae.

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
ڈُھنڈل	کے رے پا مولک سن سس (ل)

بیان و استعمال - یہ درخت میانہ قد کا ہوتا ہے - اور سدا سبز رہتا ہے - چیرتے وقت لکڑی کا رنگ سفید ہوتا ہے - مگر ہوا لگنے پر سُرخ ہو جاتا ہے - یہ خاصی مضبوط ہوتی ہے - اور اس کا وزن فی مکعب فٹ ۴۱ پونڈ سے لیکر ۴۷ پونڈ تک ہوتا ہے - یہ زیادہ تر عمارت کے کام میں آتی ہے - علاوہ ازیں اس سے گاڑیوں کے پہیّے اور اوزاروں کے دستے وغیرہ بھی تیار کئے جاتے ہیں - اِس درخت میں سے چمکدار بھورے رنگ کا گوند بر آمد ہوتا ہے اور اِس کے پھلوں میں سے تیل نکلتا ہے - یہ جلانے اور سر میں ڈالنے کے مصرف میں آتا ہے +

طریق کاشت - موسم بہار یا برسات میں بیجوں کے ذریعہ اس کی کاشت بآسانی کر سکتے ہیں +

عام کیفیت - سُندر بن علاقہ بنگال اور ملیبار میں یہ درخت

کثرت پایا جاتا ہے +

کمبھ

CAREYA ARBOREA.

N. O. ... ... *Myrtaceae.*

Tribe ... ... *Lecythideae.*

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
کمبھ - کمبھی	کے ریا - آر بوریا (ل)

بیان و استعمال - یہ درخت بہت جلد بڑھ جاتا ہے اور قد میں بہت بڑا ہوتا ہے - موسم خزاں میں اس کے پتے جھڑ جاتے ہیں پرانے درختوں میں جگر کی لکڑی نہایت سیاہ ہو جاتی ہے - یہ بہت پائدار اور خاصی مضبوط ہوتی ہے - اس کا وزن فی مکعب فٹ ۴۸ پونڈ سے لیکر ۶۱ پونڈ تک ہوتا ہے - یہ زیادہ تر عمارات چوبی اور آرائشی سامان بنانے کے مصرف میں آتی ہے - پانی کے اندر یہ نہایت دیر پا ثابت ہوتی ہے - اس کے چھلکے سے ریشہ نکلتا ہے - جس سے رسے وغیرہ طیار کئے جاتے ہیں -

نیز اس کی چھال دیسی ادویات میں استعمال کی جاتی ہے +

طریق کاشت - موسم برسات میں بیجوں کے ذریعہ اسکی باسانی کاشت کر سکتے ہیں +

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

عام کیفیت - بنگال - مدراس - وسط ہند - اودھ اور آسام میں یہ درخت بکثرت پایا جاتا ہے +

لور جور

CASEARIA GLOMERATA.

N. O. ... ... *Samydaceae.*

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
لور جور	کے سی اے ریا گلومی ریٹیا (ل)

بیان و استعمال - یہ درخت قد میں بہت بڑا ہوتا ہے اور سدا سبز رہتا ہے - اس کی لکڑی اندر سے خاصی مضبوط اور زردی مائل سفید ہوتی ہے - اس کا وزن فی مکعب فٹ ۴۵ پونڈ سے لیکر ۴۸ پونڈ تک اترتا ہے - یہ زیادہ تر عمارات کے کام میں آتی ہے - بعض اوقات اس سے چاء کے صندوق طیار کئے جاتے ہیں اس کا کوئلہ بھی اچھا ہوتا ہے +

طریق کاشت - موسم بہار یا برسات میں بیجوں کے ذریعہ اس کی کاشت کر سکتے ہیں +

عام کیفیت - علاقہ چٹاگانگ اور مشرقی بنگال میں چھ ہزار فٹ کی بلندی تک یہ درخت بکثرت پایا جاتا ہے +

CC0. Gurukul Kangri Coll...

املتاس

CASSIA FISTULA.

(THE INDIAN LABURNUM)

N.O. ... ... *Leguminoseae.*

S.O. ... ... *Caesalpinieae.*

Tribe ... ... *Cassieae.*

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
املتاس - راج برکش	انڈین لے برنم (ل) کے سیاشس ٹیولا (ل)

بیان و استعمال - یہ درخت میانہ قد کا ہوتا ہے اور موسم خزاں میں اسکے پتے جھڑ جاتے ہیں - پہاڑوں میں یہ چار ہزار فٹ کی بلندی تک پایا جاتا ہے - اس کی لکڑی اندر سے نہایت مضبوط نکلتی ہے - اِس کا وزن فی مکعب فٹ ۵۲ پونڈ سے لیکر ۶۳ پونڈ تک اُترتا ہے - یہ عمارات کے کام میں آتی ہے اور اس سے گاڑیاں اور کئی قسم کے چوبی اور آرائشی سامان طیّار کئے جاتے ہیں اس کے پھول نہایت خوشنما صاف اور شوخ بسنتی رنگ کے ہوتے ہیں - اور ہر ایک شاخ میں جھالروں کی طرح لٹکتے رہتے ہیں - یہی وجہ ہے کہ اسے زیادہ تر تزئینِ باغ کے لئے لگاتے ہیں - پھولوں سے ایک قسم کا مُربّہ طیّار کیا جاتا ہے - اس کی چھال کپڑا رنگنے اور

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

چھڑہ پکانے کے مصرف میں آتی ہے - اور اِس کی پھلیاں ادویات
میں استعمال کی جاتی ہیں +

طریق کاشت - موسم برسات میں بیجوں کے ذریعہ اِسے بو سکتے
ہیں - دُوسری برسات تک پنیری لگانے کے قابل ہو جاتی ہے +

عام کیفیت - اِس درخت کی کئی اقسام مُختلف مُقامات میں پائی
جاتی ہیں - مگر یہ سب میں سر بر آوردہ ہے +

ہنگوری

CASTANOPSIS RUFESCENS.

N. O. ... ... Cupuliferae.

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
ہنگوری	کس ٹے نوپ سس ریفوسن سنس (ل)

بیان و استعمال - یہ درخت نلہ میں بہت بڑا ہوتا ہے اور سدا
سبز رہتا ہے - اِس کی لکڑی اندر سے سفید اور مضبوط ہوتی ہے
اِس کا وزن فی مکعب فٹ ۴۵ پونڈ سے لیکر ۴۷ پونڈ تک اُترتا
ہے - یہ زیادہ تر عمارات کے کام میں آتی ہے - اور اِس سے آرائشی
سامان اور آلات وغیرہ بہت خوبصورت طیار کئے جا سکتے ہیں - نمی
اور پانی میں یہ نہایت دیر پا اور سخت جان ثابت ہوتی ہے +
اِس کا پھل خوش ذائقہ ہوتا ہے - اِسلئے بڑی رغبت کے ساتھ

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

کھایا جاتا ہے +

طریق کاشت - موسم برسات میں بیجوں کے ذریعہ بآسانی اِس درخت کی کاشت کر سکتے ہیں +

عام کیفیت - علاقۂ دار جالنگ میں یہ درخت بکثرت پایا جاتا ہے +

تُن

CEDRELA TOONA
(THE TOON TREE.)

N.O. ... ... *Meliaceae.*

Tribe ... ... *Cedreleae.*

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
تُن - مہا نیم	سی ڈریلا ٹُونا (ل)

بیان و استعمال - یہ درخت قد میں بڑا اور سایہ دار ہوتا ہے - بنگال اور آسام میں جہاں یہ زیادہ کاٹا نہیں جاتا - سَو سَو فٹ تک اُونچا ہو جاتا ہے - اور بیس بیس فٹ تک اِس کا پیٹ ناپا گیا ہے - اِس کی لکڑی سُرخ اور بہت پائدار ہوتی ہے - دیمک گھن وغیرہ مُوذی کیڑے مکوڑے اِسے گزند نہیں پہنچاتے - میز - کُرسیاں - الماریاں وغیرہ آرائشی سامان کے لئے اِس کی ہر جگہ قدر کی جاتی ہے - کھُدائی کا کام بھی اِس پر بہت خُوبصورت ہوتا ہے -

CC-0. ... Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

بنگال اور آسام میں اِس سے چاو وغیرہ کے صندوق طیّار کئے
جاتے ہیں۔ اِس کے پھول کپڑا رنگنے کے کام میں آتے ہیں۔ اور
اُن سے نہایت شوخ بسنتی رنگ بر آمد ہوتا ہے۔ موسم بہار
میں یہ پھولتا ہے۔ اِس وقت اِس کی خوبصورتی دیکھنے کے قابل
ہوتی ہے۔ اِس کی چھال جس سے ایک قسم کا گوند بھی نکلتا ہے
ادویات کے کام میں آتی ہے۔ اِس کے پتّے مویشیوں کو چرائے
جاتے ہیں اور موسم گرما میں اسکا سایہ بہت غنیمت سمجھا جاتا ہے
طریق کاشت۔ تُن کے درخت بیجوں سے بآسانی پیدا کئے
جاسکتے ہیں۔ اگر درختوں کو زمین کے ہموار کاٹ لیا جاوے تو
پھر یہ بہت جلد پھُوٹ کر سر بُلند ہو جاتے ہیں +

عام کیفیت۔ پہاڑوں میں یہ درخت بالعموم ڈھائی ہزار فٹ
کی بُلندی تک پایا جاتا ہے۔ مگر علاقہ سکم میں سات ہزار فٹ
کی بُلندی تک پیدا ہوتا ہے۔ اِس کا وزن فی مکعب فٹ ۲۲
پونڈ تک اُترتا ہے +

CC0, Gurukul Kangri Collection

تُنی

CEDRELA TOONA SERRATA.

N.O. ... ... *Meliaceae.*

Tribe... ... *Cedreleae.*

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
تُنی - داوری	سی ڈریلا ٹونا سرریٹا (ل)

بیان و استعمال۔ تُن کے درخت اور تُنی کے درخت میں صرف اِس قدر فرق ہوتا ہے کہ تُن کے پتّوں کے کنارے صاف ہوتے ہیں اور تُنی کے دندانے دار۔ پہاڑوں میں یہ درخت آٹھ ہزار فٹ کی بلندی تک پایا جاتا ہے۔ اِس کی لکڑی اندر سے ہلکی سُرخ اور چیرتے وقت خوشبو دار ہوتی ہے۔ اِس کا وزن فی مکعب فٹ ۲۸ پونڈ سے لیکر ۳۸ پونڈ تک اُترتا ہے۔ یہ بھی قریب قریب تمام اُنہیں کاموں میں آتی ہے کہ جن میں تُن کی لکڑی استعمال کی جاتی ہے۔

طریقِ کاشت۔ بجنسہٖ وہی ہے کہ جو تُن کے ضمن میں بیان کیا گیا ہے +

عام کیفیت۔ یہ درخت شمالی مغربی سلسلۂ کوہ ہمالیہ میں بکثرت پیدا ہوتا ہے +

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

دیودار

CEDRUS DEODARA.

(HIMALAYAN CEDAR)

N. O. ... ... *Coniferae.*

Tribe ... ... *Abietineae.*

ہندوستانی نام	انگریزی لاطینی نام
دیودار - دیار	ہمالین سیڈر (ا) سی ڈرس دیودار (ل)

بیان و استعمال - دیودار یا دیار کا شاندار - قد آور اور جسیم درخت کوہ ہمالیہ میں ہمیشہ سے پایا جاتا ہے - گو یہ درخت کوہ ہمالیہ میں کئی جگہ کم و بیش نظر آتا ہے - مگر اس کے سلسلۂ شمال مغربی میں چار ہزار سے دس ہزار فٹ بلندی کے درمیان بہت زیادہ پیدا ہوتا ہے - اس کی لکڑی انتہا درجہ دیرپا - سبک اور بہت خوبصورت ہوتی ہے - عام طور پر اس کی لکڑی کو سونے سے مشابہت دیتے ہیں - وجہ یہ ہے کہ اگر یہ مٹی کے اندر سو سال دبی رہے - جب نکالی جاویگی جوں کی توں نکلیگی - دیمک گھن اور اور موذی کیڑے اس کے پاس تک نہیں آسکتے - سرکاری عمارات میں یہی لکڑی سب سے زیادہ کام میں لائی جاتی ہے - ریلوے کی پٹریوں کے نیچے اسی کے موٹے موٹے

تختے بچھائے جاتے ہیں۔ پلوں کی تعمیر میں جہاں زیادہ مضبوطی کا کام ہے بالخصوص اسی کو استعمال کرتے ہیں۔ آرائشی سامان اس سے بکثرت طیار کئے جاتے ہیں۔ شہتیر کڑیاں۔ دروازوں کی چوکھٹیں اور جوڑیاں اس کی بہت قیمتی شمار کی جاتی ہیں۔ اس کی لکڑی سے ایک قسم کا تیل بھی نکالا جاتا ہے۔ یہ زیادہ تر چمڑے کے ان مشکیزوں پر لگایا جاتا ہے جن پر سوار ہو کر پہاڑی ندی نالوں کو عبور کرتے ہیں۔ مویشیوں اور گھوڑوں کے زخموں پر بھی اسے لگاتے ہیں۔ اکثر اصحاب اسے کار بولک آئیل کے برابر خیال کرتے ہیں۔ کلوں کے پرزوں میں بھی اسے لگاتے ہیں بعض اصحاب کا خیال ہے کہ اگر اس تیل کو اور قسم کی لکڑیوں پر مل دیا جاوے تو ان میں بھی دیار جیسی پائداری آجاتی ہے۔ غالباً اس کے معنی یہ ہیں کہ وہ دیمک وغیرہ موذی کیڑوں سے محفوظ ہو جاتی ہیں۔ شہتیروں کے سروں پر اسی خیال سے چیڑھ یا دیار کا تیل یا کولتار لگایا جاتا ہے۔ کہ انہیں موذی کیڑوں سے گزند نہ پہنچے۔ اس کا وزن فی مکعب فٹ ۳۱ پونڈ سے لیکر ۴۲ پونڈ تک ہوتا ہے۔ غرضیکہ اس لکڑی کی جسقدر تعریف کی جاوے بجا ہے۔ تمام دنیا میں عمارتی کاموں کے لئے یہ افضل شمار کی جاتی ہے۔ بہت لمبے بڑے لیپٹ کے نہایت سیدھے شہتیر جیسے اس لکڑی کے نکل سکتے ہیں

Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

ویسے اور کے ہرگز نہیں۔ کچھ عرصہ پیشتر کوہ ہمالیہ میں دیودار
کے درخت ۲۰۰ دو سو فٹ بلند اور پچیس چھتیس ۳۶ فٹ لپیٹ کے افراط
سے موجود تھے۔ اور بعض بعض مقامات میں اب بھی تھوڑے
بہت ہیں مگر ابتدا میں جب اس لکڑی کی قدر و منزلت شروع
ہوئی تو درخت اندھا دھند کاٹ لئے گئے تھے۔ نئے درختوں کے
لگانے کا کوئی باقاعدہ انتظام نہیں تھا۔ ساتھ ہی پہاڑ کے
باشندوں نے بھی اسے معمولی کاموں میں لانا اور جلانا شروع
کر دیا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ مانگ بہت بڑھ جانے اور مال کم ہو جانے
کی وجہ سے نرخ بہت تیز ہو گیا ہے۔ تجربہ سے ثابت ہوا
ہے کہ دیودار کی لکڑی پہ ایک دائرہ ہر سال بڑھتا ہے۔ پس
دائروں کو شمار کر کے لکڑی کی عمر کا بآسانی اندازہ لگا سکتے ہیں۔
ڈاکٹر سٹوارٹ صاحب لکھتے ہیں کہ دیودار کے درخت کا چھ ۶ فٹ
لپیٹ انچ یا ایک سو بیس ۱۲۰ برس میں جا کر ہوتا ہے۔ محکمۂ
جنگلات نے یہ قاعدہ مقرر کر دیا ہے کہ دیار کے درخت کا
جب تک چھ ۶ فٹ لپیٹ نہ ہو جاوے اسے کاٹا نہ جاوے۔
ضلع کانگڑہ میں اکثر اشخاص دیودار کی جگر کی لکڑی کے ٹکڑوں
کو پتھر پر بطور صندل گھس کر پیشانی پر لگاتے ہیں۔ دیار کی
جگر کی لکڑی کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑوں کو پنساری دیودار خطائی
کے نام سے فروخت کرتے ہیں اور اطبا انہیں ادویات کے مصرف میں لاتے ہیں۔

CC0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

طریقِ کاشت - یہ درخت پہاڑوں میں ہی پیدا ہو سکتا ہے۔ میدانوں میں خاص احتیاط سے یہ ایک حد تک نشو و نما ہو جاتا ہے مگر بہت پست قد رہتا ہے۔ اور اس کا پیپٹ کبھی قابل نہیں ہوتا۔ میدانوں میں دو چار درخت تزئین باغ کے لئے لگائے جا سکتے ہیں مگر اُن کی پوری پوری خبر گیری کرنی پڑتی ہے۔ ماہ اکتوبر میں اسکے بیج پک جاتے ہیں۔ تجربہ کار اصحاب کی رائے ہے کہ بجائے موسم بہار کا انتظار کرنے کے انہیں اکتوبر کے اخیر یا نومبر میں بو دینا چاہیئے۔ بیج ایسی کیاریوں میں بونے چاہئیں جنہیں پہلے سے ہر طرح درست کر لیا گیا ہو۔ مراد یہ کہ کھاد وغیرہ ڈال کر بیج میں قطاریں بنا دی گئی ہوں۔ قطاروں کا فاصلہ متوازی ۹ انچہ سے لیکر ایک فٹ تک رکھ سکتے ہیں۔ موسم بہار تک بیج پھوٹ آتے ہیں۔ موسم برسات میں انہیں زیادہ طپش اور اولوں وغیرہ سے بچانا چاہیئے اور جب موسم زیادہ خشک اور گرم ہو تو ایک دو مرتبہ پانی دلوا دینا چاہیئے۔ جب برسات شروع ہو جائے تو اُن کی نگرانی کی چنداں ضرورت باقی نہیں رہتی۔ موسم سرما میں انہیں برف اور کوہر سے محفوظ رکھنا چاہیئے۔ اور جب کبھی موسم برسات میں حد سے زیادہ ناکارہ خار و خس کیاریوں میں نظر آوے تو ہلکی نلائی کرا دینی چاہیئے۔ اگر پنیری کو چوب کی غرض سے قطعات میں لگانا مد نظر ہو تو سال سوا سال کے بعد لگا سکتے ہیں اور

Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

اگر پہاڑی سڑکوں کے کنارے لگانا منظور ہو تو پنیری کو پہلی کیاریوں
میں سے اکھاڑ اکھاڑ کر دوسری کیاریوں میں لگا دینا چاہیئے تاکہ
تیسرے سال یہ اس قدر تناور ہو جاوے کہ سڑکوں کے کنارے
لگانے کے بعد اُن کی زیادہ غور و پرداخت کی ضرورت باقی
نہ رہے۔ پنیری اُکھاڑتے وقت خاص احتیاط یہ رکھنی چاہیئے
کہ جڑوں کے باریک اور نرم و نازک سرے رسی یا کھرپے وغیرہ
سے کٹ نہ جاویں۔ اس عمل کی بہترین ترکیب یہ ہے کہ پنیری
کو مٹی کے گولوں سمیت اُکھاڑا جاوے۔ پنیری اُکھاڑنے اور
دوسری جگہ لگانے کی کارروائی موسمِ برسات میں بوجہ احسن ہو
سکتی ہے۔ دیار کی خود رو پنیری کی نسبت کیاریوں میں کاشت
کی ہوئی پنیری زیادہ طاقتور ہوتی ہے۔ جب تک درخت بڑے
نہ ہو جاویں تب تک مویشی اور جنگلی جانوروں سے انہیں محفوظ
رکھنے کا خاص خیال رکھنا چاہیئے۔ جہاں باڑ ذرہ کمزور ہو فی الفور
مرمت یا تجدید کرا دیا کریں ؀

عام کیفیت۔ انیسویں صدی کے شروع میں اہلِ یوروپ کو
ہمالیہ میں دیودار کی موجودگی کا پتہ لگا تھا۔ چنانچہ اس درخت
کو بطور نمونہ کئی عالمانِ علمِ نباتات کے پاس شناخت اور تقرری
نام کی غرض سے بھیجا گیا۔ کسی نے اسے (پائی نس) قرار دیا۔
اور کسی نے سیڈر تجویز کیا بالآخر مؤخر الذکر نام صحیح سمجھ کر رائج

CC0. Gurukul Kangri Coll

کر دیا گیا۔ ڈاکٹر سٹوارٹ صاحب تحریر فرماتے ہیں کہ علاقۂ کشمیر میں اِس وقت کئی عمارتوں میں چار چار سو برس کی دیو دار کی لکڑی لگی ہوئی موجود ہے اور اُس کی حیثیت میں ذرہ فرق نہیں آیا بعض اصحاب کا بیان ہے کہ آٹھ آٹھ سو برس کی عمارتوں میں بھی دیو دار کی لکڑی پائی جاتی ہے اور اُس کا اب تک کچھ بھی نہیں بگڑا +

کوم سُوم

CELTIS TETRANDRA.

N. O. ... ... Urticaceae.

Tribe ... ... Celtideae.

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
کوم سُوم	کل ٹس ٹٹ رینڈرا (ل)

بیان و استعمال۔ یہ درخت قد میں اُونچا ہوتا ہے اور اسکی لکڑی اندر سے بھُورے رنگ کی ہوتی ہے۔ یہ خاصی مضبوط ہوتی ہے اور اس کا وزن فی مکعب فٹ ۳۷ پونڈ تک ہوتا ہے علاقۂ آسام میں اِس سے زیادہ تر ڈونگیاں بنائی جاتی ہیں۔ اور یہ عمارات کے کام میں بھی آتی ہے +

طریق کاشت۔ موسم بہار یا برسات میں بیجوں کے ذریعہ

CC0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

اسکی کاشت کی جا سکتی ہے +

عام کیفیت - علاقۂ کوہ کمایوں - دار جلنگ اور مغربی گھاٹ میں یہ درخت بکثرت پایا جاتا ہے +

CERATONIA SILIQUA.

(CAROB TREE)

N. O. ... ... Leguminosae.

انگریزی یا لاطینی نام	ہندوستانی نام
کیرب ٹری (ل) سی ریٹونیا سلی کوا (ل)	

بیان و استعمال - یہ درخت قد میں چھوٹا ہوتا ہے اور سدا سبز رہتا ہے - عرب میں نشو و نما ہوتا ہے - ملک سپین اور مصر وغیرہ میں بکثرت پیدا ہوتا ہے - مگر ہندوستان کے بھی مختلف حصّوں میں یہ بآسانی اقامت گزین ہو جاتا ہے - اس کی لکڑی سخت اور مضبوط اور اندر سے گلابی رنگ کی ہوتی ہے - اس سے آرائشی سامان عمدہ تیار کئے جا سکتے ہیں - اس کی کاشت زیادہ تر اس کی پھلیوں کے لئے کی جاتی ہے پھلیوں کا مغز لذیذ اور مقوّی ہوتا ہے - حیوان بھی ان پھلیوں کو نہایت رغبت کے ساتھ کھاتے ہیں - اس لئے جہاں یہ درخت کثرت سے ہوتے ہیں وہاں ان کی پیداوار بہ لحاظ چارہ بیش قیمت سمجھی جاتی ہے +

CC0. Gurukul Kangri Collection

طریق کاشت - اِس درخت کی کاشت بیجوں - قلموں اور پیوند کے ذریعہ کر سکتے ہیں - قلمیں موسم بہار میں لگانی چاہئیں اور اگر بیجوں سے کاشت مدِ نظر ہو تو ماہ فروری میں کیاریوں میں مٹی اور تازہ گھوڑوں کی لید بچھاکر بو دیں - جب پنیری دو تین انچ اونچی ہو جاوے تو اُسے اکھاڑ کر گملوں میں لگادیں - اور جب یہ طاقت ور ہو جاوے تو اُسے جہاں چاہیں لگا سکتے ہیں - مستقل جگہ لگانے کے لئے موسم برسات شمار کیا جاتا ہے - جن دنوں دھوپ تیز ہو اُن دنوں پنیری کو سایہ اور پانی دینا چاہئیے - اگر ناکارہ خاروخس بڑھ جاوے تو اُسے نکال دیں - زیادہ بارش کے وقت بھی پنیری کو حفاظت کی ضرورت ہوتی ہے - اگر بڑے بڑے درختوں کے نیچے پنیری لگائی جاوے تو انسب ہے ۔

عام کیفیت - صوبہ پنجاب کے نہری علاقوں میں یہ درخت بآسانی پیدا ہو جاتا ہے ۔

Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

گورن

CERIOPS CANDOLLEANA.

N.O. ... ... *Rhizophoreae.*
Tribe ... ... *Rhizophoreae.*

انگریزی یا لاطینی نام	ہندوستانی نام
سی ری او پس کن ڈو لی آنہ (ل)	گورن

بیان و استعمال۔ یہ درخت قد میں چھوٹا ہوتا ہے اور سدا سبز رہتا ہے۔ اِس کی لکڑی کا وزن فی مکعب ۶۳ پونڈ تک ہوتا ہے۔ یہ اندر سے سُرخ اور مضبوط نکلتی ہے۔ صُوبۂ بنگال میں اِس سے زیادہ تر کشتیاں بناتے ہیں یا عمارات کے کام میں لاتے ہیں۔ اِس کی چھال چمڑہ رنگنے اور پکانے کے مصرف میں آتی ہے +

طریقِ کاشت۔ موسم بہار یا برسات میں بیجوں کے ذریعہ اِس کی کاشت کر سکتے ہیں +

عام کیفیت۔ صُوبۂ بنگال میں سمندر اور بڑے دریاؤں کے کنارے کیچڑ میں یہ درخت بکثرت پایا جاتا ہے +

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

پوگا پوما

CHICKRASSIA TABULARIS.

(CHITTAGONG WOOD)

N. O. ... ... *Meliaceae.*

Tribe ... ... *Swieteniae.*

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
پوگا پوما- چکرسی	چک ریسی ٹے بیولے رس (ل)

بیان و استعمال- یہ درخت قد میں بہت بڑا ہوتا ہے- اور اس کی جگر کی لکڑی سخت مضبوط اور نہایت خوبصورت چمک دار ہوتی ہے اس کا وزن فی مکعب فٹ ۴۰ پونڈ سے لیکر ۵۲ پونڈ تک برآمد ہوتا ہے- اس سے زیادہ تر آرایشی اور پر نقش ونگار سامان طیار کئے جاتے ہیں- کھدائی کے یہ لکڑی مطلب کی ہے اس کے پھولوں میں سے سرخ اور زرد رنگ برآمد ہوتا ہے- اور اس کی چھال ادویات کے مصرف میں آتی ہے +

طریق کاشت- موسم بہار یا برسات میں بیجوں کے ذریعہ اس کی کاشت بہ آسانی کرسکتے ہیں +

عام کیفیت- مشرقی بنگال- آسام- چٹاگانگ اور علاقہ مدراس میں یہ درخت بکثرت پیدا ہوتا ہے +

Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

گریا

CHLOROXYLONSWIETENIA

(SATIN WOOD)

N. O. ... ... *Meliaceae.*

Tribe ... ... *Cedreleae.*

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
گریا - بہرو	سیٹن ووڈ (ل)
	کلوروکسی لن سوائی ٹی نیا (ل)

بیان و استعمال - یہ درخت قد میں درمیانہ درجہ کا ہوتا ہے اور موسم خزاں میں اس کا پت جھڑ ہو جاتا ہے - اس کی لکڑی کا وزن فی مکعب فٹ ٩٤ پونڈ سے لیکر ١٦ پونڈ تک ہوتا ہے - یہ نہایت سخت - مضبوط - خوش نما اور چمکدار ہوتی ہے - اس سے زیادہ تر گاڑیاں آلات کاشتکاری - تصویروں کے چوکھٹے اور آرائشی سامان طیار کئے جاتے ہیں - صوبۂ مدراس میں اس سے ہل اور کولھو زیادہ تر بنائے جاتے ہیں - پانی کے اندر یہ بہت دیرپا ثابت ہوتی ہے - خراد کی چیزیں اس سے نہایت خوبصورت بنتی ہیں - انگلستان کو یہ لکڑی بہت جاتی ہے - وہاں اسے بالخصوص میزیں - الماریاں اور برشوں کی پشت بنانے کے مصرف میں لاتے ہیں +

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

طریق کاشت - موسم بہار یا برسات میں بیجوں کے ذریعہ اس کی کاشت کرسکتے ہیں ٭

عام کیفیت - ممالکِ متوسط - وسطِ ہند - صوبۂ برار اور مدراس میں یہ درخت بکثرت پایا جاتا ہے ٭

پتّاکرا

CHRYSOPHYLLUM ROXBURGHII

(THE STAR APPLE)

N. O. ... ... *Sapotaceae.*

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
پتّاکرا	اسٹار ایپل - کرائی سوفائی لم راکس برگی

بیان و استعمال - یہ درخت سدا سبز رہتا ہے - اس کی لکڑی کا وزن فی مکعب فٹ بالعموم ۳۹ پونڈ ہوتا ہے - یہ اندر سے سفید اور خاصی مضبوط ہوتی ہے - اسے زیادہ تر عمارات کے کام میں لاتے ہیں - نیز اس کا پھل کھایا جاتا ہے ٭

طریق کاشت - موسم برسات میں بیجوں کے ذریعہ اس کی کاشت کرسکتے ہیں ٭

عام کیفیت - بنگال - آسام اور علاقۂ مغربی گھاٹ میں یہ درخت بکثرت پیدا ہوتا ہے ٭

Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

تیزپات

CINNAMOMUM OBTUSIFOLIUM.

N. O. ... ... Lauraceae.

Tribe. ... ... Perseaceae.

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
تیزپات	سنّا موم اوب ٹیوسی فولیم (ل)

بیان و استعمال۔ یہ درخت اقسام دارچینی میں سے ایک ہے۔ دارچینی جسے عام طور پر "دج" کہتے ہیں چھال کا نام ہے۔ اصل دارچینی کا درخت جسے لاطینی زبان میں (CINNA MOMUM ZEYLANICUM.) (سنّا موم زیلے نی کم) کہتے ہیں۔ جزیرہ لنکا میں سطح سمندر سے لیکر آٹھ ہزار فٹ کی بلندی تک پیدا ہوتا ہے۔ زیادہ بلندی کے درختوں کی چھال میں خوشبو کم ہوتی ہے۔ سطح سمندر کے ہموار زمین کے درختوں میں خوشبو بہت تیز ہوتی ہے۔ اس کے پتّے بھی نہایت خوشبودار ہوتے ہیں۔ اور ان سے ایک قسم کا خوشبودار تیل نکالا جاتا ہے اسی کی جڑ کو خاص ترکیب سے جوش دیکر مُقطّر کرنے سے کافور اور قسم کا تیل نکلتا ہے۔ یہ اصل دارچینی کا درخت ہندوستان میں کم کاشت کیا جاتا ہے +

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digiti...

تیز پات کا درخت بھی ایک قسم کی دار چینی کا ہی درخت ہے۔ اور یہ سدا سبز رہتا ہے۔ اس کی چھال بھوری خوشبودار اور چوتھائی انچ موٹی ہوتی ہے۔ اس کی لکڑی کا وزن فی مکعب فٹ ۳۸ پونڈ سے لیکر ۴۴ پونڈ تک اترتا ہے۔ یہ اندر سے سرخی مائل سفید چمک دار اور خاصی مضبوط ہوتی ہے۔ اس سے آرائشی سامان بہت عمدہ طیار کئے جاسکتے ہیں۔ اس کے جڑ کی چھال نہایت خوشبودار ہوتی ہے۔ اور اس میں اور اصل دار چینی میں مشکل سے تمیز ہو سکتی ہے۔ اس کے پتے بھی جنہیں تیز پات کہتے ہیں خوشبودار ہوتے ہیں اور انہیں خشک کرکے گرم مصالحہ کے طور پر استعمال کرتے ہیں۔ اسی ساخت کا ایک اور درخت علاقہ ہزارہ۔ جونسر۔ دار جلنگ وغیرہ میں پایا جاتا ہے جسے انگریزی میں کے سیا ستاموں (CINNAMOMUM TAMALA) اور لاطینی میں ستاموم ٹے مے لا کہتے ہیں۔ اس کی چھال کو پنساری "تج" کے نام سے فروخت کرتے ہیں۔ اور پتوں کو تیز پات کے نام سے یہ دونوں چیزیں گرم مصالحہ میں پڑتی ہیں +

طریق کاشت ۔ موسم بہار یا برسات میں بیجوں کے ذریعہ اس کی کاشت کرسکتے ہیں۔ در اصل دار چینی کے درخت بھی بیجوں کے ہی ذریعہ لگائے جاتے ہیں +

عام کیفیت ۔ تیز پات کا درخت یوں تو کوہ کانگڑہ میں بھی پایا جا

CC-0. ... Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

پایا جاتا ہے مگر علاقہ دارجلنگ میں بکثرت پیدا ہوتا ہے ؎

ملیگری

CINNAMOMUM GLANDULIFERUN

(NEPAL CAMPHOR WOOD)

N. O. ... ... *Laurraceae.*

Tribe ... ... *Perseaceae.*

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
ملی گری	نیپال کمفر ووڈ (ل)
	سنا مومم گلین ڈیولی فی رم (ل)

بیان و استعمال - یہ درخت بھی اقسام دارچینی میں سے ایک ہے - اس کا قد بہت اونچا ہوتا ہے اور اس کی چھال ایک سے لیکر دو انچ تک موٹی اور نہایت خوشبو دار ہوتی ہے - اس کی لکڑی کا وزن فی مکعب فٹ ۳۴ پونڈ سے لیکر ۴۴ پونڈ تک ہوتا ہے - یہ اندر سے زردی مائل سفید - اور نہایت خوشبو دار ہوتی ہے - صاف کرنے سے اس میں چمک پیدا ہو جاتی ہے - اگر تازہ لکڑی کو کاٹا جاوے تو اس میں سے تیز خوشبو کافور کی مانند برآمد ہوتی ہے - درحقیقت یہ لکڑی بہت پائدار ثابت ہوئی ہے - بڑی خوبی اس میں یہ ہے کہ دیمک گھن اور دیگر موذی کیڑے اس کے پاس

CC0. Gurukul Kangri Collection

ک نہیں آسکتے۔ ملکِ آسام میں اِس سے کشتیاں۔صندوق۔الماریاں۔
وغیرہ زیادہ تیار کی جاتیں ہیں اور اِسسے عمارات کے مصرف میں
لاتے ہیں ٭

طریق کاشت۔ موسم بہار یا برسات میں بیجوں کے ذریعہ اس کی
کاشت کرسکتے ہیں ٭

مقام کیفیت۔کامروپیا آسام اور علاقۂ دار جلنگ میں یہ درخت
بکثرت پیدا ہوتا ہے ٭

ناریل

COCOS NUCIFERA

(THE COCOANUT TREE)

N. O. ... ... *Palmeae.*

Tribe ... ... *Cocoineae.*

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
ناریل	کوکونٹ ٹری (ل) کوکس نیوسی فے را (ل)

بیان و استعمال۔ ناریل کا درخت قد میں بہت اونچا ہوتا ہے اور
اقسام کھجور میں سے ایک ہے۔اس کی ہر شے تجارتی اور کارآمد
ہوتی ہے۔اس کے ایک ایک حصہ سے مختلف قسم کی قیمتی چیزیں
تیار کی جاتی ہیں۔اسکی بیرونی لکڑی سخت۔چکنی اور وڈنی ہوتی ہے

CC0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

اِس کا وزن فی مکعب فٹ ۴۰ پونڈ سے لیکر ۷۰ پونڈ تک ہوتا ہے
اسے انگریزی نجّار پورکیوپائن وڈ کہتے ہیں۔ یہ عمارات کے
مختلف مطالب میں استعمال کی جاتی ہے۔ نیز اِس سے نیزوں
کے دستے۔ چھڑیاں اور انواع و اقسام کے آرائشی سامان طیّار کئے
جاتے ہیں۔ اِس کے پتّوں سے چھپّر وغیرہ چھائے جاتے ہیں۔
اور پتّوں کی ڈنڈی کی بنیاد میں جو ریشہ ہوتا ہے اُس سے کاغذ
اور تھیلے وغیرہ بنائے جاتے ہیں۔ جزیرہ لنکا میں اِن سے تاڑی
چھاننے کا بھی کام لیا جاتا ہے۔ تاڑی یا نیپلی لی جاتی ہے یا اس
سے شکر طیّار کی جاتی ہے۔ ناریل کے پھل کا چھلکا جسے عام طور
پر ناریل کی جٹا کہتے ہیں گدیلوں میں بھرنے۔ چٹائیاں بنانے اور
رسّے بٹنے کے مصارف میں آتا ہے اِسے انگریزی میں کائر
فائی بر کہتے ہیں۔ ناریل کے خول کو صاف کر کے حقّے۔ کٹورے
پیالے۔ پیالیاں اور اسی قسم کے اور برتن بناتے ہیں۔ ناریل کا
مغز جسے کھوپرا یا گری کہتے ہیں دُور دُور تک بطور خشک میوہ
جاتا ہے۔ اور بکثرت مٹھائیوں میں استعمال کیا جاتا ہے۔ خام
ناریل کا پانی نہایت سرد۔ شیریں اور خوش ذائقہ ہوتا ہے اور
اسے بطور شربت پیتے ہیں۔ ناریل کا تیل سر میں ڈالنے۔ جلانے
ترکاریاں اور مٹھائیاں بنانے وغیرہ میں افراط سے خرچ ہوتا ہے
اور اِس سے صابون اور شمعدانوں کی بتّیاں بھی بنائی جاتی ہیں

Porcupine wood [1]

CC0, Gurukul Kangri Collection

غرضیکہ اِس درخت کی ہر شے بیشمار کاموں میں آتی ہے۔ اور یہ مضمون بذاتہٖ ایسا ہے کہ اِسپر ایک علیحدہ رسالہ لکھا جاسکتا ہے

طریقِ کاشت۔ موسم برسات میں بیج کی گہری گاڑنے سے درخت پیدا کئے جاسکتے ہیں۔ مگر شمالی ہند کی آب وہوا بظاہر اسکے موافق معلوم نہیں ہوتی +

اقسام کیفیت۔ علاقۂ بنگال اور دکن میں ناریل کا درخت بکثرت پیدا ہوتا ہے۔ جزیرۂ لنکا میں اِس کی کئی اقسام کی کاشت کیجاتی ہے

لسوڑا

CORDIA MYXA.

N.O. ... ... *Boragineae.*

Tribe. ... ... *Cordieae.*

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
لسوڑا۔ لسوا	کارڈو یا مک سا (ل)

بیان و استعمال۔ یہ درخت میانہ قد کا ہوتا ہے اور ہرسال موسم خزاں میں اِسکے پتے جھڑ جاتے ہیں۔ اِس کی لکڑی کا وزن فی مکعب فٹ ۲۸ پونڈ سے لیکر ۴۲ پونڈ تک برآمد ہوتا ہے۔ یہ اندر سے بھوری اور خاصی مضبوط ہوتی ہے۔ علاقۂ بنگال میں اِس سے زیادہ تر کشتیاں اور ڈونگیاں بنائی جاتی

CC0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

ہیں۔ نیز آلات کاشتکاری۔ بندوقوں کے کندے اور کنشوڑوں کے نیم چک اس سے تیار کئے جاتے ہیں۔ اس کی چھال سے رسّے بٹے جاتے ہیں اور یہ کشتیاں وغیرہ باندھنے کے مصرف میں آتے ہیں۔ علاقہ پیگو میں اس کے پتوں کو تمباکو کی بیڑیوں پر لپیٹا جاتا ہے۔ اور ان سے پتلیں بنائی جاتی ہیں۔ ہرے پتے چارہ کا کام دیتے ہیں اور خشک بھٹیوں میں جلائے جاتے ہیں۔ رائے لسوڑے (مراد ان لسوڑوں سے ہے جو موٹے اور بڑے ہوتے ہیں) جب تک کچے رہتے ہیں ترکاری اور اچار کے کام میں آتے ہیں۔ پک جانے پر کچھ کھائے جاتے ہیں اور کچھ ادویات کے مصرف میں آجاتے ہیں۔ ان کا لعاب نہایت صاف اور چیپ دار ہوتا ہے۔ اس لئے کاغذ اس سے بہت صفائی کے ساتھ چپک جاتا ہے۔ اس کی چھال اور جڑ بھی دیسی ادویات میں صرف کی جاتی ہے ؎

طریق کاشت۔ موسم برسات میں بیجوں کے ذریعہ اسکی کاشت بآسانی کی جا سکتی ہے ✣

عام کیفیت۔ اسی قسم کا ایک درخت علاقہ برہما میں پیدا ہوتا ہے جسکا لاطینی نام فریگرینٹس سی ما ہے اسکی لکڑی وزنی مضبوط اور خوشبو دار ہوتی ہے سنہ ۱۸۷۶ء میں اس کے بہت سے ٹکڑے فروخت کی غرض سے لنڈن روانہ کئے گئے تھے فی ۲۸ من قریب ستتر روپیہ وصول ہوئے تھے۔ اسی قسم کا ایک درخت ڈیرہ دون اور علاقہ گڑھوال میں پایا جاتا ہے۔ اس کا پھل

CC0, Gurukul Kangri Collection

سوڑے کی بہ نسبت عمدہ ہوتا ہے۔ اس کی لکڑی بھی مضبوط ہوتی ہے اور اسے زیادہ تر کشتیوں اور گاڑیوں کے سامان طیار کرنے میں استعمال کیا جاتا ہے۔ لاطینی زبان میں اسے "کارڈیا ویسٹی ٹا" کہتے ہیں اور ہندوستانی میں کُوم یا پیٹن +

دھامن

CORDIA MACLEODII.

N. O. ... ... Boragineae.
Tribe ... ... Cordieae.

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
دھامن	کارڈیا میکلیوڈی (ل)

بیان و استعمال۔ یہ درخت قد میں درمیانہ درجہ کا ہوتا ہے اور ہر سال موسم خزاں میں اس کا پتہ جھڑ ہو جاتا ہے۔ اس کی لکڑی کا وزن فی مکعب فٹ ۴۹ پونڈ سے ۵۳ پونڈ تک برآمد ہوتا ہے۔ یہ اندر سے بھورے رنگ کی ہوتی ہے اور اس پر خوش رنگ جوہر ہوتے ہیں۔ جگر کی لکڑی نہایت مضبوط۔ دیرپا اور لچکدار ہوتی ہے۔ اس سے زیادہ تر میزیں۔ الماریاں۔ آرائشی سامان اور تصویروں کے چوکھٹے بنائے جاتے ہیں +

طریق کاشت۔ موسم برسات میں بیجوں کے ذریعہ اسکی کاشت کرسکتے ہیں۔

CC0. ... Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

عام کیفیت۔ یہ درخت صوبۂ مدراس۔ وسط ہند۔ دکن۔ برار۔ ممالک متوسط اور اجمیر کے قریب ناگ پہاڑ میں بکثرت پایا جاتا ہے۔ گوندنی کا درخت جسے لاطینی زبان میں کارڈیا روتھی کہتے ہیں۔ اسی درخت کی ایک قسم ہے +

مسوری

CORIARIA NEPALENSIS.

N.O. ... ... *Coriariarieae.*

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
مسوری۔ بکولا	کوری اے ریانی پالن سس (ل)

بیان و استعمال۔ یہ درخت قد میں چھوٹا ہوتا ہے اور ہر سال موسم خزاں میں اس کے پتے جھڑ جاتے ہیں۔ اس کی لکڑی اندر سے سفید اور خاصی مضبوط ہوتی ہے۔ صاف کرنے سے اس کے خوبصورت جوہر نکل آتے ہیں۔ صندوقچے اور آرائشی سامان بنانے کے لئے یہ عین موزوں خیال کی جاتی ہے اس کا وزن فی مکعب فٹ ۴۱ پونڈ سے لیکر ۵۳ پونڈ تک ہوتا ہے

طریق کاشت۔ موسم بہار یا برسات میں بیجوں کے ذریعہ اسکی کاشت کر سکتے ہیں +

عام کیفیت۔ شملہ۔ مہاسو۔ مشوبرا میں یہ درخت بکثرت پیدا

CC0. Gurukul Kangri Collection

ہوتا ہے اور دریائے سندھ سے لیکر بھوٹان۔ سکم۔ اور نیپال تک بافراط
پایا جاتا ہے۔ سکم میں یہ ۱۱۰۰۰ فٹ کی بلندی تک دیکھا گیا ہے +

کپاسی

CORYLUS COLURNA

N.O. ... ... Cupuliferae.

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
کپاسی ۔ بھوٹیا بادام	کورائی لس کولرنا (ل)

بیان و استعمال۔ یہ درخت میانہ قد کا ہوتا ہے اور اِس کی لکڑی اندر سے گلابی رنگ کی نِکلتی ہے۔ یہ خاصی مضبوط ہوتی ہے۔ اور اِس کا وزن فی مُکعب فٹ ۳۴ پونڈ سے لیکر ۳۷ پونڈ تک بر آمد ہوتا ہے۔ آرائشی سامان بنانے کے لئے یہ بہت عمدہ خیال کی جاتی ہے۔ اِس کا پھل بہت خوش ذائقہ ہوتا ہے اور یہ انگلستان کا میوہ ہیزل کا نعم البدل سمجھا جاتا ہے +

طریق کاشت۔ موسم برسات میں بیجوں کے ذریعہ اسکی کاشت کی جاسکتی ہے +

عام کیفیت۔ شمال مغربی سلسلۂ کوہ ہمالیہ میں ساڑھے پانچ ہزار سے دس ہزار فٹ کی بلندی تک یہ درخت بکثرت پایا جاتا ہے +

CC-0 ... Haridwar. Digitized by eGangotri

راؤ

COTONEASTER BACILLARIS.

N. O. ... ... *Rosaceae.*

Tribe. ... ... *Pomeae.*

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
راؤ	کوٹونی ایسٹر بے سل لے رس (ل)

بیان و استعمال۔ یہ درخت قد میں چھوٹا ہوتا ہے اور ہر سال موسم خزاں میں اسکے پتّے جھڑ جاتے ہیں۔ اِس کی لکڑی سفید یا سُرخی مائل چکنی اور بہت مضبوط ہوتی ہے۔ اِس کا وزن فی مکعب فٹ ۵۲ پونڈ سے لیکر ۶۱ پونڈ تک اُترتا ہے۔ اِس سے زیادہ تر ہوا خوری کی نہایت خوبصورت چھڑیاں بنائی جاتی ہیں۔ اور شملہ میں جو چھڑیاں الپن سٹاکس کے نام سے فروخت ہوتی ہیں وہ بالعموم اسی لکڑی سے طیار کی جاتی ہیں +

طریق کاشت۔ پہاڑوں میں اِس درخت کی کاشت موسم برسات یا بہار میں بیجوں کے ذریعہ نہایت آسانی کے ساتھ کی جاسکتی ہے۔ لیکن یہ جنگلی درخت شمار کیا جاتا ہے +

عام کیفیت۔ ضلع ہزارہ۔ شملہ۔ کانگڑہ اور علاقہ سکم و بھوٹان میں یہ درخت بکثرت پایا جاتا ہے +

Alpenstocks ۹۱

CC0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized

برنا

CRATÆVA RELIGIOSA

N. O. ... ... Capparideas.

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
برنا۔ بَلاسی	کرے ٹی وا۔ ری لی جی او سا (ل)

یان و استعمال - یہ درخت کشیدہ قامت ستون نما اور خوبصورت
ہے۔ ہر سال اِس کا پت جھڑ ہو جاتا ہے۔ جن دنوں یہ پھولوں
ے لدا ہوا ہوتا ہے۔ اُن دِنوں اِس کی بہار دیکھنے کے قابل ہوتی
ے۔ پھول خوشبودار ہوتے ہیں اور دُور دُور تک اِن سے ہوا
طر ہو جاتی ہے۔ لکڑی خاصی مضبوط ہوتی ہے۔ اور اُس کا وزن
مکعب فٹ ۳۲ پونڈ سے لیکر ۴۷ پونڈ تک ہوتا ہے۔ یہ زیادہ تر
اد کے کام میں آتی ہے۔ اور اِس سے عام طور پر ڈھول۔ کنگھیاں
لکھنے کی تختیاں وغیرہ بنائی جاتی ہیں۔ عمارت کے کام میں بھی
ے جا سکتے ہیں +

ریق کاشت۔ موسم برسات میں۔ بیجوں کے ذریعہ بآسانی تمام اِس
ی کاشت کر سکتے ہیں +

عام کیفیت۔ یہ درخت ہندوستان کے ہر ایک حصّہ میں کم و
یش پایا جاتا ہے مگر پنجاب میں بکثرت پیدا ہوتا ہے +

...Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

سرائے

CUPRESSUS TORULOSA.
(THE HIMALAYAN CYPRESS)

N.O. ... ... *Coniferae.*
Tribe ... ... *Cupressineae.*

ہندستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
سرائے ۔ گلّا	ہمالین سائی پرس (ل)
	کیُو پرس سس ٹوریُو لوسا (ل)

بیان و استعمال۔ یہ درخت بہت اُونچا ہوتا ہے۔ اور اقسامِ دیار میں سے ایک ہے۔ اِس کے جگر کی لکڑی نہایت خوشبُودار۔ ہلکی بھُوری اور خاصی مضبُوط ہوتی ہے۔ اِس کا وزن فی مکعب فٹ ۳۴ پونڈ سے لیکر ۴۴ پونڈ تک ہوتا ہے۔ علاقجات نینی تال۔ راوی اور ستلج میں اِسے زیادہ تر عمارات کے کام میں لاتے ہیں۔ مگر اِس طرح پر کہ یہ پانی سے محفُوظ رہے۔ اِس لکڑی کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے بطوُر دھُوپ جلائے جاتے ہیں۔ کھُدائی کے کام کے لئے یہ عین موزوں ثابت ہوئی ہے +

طریق کاشت۔ اُونچے پہاڑوں کے مرطوب مقامات میں اِس کی کاشت بیجوں کے ذریعہ کی جاسکتی ہے۔ بونے کے ایک سال بعد

CC0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digiti...

بیج زمین کے اندر سے پھوٹتا ہے +

عام کیفیت - شمالی مغربی سلسلۂ کوہ ہمالیہ میں یہ درخت چمبہ سے لیکر نیپال تک بکثرت پایا جاتا ہے - ساڑھے پانچ ہزار اور ۹ نو ہزار فٹ کی بلندی کے درمیان ایسی زمینوں میں جہاں چونے کا جزو زیادہ ہے یہ درخت بہ آسانی نشو و نما ہو جاتا ہے - تزئین باغ کے لئے بھی اُسے لگایا جاتا ہے - میدانوں میں بھی اِس کی کاشت کی جا سکتی ہے +

شنگر

CYNOMETRA RAMIFLORA

N. O. ... ... Leguminosae.

S. O. ... ... Caesaipinieae.

Tribe. ... ... Cynometreae.

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
شنگر	سائی نومی ٹر اریمی فلورا (ل)

بیان و استعمال - یہ درخت قد میں بہت اُونچا ہوتا ہے اور سدا سبز رہتا ہے - اِس کی لکڑی اندر سے سُرخ - مضبوط اور چکنی چمکتی ہے اِس کا وزن فی مکعب فٹ ۵۶ پونڈ سے لیکر ۵۸ پونڈ تک برآمد ہوتا ہے - یہ زیادہ تر عمارات اور گاڑیاں بنانے کے مصرف میں آتی ہے - اِس کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے پانی میں بھگونے سے ارغوانی رنگ

CC-0. ... Haridwar. Digitized by eGangotri

دیتے ہیں جس سے کپڑے وغیرہ رنگے جاتے ہیں +

طریق کاشت۔ موسم برسات میں بیجوں کے ذریعہ اسکی کاشت کرسکتے ہیں +

عام کیفیت۔ صوبۂ مدراس اور سُندربن واقع بنگال میں یہ درخت بکثرت پایا جاتا ہے۔ اِسی ساخت کا ایک اور درخت ہوتا ہے ۔ لاطینی زبان میں اِسے سائی نومی ٹراپولی انڈرا۔ اور ہندوستانی زبان میں پینگ کہتے ہیں۔ اِس کی لکڑی بہت مضبوط اور عمارات کے کام کے لئے عین موزوں ہوتی ہے۔ اِس سے کوئلے بھی بنائے جاتے ہیں۔ علاقہ کچھار اور سلہٹ میں یہ درخت بکثرت پیدا ہوتا ہے +

شیشم

DALBERGIA SISSOO.

N. O. ... ... *Leguminosae.*

S. O. ... ... *Papilionaceae.*

Tribe ... ... *Dalbergieae.*

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
شیشم۔ ٹالی	ڈل برگیا سی سو (لی)

بیان و استعمال۔ یہ درخت قد میں اونچا ہوتا ہے اور ہر سال موسم سرما میں اِس کا پت جھڑ ہو جاتا ہے۔ اِس کے جگر کی لکڑی کھوری۔ سیاہ چکنی اور بہت مضبوط ہوتی ہے۔ اِس کی زیادہ قد

Cynometra polyandra

CCO. Gurukul Kangri Collection, Hari

اس کی پائداری کی وجہ سے ہے۔ گھن۔ دیمک وغیرہ موذی کیڑے اسکی جگہ کی لکڑی کے پاس تک نہیں آتے۔ عمارات کے کام کے علاوہ اس سے چھکڑے۔ گاڑیاں۔ کشتیاں۔ آلاتِ کاشتکاری اور ہر طرح کے آرائشی سامان طیار کیئے جاتے ہیں۔ کھدائی کا کام اسپر بہت اچھا ہوتا ہے۔ چوکھٹے اور پُرنقش و نگار چوکھاٹیں وغیرہ اس سے بہت زیادہ بنائی جاتی ہیں۔ پہلے اس سے توپوں کے پہیئے بھی بنائے جاتے تھے۔ اور یہ نہایت مضبوط ثابت ہوئے ہیں۔ چنانچہ کلفرڈ صاحب لکھتے ہیں کہ ہمارے اسلحہ خانہ کی گاڑیوں کے پہیوں کو جو شیشم کی لکڑی سے بنے ہوئے تھے افغانستان میں جہانکہ رات دن پہاڑوں کی چڑھائی اترائی رہتی تھی ذرہ بھی ایذا نہیں پہنچی۔ حالانکہ توپخانہ کی توپوں کے پہیئے جو وولوچ (واقع انگلستان) سے درجۂ اول کی لکڑی سے طیار ہوکر آئے تھے اور جن کی مضبوطی میں کاریگروں نے کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کیا تھا چور چور ہو گئے۔ ریل کی پٹڑی کے نیچے شیشم کے سلیپر بھی بہت پائدار ثابت ہوئے ہیں۔ اس لکڑی کا وزن فی مکعب فٹ ۴۶ پونڈ سے لیکر ۵۲ پونڈ تک ہوتا ہے +

طریقِ کاشت۔ موسم برسات میں بیجوں کے ذریعہ اس کے ذخیرے لگا سکتے ہیں۔ بہت جلد درخت طیار ہو جاتے ہیں +

عام کیفیت۔ پنجاب میں شاہی سڑکوں کے کنارے یہ درخت

Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

زیادہ تر لگایا جاتا ہے۔ علاوہ سایہ کے خشک لکڑی کی فروخت سے معقول آمدنی ہو جاتی ہے +

ست سل

DALBERGIA LATIFOLIA
(THE BLACK WOOD)
OR ROSE WOOD OF SOUTHERN INDIA

N. O. ... ... *Leguminosae.*
S. O. ... ... *Papilionaceae.*
Tribe ... ... *Dalbergieae.*

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
ست سل۔ سی سُو	بلیک وُڈ یا روز وُڈ آف سدرن انڈیا (ا)
	ڈل برگیا لے ٹی فولیا (ل)

بیان و استعمال۔ یہ درخت صُوبہ مدراس میں بہت قد آور ہوتا ہے۔ ہر سال موسم سرما میں اِس کا پت جھڑ ہو جاتا ہے۔ اِس کے جگر کی لکڑی انتہا درجہ مضبوط اور سیاہی مائل سُرخ رنگ کی ہوتی ہے۔ یُوں تو اِسے عمارات کے ہر کام میں لا سکتے ہیں مگر میزیں الماریاں۔ صندوقچہ اور ہر قسم کے آرائشی سامان بنانے کے لیئے اِس کی بڑی بھاری قدر کی جاتی ہے۔ چنانچہ کنارا اور ملیبار کے

CC0. Gurukul Kangri Collection

جنگلات سے زیادہ مقدار میں ممالک یوروپ کو بھیجی جاتی ہے۔ ۱۸۷۸ء میں لندن میں اِس کی ۲۸ من لکڑی کی قیمت دو سو روپیہ کے قریب وصول ہوتی تھی۔ اب تک اِس کی ویسی ہی مانگ ہے اور قدر دانی میں ذرہ فرق نہیں آیا۔ کھدائی اور نقش و نگار کا کام اِس پر بہت خوبصورت ہوتا ہے۔ نیز اِس سے چاقو اور دیگر ہتھیاروں کے دستے بنائے جاتے ہیں۔ جس علاقہ میں یہ بکثرت پیدا ہوتی ہے وہاں کے باشندے اِس سے آلاتِ کشاورزی۔ گاڑیاں۔ چھکڑے اور توپوں کے پہیے وغیرہ بناتے ہیں۔ اِس کا وزن فی مکعب فٹ ۴۰ پونڈ سے لیکر ۶۴ پونڈ تک برآمد ہوتا ہے +

طریقِ کاشت ۔ موسم برسات میں بیجوں کے ذریعہ اِس کی بآسانی تمام کاشت کر سکتے ہیں۔ کاٹنے کے بعد پرانے درختوں کی جڑوں سے نئے ٹونٹے بہت جلد پھوٹ آتے ہیں۔ اور یہ بڑھکر چند سالوں کے اندر ہی خاصے تناور درخت ہو جاتے ہیں۔ اِس کے بیجوں کے گرنے سے درختوں کے نیچے خود بخود پنیری طیار ہو جاتی ہے +

عام کیفیت ۔ اودھ۔ مشرقی بنگال۔ وسطِ ہند اور جنوبی ہند میں یہ درخت زیادہ پیدا ہوتا ہے۔ اسی ساخت کا ایک درخت اور ہوتا ہے جسے لاطینی زبان میں ڈل برگیا کل ٹریٹا کہتے ہیں۔ اِس کی جگہ کی لکڑی نہایت مضبوط اور دیر پا ہوتی ہے۔ اور اِس سے آرائشی سامان بہت عمدہ بنتے ہیں +

Dalbergia cultrata. ؎

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

پلُو آلے

DAPHNIDIUM ELONGATUM.

N-O. ... ... *Lauraceae.*

Tribe ... ... *Litsaeaceae.*

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
پلُو آے	ڈف نائی ڈم۔ الان گے ٹم (ل)

بیان و استعمال۔ یہ درخت قد میں بہت اُونچا ہوتا ہے اور سدا سبز رہتا ہے۔ اِس کی لکڑی اندر سے خاصی مضبوط۔ چکنی اور زرد رنگ کی ہوتی ہے۔ مگر چرنے پر سفیدی مائل ہو جاتی ہے۔ اِس کا وزن فی مکعب فٹ ۳۴ پونڈ سے لیکر ۴۱ پونڈ تک ہوتا ہے۔ یہ زیادہ تر عمارات کے کام میں آتی ہے۔ چونکہ لکڑی بہت خوبصورت ہوتی ہے۔ اِس لئے اِس سے آرائشی سامان بھی قابلِ تعریف طیار ہو سکتے ہیں +

طریق کاشت۔ موسم برسات میں بیجوں کے ذریعہ اسکی کاشت کر سکتے ہیں +

عام کیفیت۔ دار جلنگ اور علاقۂ سکم بھوٹان میں آٹھ ہزار فٹ کی بُلندی تک یہ درخت بکثرت پایا جاتا ہے۔ اِسی ساتھ کا ایک اور درخت ہوتا ہے جسے لاطینی زبان میں **ڈف نائی ڈمی ام پل چیری مم**[1] اور ہندوستانی زبان میں ڈبریا کہتے ہیں۔ اِس کے پتّے

[1] Daphnidium pulchettimum

CC0. Gurukul Kangri Collection

بہت خوشبو دار ہوتے ہیں اور لکڑی عمارات کے کام میں آتی ہے کبھی کبھی اِس سے چاء کے صندوق اور آلات کشاورزی بھی بنائے جاتے ہیں +

ٹیلی

DISCHOPSIS POLYATHA

N. O. ... ... Sapotaceae.

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
ٹیلی	ڈِس چاپ سِس پولی ان تھس اِل

بیان و استعمال - یہ درخت میانہ قد کا ہوتا ہے اور سدا سبز رہتا ہے - اِس کی لکڑی اندر سے سُرخ اور مضبوط نکلتی ہے - اِسکا وزن فی مکعب فٹ ۵۳ پونڈ ہوتا ہے - اِس سے زیادہ مقدار میں اعلےٰ درجہ کا گٹھا ہوا شہتیر نکلتا ہے - جس سے کئی قسم کی تجارتی اشیاء بنائی جاتی ہیں - علاقہ چٹاگانگ میں اِس سے اوزاروں کے دستے اور چارپائیاں وغیرہ بناتے ہیں - سوداگرانِ چوب تختوں کو صاف کرکے کلکتہ کی منڈی میں فروخت کے لئے بھیجدیتے ہیں +

طریق کاشت - موسم برسات میں بیجوں کے ذریعہ اسکی کاشت کیجاسکتی ہے

عام کیفیت - علاقۂ آسام - کچھار - سلہٹ اور چٹاگانگ میں یہ درخت بکثرت پیدا ہوتا ہے +

Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

وُرتُولی

DICHROSTACHYS CINEREA

N. O. ... ... *Leguminosae.*

Tribe ... ... *Adenanthereae.*

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
وُرتُولی	ڈائی کروس ٹے چیز سائی نے ری (ل)

بیان و استعمال۔ یہ درخت قد میں چھوٹا اور خار دار ہوتا ہے۔ اس کے جگر کی لکڑی انتہا درجہ سخت اور مضبوط ہوتی ہے۔ اس کا وزن فی مکعب فٹ ۷۱ پونڈ سے لیکر ۷۹ پونڈ تک ہوتا ہے۔ اس سے زیادہ تر ہوا خوری کی خوبصورت اور وزنی چھڑیاں بنائی جاتی ہیں +

طریق کاشت۔ موسم برسات میں بیجوں کے ذریعہ اس کی کاشت کر سکتے ہیں +

عام کیفیت۔ راجپوتانہ اور جنوبی ہند و وسطِ ہند کی خشک اور پتھریلی پہاڑیوں میں یہ درخت بکثرت پایا جاتا ہے +

CC0. Gurukul Kangri Collection

چلتا

DILLENIA INDICA.

N. O. ... ... *Dilleniaceae.*

Tribe. ... ... *Dillenieae.*

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
چلتا	ڈل لے نیا اِن ڈی کا (رل)

بیان و استعمال - یہ درخت قد میں بہت بڑا ہوتا ہے اور سدا سبز رہتا ہے - اِس کی لکڑی اندر سے سُرخ - چکنی اور خاصی مضبُوط ہوتی ہے - اِس کا وزن فی مُکعب فٹ ۴۰ پونڈ سے لیکر ۴۹ پونڈ تک اُترتا ہے - یہ زیادہ تر عمارات کے کام میں آتی ہے - پانی کے اندر یہ نہایت پائدار ثابت ہوئی ہے - اِس کا پھل کچّا یا بطور ترکاری کھایا جاتا ہے - اِس کے پُرانے اور کھُردلے پتّوں سے ہاتھی دانت صاف کیا جاتا ہے +

طریقِ کاشت - موسم برسات میں بیجوں کے ذریعہ بہ آسانی تمام اِس کی کاشت کر سکتے ہیں +

عام کیفیت - بنگال - مدراس اور وُسطِ ہند میں یہ درخت بکثرت پیدا ہوتا ہے - اسی ساخت کا ایک اور درخت ہوتا ہے - جسے لاطینی زبان میں **ڈلِ لے نیا پن ٹے گائی نا** اور ہندوستانی زبان

CC-0 ... Haridwar. Digitized by eGangotri

میں اگھی کہتے ہیں۔ اِس کی لکڑی اندر سے سفیدی مائل سُرخ اور خاصی مضبوط ہوتی ہے۔ یہ زیادہ تر جہاز سازی اور عمارات کے کام میں آتی ہے۔ اِس کا کوئلہ جلانے کے لئے بہت عُمدہ شمار کیا جاتا ہے۔ اِس کے پتّے بہت لمبے لمبے ہوتے ہیں۔ بعض دو دو فٹ تک بڑھ جاتے ہیں۔ یہ پتّلوں کا کام دیتے ہیں جن پر کھانا کھایا جاتا ہے۔ اِس کی کلیاں اور پھل جب تک کہ یہ سبز رہتے ہیں کھائے جاتے ہیں۔ علاقۂ اودھ۔ بنگال۔ مدراس۔ اور وُسطِ ہند میں یہ درخت بکثرت پایا جاتا ہے +

آبنُوس

DIOSPYROS MELANOXYLON

N.O. ... ... Ebenaceae.

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
آبنُوس - تیمرو - تینڈو	ڈایو سپائی رس می لانا کسی لن (ل)

بیان و استعمال۔ آبنُوس ایک سیاہ چمکدار اور وزنی لکڑی کا نام ہے۔ مگر یہ لکڑی کئی درختوں سے برآمد ہوتی ہے۔ انگریزی میں عام طور پر اِسے **ایبونی** کہتے ہیں۔ یہ دراصل اقسام **ڈایو سپائی رس** کے مختلف درختوں کی جڑ کی لکڑی ہوتی ہے۔ قسم مندرجۂ بالا کا درخت میانہ قد کا ہوتا ہے اور اِس کے جگر

CC0. Gurukul Kangri Collection

کی لکڑی کوئلہ کی مانند سیاہ وزنی اور نہایت سخت ہوتی ہے۔اس
کا وزن فی مکعب فٹ ۴۸ پونڈ سے لیکر ۸۲ پونڈ تک برآمد ہوتا
ہے۔ اس درخت کی بیرونی لکڑی عمارت۔گاڑیوں کے بم اور
بہنگیوں کی لکڑیاں بنانے کے مصرف میں آتی ہے۔اور جگر
کی لکڑی سے (جسے آبنوس کہتے ہیں) انواع و اقسام کے آرائشی
سامان طیّار کئے جاتے ہیں۔ کھدائی کا کام اس پر بہت خوبصورت
ہوتا ہے۔ اس کا پھل کھایا جاتا ہے۔ اسی ساتھ کا ایک اور
درخت ہوتا ہے جسے لاطینی زبان میں ڈایوسپائی رس ابی نم
اور ہندوستان میں ٹینڈو یا آبنوس کہتے ہیں۔ یہ درخت بھی
بہت اونچا ہوتا ہے اور زیادہ تر صوبۂ مدراس میں پایا جاتا ہے۔
اس کی لکڑی کا وزن فی مکعب فٹ ۶۱ پونڈ سے لیکر ۷۱ پونڈ تک
ہوتا ہے۔ یہ زیادہ تر جڑت اور خراد کے کام میں آتی ہے۔جڑت
کے کام سے مراد اس آرائشی کام سے ہے جس میں لکڑی کی چیزوں
پر نقش و نگار کھود کر تار وغیرہ جڑی جاتی ہے +

طریق کاشت۔موسم برسات میں بیجوں کے ذریعہ اس درخت کی
باسانی کاشت کر سکتے ہیں +

عام کیفیت۔ درخت تمرہ ہندوستان کے ہر ایک حصّہ میں کم
وبیش پایا جاتا ہے مگر اودھ۔ مدراس اور میسور کے علاقہ میں
بکثرت پیدا ہوتا ہے +

Diospyros Ebenum

CC-0. Gurukul Kangri Collection Haridwar. Digitized by eGangotri

دسوندو

DIOSPYROS MONTANA

N. O. ... ... *Ebenaceae.*

انگریزی یا لاطینی نام	ہندوستانی نام
ڈایئو سپائی رس مون ٹے نا (ل)	دسوندو - کیندو -

بیان اور استعمال - یہ درخت میانہ قد کا ہوتا ہے اور اسکی لکڑی اندر سے نرم - پائدار اور زردی مائل سفید ہوتی ہے - اِس کا وزن فی مُکعب فٹ ۴۴ پونڈ سے لیکر ۴۷ پونڈ تک بر آمد ہوتا ہے - یہ میزیں - الماریاں اور دیگر آرائشی سامان طیار کرنے کے لیئے عین موزوں ہوتی ہے - اسی ساتھ کا ایک اور درخت ہوتا ہے جسے لاطینی زبان میں ڈائیو سپائی رس کارڈی فولیا اور ہندوستانی زبان میں بن گاب کہتے ہیں - اِس کی لکڑی کا وزن فی مُکعب فٹ ۴۵ پونڈ سے ۴۹ پونڈ تک اُترتا ہے - اور یہ زیادہ تر آرائشی سامان بنانے کے مصرف میں آتی ہے - بن گاب کا درخت صُوبۂ بنگال اور مدراس میں بکثرت پایا جاتا ہے +

طریق کاشت - موسم برسات میں بیجوں کے ذریعہ اس کی بآسانی کاشت کی جاسکتی ہے +

عام کیفیت - درخت دسوندو سوائے علاقۂ سندھ کے ہندوستان

Diospyros cordifolia L.

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized

کے قریب قریب ہر ایک حصّہ میں کم و بیش پایا جاتا ہے۔ پنجاب کے شمالی حصّہ میں زیادہ پیدا ہوتا ہے۔ اسی ساتھ کا ایک اور درخت علاقۂ میسور اور کانکن میں ہوتا ہے جسے لاطینی زبان میں ڈایو سپائی رس اوکاربہ[1] کہتے ہیں۔ اس کی لکڑی اندر سے بہت خوبصورت ہوتی ہے اور آرائشی سامان بنانے کے لیئے عین موزوں خیال کیجاتی ہے۔ نیز جزیرۂ لنکا میں اسی قسم کا ایک اور درخت ہوتا ہے جسے انگریزی زبان میں کے لے منڈر ووڈ[2]۔ لاطینی میں ڈایو سپائی رس کوئے سی ٹا[3] اور سنگھالی زبان میں کالومی ڈے ریا کہتے ہیں۔ اِس کا وزن فی مکعب فٹ ۵۳ سے لیکر ۶۰ پونڈ تک ہوتا ہے۔ آرائشی سامان بنانے کے لئے اِس لکڑی کی حد درجہ قدر کی جاتی ہے۔ زیادہ مانگ ہونے کی وجہ سے یہ لکڑی کمیاب ہوگئی ہے۔ اگر اہلِ ہند اِس کی کاشت پر توجّہ فرماویں تو بڑا بھاری فائدہ متصوّر ہے۔ علاقۂ برہما اور جزیرۂ انڈمن میں بھی اسی ساتھ کا ایک درخت ہوتا ہے جسے لاطینی زبان میں ڈایو سپائی رس کرزی[4]۔ انگریزی میں مار بل ووڈ[5]۔ برہمی زبان میں ٹھٹ کیا۔ اور جزیرۂ انڈمن میں پے چادا کہتے ہیں۔ اِس لکڑی کے آبنوس کا وزن فی مکعب فٹ ۸۰ پونڈ ہوتا ہے۔ اِس سے طرح طرح کے آرائشی سامان طیار کئے جاتے ہیں۔ ہندوستان میں

ف ۱ Diospyros oocarpa — ف ۲ Calamander wood
ف ۳ Diospyros Quaesita — ف ۴ Diospyraskurzii
ف ۵ Marble wood.

Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

اس کی افراط سے کاشت کرنے میں کسی قسم کی دقّت پیش نہیں آسکتی۔ صرف خاص توجّہ درکار ہے +

گرجن

DIPTEROCARPUS TURBINATUS

(THE GURJUN OIL TREE)

N. O. ... ... Dipterocarpeae.

انگریزی یا لاطینی نام	ہندوستانی نام
گرجن آئل ٹری (دی) ڈپ ٹی روکارپس ٹربی نے ٹس (ڈی)	گرجن۔تیلیا گرجن

بیان و استعمال۔ یہ درخت قد میں بہت اونچا ہوتا ہے اور سدا سبز رہتا ہے۔ اس کی لکڑی خاصی مضبوط ہوتی ہے اور اس کا وزن فی مکعب فٹ ۴۲ پونڈ سے لیکر ۵۶ پونڈ تک اترتا ہے۔ یہ زیادہ تر عمارات اور کشتیاں بنانے کے مصرف میں آتی ہے۔ نیز اس سے ایک قسم کا تیل نکلتا ہے جسے رنگ ساز مختلف اقسام کے رنگوں میں ڈال کر جہاز اور دیگر لکڑی کے سامان رنگتے ہیں +

طریق کاشت۔ موسم برسات میں بیجوں کے ذریعہ بآسانی اسکی کاشت کرسکتے ہیں +

عام کیفیت۔ یہ درخت مشرقی بنگال اور علاقہ چٹاگانگ میں بکثرت

CC0. Gurukul Kangri C...

پیدا ہوتا ہے - نیز اسی ساتھ کا ایک اور درخت علاقہ چٹاگانگ اور برہما میں ہوتا ہے جسے لاطینی زبان میں ڈپ ٹی رو کارپس ٹو برکیو لے ٹس - اور انگریزی میں انگ ٹری کہتے ہیں - اس کی لکڑی اندر سے سرخ اور مضبوط ہوتی ہے - اس کا وزن فی مکعب فٹ ۵۰ پونڈ سے لیکر ۵۹ پونڈ تک برآمد ہوتا ہے - یہ بھی زیادہ تر عمارات اور کشتیاں بنانے کے مصرف میں آتی ہے - اس سے تیل تو نہیں نکلتا مگر ایک قسم کی صاف شفاف رال برآمد ہوتی ہے۔

ہاور

DOLICHANDRONE FALCATA.

N. O. ... ... Bignoniaceae.

Tribe. ... ... Tecomeae.

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
ہاور - کن سیری	ڈولی چنڈرون فیلکے ٹا (ل)

بیان و استعمال - یہ درخت قد میں چھوٹا ہوتا ہے اور ہر سال موسم خزاں میں اس کا پت جھڑ ہو جاتا ہے - اس کی لکڑی اندر سے بھوری - چمک دار - چکنی - اور سخت ہوتی ہے - اس کا وزن فی مکعب فٹ ۴۲ پونڈ سے لیکر ۴۳ پونڈ تک اترتا ہے - یہ زیادہ تر عمارات اور آلات کاشتکاری کے مصرف میں آتی ہے۔

The Eng tree of Dipterocarpus tuberculatus

Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

طریق کاشت - موسم برسات میں بیجوں کے ذریعہ اسکی کاشت
باسانی کر سکتے ہیں +

عام کیفیت - یہ درخت علاقۂ اودھ - راجپوتانہ - وسط ہند اور
صوبۂ مدراس میں بکثرت پایا جاتا ہے - اسی ساتھ کا ایک اور درخت
علاقۂ برہما میں ہوتا ہے جسے لاطینی زبان میں ڈولی چنڈرون
سٹی پیولے ٹا اور برہمی زبان میں ملوا کہتے ہیں - یہ درخت
درمیانہ قد کا ہوتا ہے اور اس کی لکڑی اندر سے سخت چکنی اور سرخ
نارنجی رنگ کی نکلتی ہے - جسپر نہایت خوشنما جوہر ہوتے ہیں -
اس کا وزن فی مکعب فٹ ۵۴ پونڈ سے لیکر ۶۴ پونڈ تک ہوتا ہے
ہیزیں - کرسیاں - الماریاں اور دیگر آرائشی سامان اس سے نہایت
خوبصورت بنتے ہیں اور یہ عمارات کے کام میں بھی آتی ہے - علاقۂ
برہما میں اس سے زیادہ تر تیروں کے دستے طیار کیئے جاتے ہیں +

تیلسُر

DRIMYCARPUS RACEMOSUS.

N. O. ... ... *Anacardiaceae.*

Tribe ... ... *Anacardieae.*

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
تیلسُر	ڈرائی می کارپس رے سی موسس (ل)

CC0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

بیان و استعمال۔ یہ درخت قد میں بہت بڑا ہوتا ہے اور سدا سبز رہتا ہے۔ اِس کی لکڑی اندر سے سخت اور سفیدی مائل زرد ہوتی ہے۔ اِس کا وزن فی مکعب فٹ ۶۱ پونڈ بر آمد ہوا ہے۔ علاقۂ آسام میں اِس سے زیادہ تر کشتیاں اور عمارات کے مطلب کے تختے بنائے جاتے ہیں۔ علاقۂ چٹاگانگ میں یہ درخت اتنا بڑا ہوتا ہے کہ بعض اوقات ایک ایک درخت کے تنہ سے پچاس پچاس فٹ لمبی اور نو۹ نو فٹ لپیٹ کی کشتیاں بنائی جاتی ہیں +

طریق کاشت۔ موسم برسات میں بیجوں کے ذریعہ اِس کی کاشت کر سکتے ہیں +

عام کیفیت۔ مشرقی سلسلۂ کوہ ہمالیہ میں دو ہزار فٹ کی بلندی سے لیکر چھ ہزار فٹ کی بلندی تک اور علاقۂ چٹاگانگ و سلہٹ میں یہ درخت بکثرت پایا جاتا ہے +

کوکن

DUABANGA SONNERATIOIDES.

N. O. ... ... Lythrarieae.

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
کوکن	ڈوآبنگا سونے رے ٹی آئیڈس (ل)

بیان و استعمال۔ یہ درخت بہت اُونچا ہوتا ہے۔ اور ہر سال

Haridwar. Digitized by eGangotri

موسم خزاں میں اِس کے پتّے جھڑ جاتے ہیں۔ اِس کی لکڑی اندر سے سفید نکلتی ہے اور اِس پر زرد رنگ کی کہیں کہیں دھاریاں ہوتی ہیں۔ گو یہ نرم ہوتی ہے۔ مگر اِس میں بڑا وصف یہ ہے کہ نہ یہ پھٹتی ہے اور نہ خم کھاتی ہے۔ اِس کا وزن فی مکعب فٹ ۲۱ پونڈ سے لیکر ۳۶ پونڈ تک برآمد ہوتا ہے۔ اِس سے زیادہ تر چاء کے صندوق اور کشتیاں بنائی جاتی ہیں۔ اور بڑی خوبی اِس میں یہ ہے کہ ہری لکڑی کی کشتیاں بناتے ہی اُنہیں استعمال کرنے لگ جاتے ہیں۔ پانی اور دھوپ میں رہ کر بھی اِس میں نہ ذرہ سا کہیں شگاف آتا ہے اور نہ یہ کہیں سے جھکتی ہے۔ عمارات کے بھی یہ کئی کاموں میں آسکتی ہے +

طریق کاشت۔ موسم برسات میں بیجوں کے ذریعہ اِسکی کاشت کرسکتے ہیں۔ اِس کے بیج بہت ہی چھوٹے چھوٹے ہوتے ہیں۔ چنانچہ ابتدا میں پنیری بھی بہت نازک نظر آتی ہے۔ لیکن چند روز میں ہی یہ بڑھ جاتی ہے اور سال دو سال کے اندر اچھے خاصے درخت دکھائی دینے لگتے ہیں۔ بنگال میں دو سال کے عرصہ میں یہ درخت دس فٹ تک اُونچا ہو جاتا ہے +

عام کیفیت۔ یہ درخت مشرقی بنگال میں تین ہزار فٹ کی بلندی تک اور علاقہ آسام میں بکثرت پایا جاتا ہے +

CC0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

ڈنگوری

DYSOXYLUM PROCERUM.

N. O. ... ... *Meliaceae.*

Tribe. ... ... *Trichilieae.*

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
ڈنگوری	ڈائی ساکسی لم پروسی رم (ل)

بیان و استعمال۔ یہ درخت سدا سبز رہتا ہے اور اس کی لکڑی اندر سے سُرخ چمکیلی اور خاصی مضبوط نکلتی ہے۔ درحقیقت یہ نہایت خوبصورت ہوتی ہے اور اس سے آرائشی سامان بہت عُمدہ طیّار کئے جاسکتے ہیں۔ اس کا وزن ۳۷ پونڈ سے لیکر ۴۰ پونڈ تک برآمد ہوتا ہے۔

طریق کاشت۔ موسم برسات میں بیجوں کے ذریعہ اسکی کاشت کرسکتے ہیں۔

عام کیفیت۔ علاقۂ آسام اور کچھار میں یہ درخت بکثرت پایا جاتا ہے۔ اسی ساتھ کا ایک اور درخت کوہ دار جلنگ کی ترائی میں ہوتا ہے جسے لاطینی زبان میں ڈائی ساکسی لم بائی نک ٹے ری فے رم اور ہندوستانی زبان میں رنگی ریٹھے کہتے ہیں یہ قد میں بہت اونچا ہوتا ہے اور سدا سبز رہتا ہے۔ اس کی لکڑی اندر سے سُرخی مائل سفید چکنی اور سخت ہوتی ہے۔ اسے عمارات کے کام میں لاسکتے ہیں۔

Dysoxylum binectariferum ۸۱

CC0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

اور اِس سے آرائشی سامان بھی بنائے جاسکتے ہیں۔ اِس کا وزن فی مکعب فٹ ۴۴ پونڈ ہوتا ہے +

دوبری

EHRETIA WALLICHIANA.

N. O. ... ... *Boragineae.*

Tribe. ... ... *Ehretieae.*

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
دوبری	اہرے ٹیا و اِلچھیانہ (ل)

بیان و استعمال۔ یہ درخت اُونچے قد کا ہوتا ہے۔ اسکی لکڑی اندر سے سفید اور خاصی مضبوط نکلتی ہے۔ اِس کا وزن فی مکعب فٹ ۳۲ پونڈ ہوتا ہے اور یہ زیادہ تر صندوق بنانے یا عمارات کے کام میں آتی ہے۔ کوئلہ بھی اِس کا بہت اچھا ہوتا ہے +

طریق کاشت۔ موسم برسات میں بیجوں کے ذریعہ اسکی کاشت کرسکتے ہیں +

عام کیفیت۔ کوہ زار جلنگ کے جنگلات میں یہ درخت بکثرت پیدا ہوتا ہے +

CC0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

سکے لنگ

ELÆOCARPUS LANCEÆFOLIUS.

N. O. ... ... *Tiliaceae.*

Tribe ... ... *Heteropetalae.*

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
سکے لنگ	ایلی اوکارپس لن سی فولی اس (ل)

بیان و استعمال - اِس دراز قد درخت کی لکڑی اندر سے کسی قدر بھورے رنگ کی اور نرم ہوتی ہے - اِس کا وزن فی مکعب فٹ ۴۱ پونڈ برآمد ہوتا ہے - یہ زیادہ تر عمارات اور چاء کے صندوق بنانے کے مصرف میں آتی ہے - اِس سے کوئلہ بھی بنایا جاتا ہے اور وہ اچھا ہوتا ہے +

طریق کاشت - موسم برسات میں بیجوں کے ذریعہ اِس کی کاشت کر سکتے ہیں +

عام کیفیت - یہ درخت کوہِ ہمالیہ کے مشرقی سلسلہ میں چھ ہزار سے آٹھ ہزار فٹ کی بلندی تک پایا جاتا ہے - علاقۂ سلہٹ میں بھی پیدا ہوتا ہے +

Haridwar. Digitized by eGangotri

ماہری

ELÆODENDRON ROXBURGHII.

N. O. ... ... *Celastrineae.*

Tribe. ... ... *Elaeodendreae.*

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
ماہری۔چوری۔روہی	الی اڈون ڈرن راکس برگی (ل)

بیان و استعمال۔ اس درخت کی لکڑی اندر سے خاصی مضبوط اور چکنی ہوتی ہے اور روغن کرنے سے یہ بہت چمک دار ہو جاتی ہے۔ اس کا وزن فی مکعب فٹ ۸۴ پونڈ سے لیکر ۵۶ پونڈ تک ہوتا ہے۔ چونکہ یہ لکڑی بہت خوبصورت ہوتی ہے۔ اس لئے اس سے زیادہ تر میزیں۔ الماریاں۔ کرسیاں اور تصاویر کے چوکھٹے وغیرہ طیار کئے جاتے ہیں۔ اس کی چھال دیسی ادویات میں استعمال کی جاتی ہے۔ اور اس کی جڑ کی نسبت کہا جاتا ہے کہ مار گزیدہ کے حق میں تریاق کا اثر رکھتی ہے +

طریق کاشت۔ موسم برسات میں بیجوں کے ذریعہ اس کی کاشت کی جاسکتی ہے +

عام کیفیت۔ دامن کوہ ہمالیہ میں یہ درخت دریائے راوی سے

CC0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized

مشرق کی سمت اور صُوبۂ مدراس اور وسط ہند میں بکثرت پایا جاتا ہے

دوانی

ERIOLÆNA CANDOLLEI.

N. O. ... ... *Sterculiaceae.*

Tribe ... ... *Eriolaeneae.*

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
دوانی (برہمی زبان)	ای ری اولی ناکن ڈولی (ل)

بیان و استعمال - اِس درخت کے ہر سال موسم خزاں میں پُرانے پتّے جھڑ جاتے ہیں اور موسم بہار میں نئے نکل آتے ہیں - اِس کی چھال سفید اور جگر کی لکڑی اینٹ کی مانند سُرخ ہوتی ہے اور اور اِس پر بھوری اور نارنجی رنگ کی دھاریاں ہوتی ہیں - یہ سخت مضبوط - چکنی اور چمک دار ہوتی ہے - روغن کرنے سے اِس کی چمک دمک دوبالا ہو جاتی ہے - اِس کا وزن ۴۱ پونڈ سے لیکر ۵۵ پونڈ تک ہوتا ہے - آرائشی سامان اِس سے بہت خوبصورت طیار کیئے جاتے ہیں +

طریق کاشت - موسم برسات میں بیجوں کے ذریعہ اسکی کاشت کرسکتے ہیں +

عام کیفیت - یہ درخت زیادہ تر علاقۂ برہما میں پایا جاتا ہے

CC0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

اِسی ساتھ کا ایک اور درخت علاقۂ نیپال میں ہوتا ہے۔ جسے لاطینی زبان میں ای لے ری اولی نا والے چھی اور نیپالی زبان میں کوبنڈی کہتے ہیں۔ نیپال کے باشندے اِس کی لکڑی کی بڑی قدر کرتے ہیں۔

یوکلپ ٹس

EUCALYPTUS.
(BLUE GUMS)

N. O. ... ... *Myraceae.*

Tribe ... ... *Leptospermeae.*

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
	یوکلپ ٹس

بیان و استعمال۔ اِس درخت کی قسمیں تعداد میں بہت زیادہ ہیں۔ مُلک آسٹریلیا اِن کا وطن خیال کیا جاتا ہے۔ چُنانچہ وہیں سے کئی اقسام لاکر ہندوستان کے مُختلف حصّوں میں لگائی گئی ہیں۔ بعض پہاڑوں میں خُوب اچھّی طرح سے لگ گئیں ہیں۔ بعض میدانوں میں۔ اِس درخت کی بِنسبت دو اُمور خاص قابلِ تذکرہ ہیں۔ ایک یہ کہ یہ بہت جلد سیدھا بڑھ جاتا ہے۔ دُوسرے ہوا کی صفائی کے لیئے یہ نہایت مُفید ثابت ہوا ہے۔ اِس کی لکڑی بھی بہت مضبوط ہوتی ہے اور عمارات کے مطالب

CC0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized ...

کے لیئے عین موزوں ہے۔ کئی نشیبی اور مرطوب مقامات میں (جہاں کی آب و ہوا دلدل اور نمی کی وجہ سے خراب رہتی تھی) اسے لگایا گیا اور اس نے وہاں بہت جلد اپنے قدم مضبوطی کے ساتھ جماکر ہوا کی خرابیوں کو دُور کر دیا۔ زمین کی زائد رطوبت کو یہ بآسانی جذب کر لیتا ہے۔ اِس کے پتّوں سے بہت اچھی خوشبو برآمد ہوتی ہے اور یہ دُور دُور تک ہوا کو معطّر کر دیتی ہے۔ ولایت میں اِن سے تیل نکالا جاتا ہے جسے **یُوکلپٹس آیل** کہتے ہیں۔ یہ بہت گراں بکتا ہے اور زیادہ تر ادویات میں استعمال کیا جاتا ہے جن دِنوں موسم کی خرابی کی وجہ سے امراض متعدی پھیل جاتے ہیں اُن دِنوں اسے رومال وغیرہ میں ٹپکاکر پاس رکھنا اِنتہا درجہ مُفیدِ صحت پایا گیا ہے۔ ہوا کے زہریلے اثر کو دُور کرنے کا اِس میں خاص وصف ہے۔ یُوں خوشبو بھی اِس کی اچھی ہوتی ہے۔ کوہ نیلگری پر جہاں یہ بکثرت پیدا ہوتا ہے یوروپین سوداگروں نے اِس کے پتّوں سے تیل نکالنا شروع کر دیا ہے۔ مُلکِ آسٹریلیا میں (جہاں اِس درخت کا وطن ہے) اِس کے پتّوں کو پیس کر گولیاں بنائی جاتی ہیں اور اُنہیں ہر قسم کے بُخار میں کھایا جاتا ہے۔ سفر یا کثرت کام کی وجہ سے جب تکان معلوم ہوتا ہے تو اِس کے پتّوں کو پانی میں جوش دیکر نہاتے ہیں۔ نیز اِس کی لکڑی ریلوے کی پٹڑی کے نیچے زیادہ تر ڈالی جاتی ہے۔ عمارات اور پلوں کے مصرف میں

Haridwar, Digitized by eGangotri

آتی ہے اور اِس سے جہاز بھی بنائے جاتے ہیں - اِس کی چھال سے کاغذ بھی بنایا جاتا ہے - غرضیکہ یہ درخت ہر طرح سے کارآمد ہے اور اِس کے نئے نئے فوائد روز بروز نکلتے آتے ہیں +

طریقِ کاشت - اِس درخت کی کاشت زیادہ تر بیجوں کے ذریعہ موسمِ برسات میں کی جاتی ہے - گو بیج بہت چھوٹے ہوتے ہیں مگر پھوٹنے پر پنیری بہت جلد اُونچی ہو جاتی ہے - بہتر یہ ہے کہ کیاریوں کو درست کر کے چھ چھ انچ کے فاصلہ پر اُن میں قطاریں بناویں - اِن قطاروں پر بیج بو دیں - جب پنیری چھ انچ اُونچی ہو جاوے تو اُسے اُکھاڑ اُکھاڑ کر کیاریوں میں چھ چھ انچ کے چوگرد فاصلہ پر لگا دیں - یعنی ہر ایک پودے کا باہمی فاصلہ چاروں طرف سے چھ انچ سے کم نہ ہو - مگر اِس طرح لگانے سے پہلے یہ دیکھ لیں کہ کسی پنیری کی جڑ چار انچ سے زیادہ نہو - اگر زیادہ ہو تو تیز قینچی سے زائد حصّہ زیریں کاٹ دیں - جب درخت تین تین فٹ اُونچے ہو جاویں تو اُنہیں مٹّی کے گولے سمیت اُکھاڑ اُکھاڑ کر جہاں چاہیں مستقل طور پر لگا دیں - اِس عمل کے لئے ماہ فروری اور مارچ عمدہ خیال کیا جاتا ہے +

عام کیفیت - علاقہ مدراس میں یوکلپ لٹس کو "کمر پورہ مرم" کہتے ہیں گویا اِسے کافور کی ایک قسم سمجھتے ہیں - کوہ نیلگری میں اِسکے اٹھارہ سالہ درخت چورانوے ۹۴ فٹ تک بلند ہو گئے ہیں +

CC0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

جامن

EUGENIA JAMBOLANA.

N. O. ... ... Myrtaceae.

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
جامن	یوجی نیا جمبولے نا (ل)

بیان و استعمال۔ یہ درخت درمیانہ قد کا ہوتا ہے اور سدا سبز رہتا ہے۔ اِس کی لکڑی خاصی مضبوط ہوتی ہے۔ اِس کا وزن فی مکعب فٹ ۳۶ پونڈ سے لیکر ۶۴ پونڈ تک ہوتا ہے۔ اِس پر گھن وغیرہ مُوذی کیڑے مکوڑے حملہ نہیں کرتے۔ یہ زیادہ تر عمارات کے کام میں آتی ہے اور اِس سے آلاتِ کاشتکاری وغیرہ بھی طیار کئے جاتے ہیں۔ پانی کے اندر یہ بہت دیرپا ثابت ہوئی ہے۔ چُنانچہ یہی وجہ ہے کہ کنوؤں کے لئے یہ نہایت عمدہ خیال کی جاتی ہے۔ اِس کی چھال رنگنے اور چمڑہ پکانے کے مصرف میں آتی ہے۔ اور ادویات میں بھی خرچ ہوتی ہے۔ اِس کا پھل کھایا جاتا ہے اور اِس سے سرکہ وغیرہ بھی طیار کیا جاتا ہے۔ یہ درخت اُن درختوں میں سے ایک ہے جس پہ ریشمی ٹسر کے کیڑے پالے جاتے ہیں +

طریقِ کاشت۔ موسم برسات میں بیجوں کے ذریعہ اِس کی بآسانی

CC0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

تمام کاشت کر سکتے ہیں +

عام کیفیت۔ رائے جامن کی جسے لاطینی زبان میں یوجینیا اُوپر کیولے ٹا کہتے ہیں پھلوں کے لئے نہایت قدر کی جاتی ہے۔ اقسام جامن در اصل تعداد میں قریب نوّے کے ہیں اور یہ سب اِس ملک کے مُختلف حصّوں میں بکثرت پائی جاتی ہیں۔ عمارات کے لئے اِن کی لکڑی زیادہ کار آمد ہوتی ہے +

رنگ چُول

EUONYMUS LACERUS.

N. O. ... ... Celastrineae.

Tribe. ... ... Euonymeae.

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
رنگ چُول۔ گُلے	یُو اونی مس لے سی رس

بیان و استعمال۔ یہ درخت قد میں چھوٹا ہوتا ہے اور ہر سال اِس کا پت جھڑ ہو جاتا ہے۔ اِس کی لکڑی اندر سے خاصی مضبوط۔ پائدار اور چکنی نِکلتی ہے۔ اِس کا وزن فی مکعب فٹ ۴۶ پونڈ سے لیکر ۴۹ پونڈ تک بر آمد ہوتا ہے۔ اِس پر زیادہ تر کھدائی کا کام کیا جاتا ہے۔ نیز اِس کے بیجوں کی مالا بناکر پہنی جاتی ہے +

طریقِ کاشت۔ موسم بہار یا برسات میں بیجوں کے ذریعہ اِسکی

Eugenia opereulata ۸۱

CC0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized

کاشت کہہ سکتے ہیں ٭

عام کیفیت۔ یہ درخت ضلع شملہ اور ہزارہ میں بکثرت پایا جاتا ہے۔ اِسی ساتھ کے کئی اور بھی درخت ہوتے ہیں مگر اِس کی لکڑی سب میں عمدہ خیال کی جاتی ہے ٭

کٹھ بیل

FERONIA ELEPHANTUM.

(THE WOOD APPLE)

N. O. ... ... *Rutaceae.*

Tribe ... ... *Aurantieae.*

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
کٹھ بیل۔ کیتھ	وُڈ ایپل (ل) فی رونیا ایلی فن ٹم (ل)

بیان و استعمال۔ یہ درخت قد میں بہت بڑا ہوتا ہے اور اِس کی لکڑی اندر سے زردی مائل سفید اور مضبوط نکلتی ہے۔ اِس کا وزن فی مکعب فٹ ۵۰ پونڈ ہوتا ہے۔ یہ زیادہ تر عمارات گاڑیاں اور آلاتِ کاشتکاری وغیرہ بنانے کے مصرف میں آتی ہے۔ اِس میں سے کیکر کے گوند کی مانند گوند نکلتا ہے۔ اس کا پھل ترش ہونے کی وجہ سے کسی قدر کھایا جاتا ہے۔ اور عام طور پر اِس کی چٹنی بنائی جاتی ہے۔ یا آچار ڈالا جاتا ہے ٭

Haridwar. Digitized by eGangotri

طریق کاشت۔ موسم برسات میں بیجوں کے ذریعہ اِس کی کاشت بآسانی کر سکتے ہیں +

عام کیفیت۔ ممالکِ متحدہ۔ ممالکِ متوسط۔ بنگال اور مدراس میں یہ درخت بکثرت پایا جاتا ہے +

کامروپ

FICUS RETUSA

N. O. ... ... Urticaceae.

Tribe ... ... Ficeae.

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
کامروپ۔ زیر	فائی کس ری ٹیوسا (ل)

بیان و استعمال۔ یہ درخت قد میں بہت بڑا ہوتا ہے اور سدا سبز رہتا ہے۔ در اصل یہ اقسام فائی کس (برگد) میں سے ایک ہے۔ اِس کی لکڑی اندر سے سُرخی مائل سفید۔ چکنی اور خاصی مضبوط نکلتی ہے۔ اور اِس پر بہت خوبصورت جوہر ہوتے ہیں۔ اِسکا وزن فی مکعب فٹ ۳۰ پونڈ سے لیکر ۴۱ پونڈ تک ہوتا ہے۔ اِس سے میزیں الماریاں کواڑوں کے دِلے اور دیگر آرائشی اسباب بہت عمدہ تیار کئے جا سکتے ہیں۔ سایہ بھی اِس کا بہت ٹھنڈا اور گھنا ہوتا ہے +

طریق کاشت۔ موسم بہار یا برسات میں بیجوں کے ذریعہ اِس

CC0. Gurukul Kangri Collection

کی کاشت بآسانی کر سکتے ہیں +

عام کیفیت۔ یہ درخت سُندر بن واقع بنگال میں بکثرت پایا جاتا ہے +
واضح ہو کہ فائی کس (برگد) کی ہندوستان میں اسّی اقسام سے زیادہ پائی
جاتی ہیں۔ اِن میں برگد یا بڑھ (فائی کس انڈی کا (FICUS INDICA)
پاکر یا پلکھن (فائی اِن فک ٹوریا) (FICUS INFECTORIA)
پیپل (فائی کس ری لی جی اوسا) (FICUS RELIGIOSA)
گگبڑی یا ربڑ کا درخت (فائی کس ای لس ٹی کا) (FICUS ELASTICA)
گولر (فائی کس گلو می ری ٹا) (FICUS GLOMERATA)
انجیر (فائی کس کے ری سا) (FICUS CARICA)
مشہور درخت ہیں اور کم و بیش ہر جگہ پائے جاتے ہیں۔ ان کا مفصل
بیان اِس وجہ سے نہیں کیا گیا کہ اِن کی لکڑی عمارات یا آرائشی سامان
بنانے کے لئے زیادہ موزوں نہیں ہوتی +

FILICIUM DECIPIENS.

N. O. ... ... Burseraceae.

Tribe ... ... Bursereae.

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
کوٹوپوے رس (زبان تامل)	فی لی سی ام ڈی سی پائینس (ل)

بیان و استعمال۔ اِس درخت کے پتے نہایت خوبصورت ہوتے

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

ہیں اور اس کے جگر کی لکڑی سُرخ اور خاصی مضبوط نکلتی ہے۔ اس کا وزن فی مکعب فٹ ۶۸ پونڈ ہوتا ہے۔ یہ عمارات کے کام کے لئے نہایت عُمدہ خیال کی جاتی ہے +

طریق کاشت۔ موسم برسات میں بیجوں کے ذریعہ اس کی کاشت کر سکتے ہیں +

عام کیفیت۔ علاقۂ مغربی گھاٹ میں ساڑھے چار ہزار فٹ کی بلندی تک یہ درخت بکثرت پایا جاتا ہے +

پاپڑا

GARDENIA LATIFOLIA.

N. O. ... ... Rubiaceae.

Tribe. ... ... Gardenieae.

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
پاپڑا - بن پنڈالو	گارڈی نیا لے ٹی فولیا (ل)

بیان و استعمال - یہ درخت قد میں چھوٹا ہوتا ہے اور ہر سال اس کا پت جھڑ ہو جاتا ہے۔ اس کی لکڑی اندر سے چکنی۔ صاف بہت سخت۔ مضبوط اور زردی مائل بھورے رنگ کی ہوتی ہے۔ اس پر خوبصورت جوہر بھی ہوتے ہیں۔ نہ یہ پھٹتی ہے اور نہ خم کھاتی ہے۔ اس کا وزن فی مکعب فٹ ۵۰ پونڈ سے لیکر ۵۳ پونڈ

CC0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

تک ہوتا ہے۔ یہ زیادہ تر خراد اور کنگھیاں بنانے کے مصرف میں آتی ہے۔ اِسپر کھُدائی کا کام بھی بہت اچھا ہوتا ہے۔ چنانچہ اِسے چکناہی کی لکڑی کا قائم مقام سمجھا جاتا ہے +

طریق کاشت۔ موسم برسات میں بیجوں کے ذریعہ اسکی کاشت کرسکتے ہیں

عام کیفیت۔ یہ درخت ممالکِ متوسط۔ وسطِ ہند۔ بنگال اور صوبہ مدراس میں بکثرت پایا جاتا ہے +

بُلبلی

GIVOTIA ROTTLERIFORMIS

N. O. ... ... *Euphorbiaceae.*

Tribe. ... ... *Hippomaneae.*

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
بُلبلی (تامل زبان)	گی ووٹی. آر اٹل ری فارمس (ل)

بیان و استعمال۔ یہ درخت میانہ قد کا ہوتا ہے۔ اِسکی لکڑی سفید نہایت سُبک بہت نرم اور چکنی ہوتی ہے۔ اِس کا وزن فی مکعب فٹ ۱۴ پونڈ ہوتا ہے۔ اِس سے زیادہ تر آرائشی سامان تصویریں کھلونے جالیاں اور نقلی میوہ جات وغیرہ بنائے جاتے ہیں۔ اِس کے بیجوں سے ایک قسم کا تیل بھی نکلتا ہے جسے نازک کلوں کے پُرزوں پر لگاتے ہیں +

...l Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

طریقِ کاشت - موسم بہار یا برسات میں بیجوں کے ذریعہ اِس کی کاشت بآسانی کر سکتے ہیں +

عام کیفیت - یہ درخت دکن - ریاستِ میسور اور علاقجات مشرقی گھاٹ میں زیادہ پایا جاتا ہے +

شن کرُنگی

GLUTA TRAVANCORICA.

N. O. ... ... *Anacardiaceae.*

Tribe. ... *Anacardieae.*

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
شن کرُنگی (تناولی مدراس)	گلیوٹا ٹراون کوری کا (ل)

بیان و استعمال - یہ درخت قد میں بہت بڑا ہوتا ہے اور سدا سبز رہتا ہے - اِس کے جگر کی لکڑی سیاہی مائل سرخ نہایت مضبوط - چکنی اور پُر جوہر ہوتی ہے - اِس کا وزن فی مکعب فٹ ۴۶ پونڈ سے لیکر ۵۸ پونڈ تک برآمد ہوتا ہے - اِس سے عمارتی اشیاء کے علاوہ میزیں - کرسیاں - الماریاں وغیرہ آرائشی سامان نہایت خوبصورت اور پائدار طیار کئے جاسکتے ہیں - رنگ روغن اِسپر بہت کھلتا ہے +

طریقِ کاشت - موسم برسات میں بیجوں کے ذریعہ اِسکی کاشت کر سکتے ہیں -

عام کیفیت - تناولی گھاٹ اور علاقۂ ٹراونکور میں یہ درخت بکثرت

CC0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

پیدا ہوتا ہے ٭

گمار

GMELINA ARBOREA.

N. O. ... ... *Verbenaceae.*

Tribe ... ... *Viticeae.*

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
گمار - سیوں	گمے لائی نا آر بوریا (ل)

بیان و استعمال - یہ درخت اونچے قد کا ہوتا ہے اور ہر سال موسم سرما میں اس کا پت جھڑ ہو جاتا ہے - اس کی لکڑی زردی یا سُرخی مائل سفید - نرم - چکنی - نہایت چمک دار - مضبوط اور پائدار ہوتی ہے - نہ یہ پھٹتی ہے اور نہ خم کھاتی ہے - اس کا وزن فی مکعب فٹ ۳۱ پونڈ سے لیکر ۴۵ پونڈ تک ہوتا ہے - یہ پانی کے اندر نہایت دیر پا ثابت ہوئی ہے - آرائشی سامان بھی اس سے بہت خوش وضع اور عمدہ بنتے ہیں - وجہ یہ ہے کہ رنگ و روغن اِسپر بآسانی ہو جاتا ہے اور بہت کھلتا ہے - عمارات کے لئے تختوں - میز - کرسیوں الماریوں - گاڑیوں - پالکیوں - کشتیوں - ڈونگیوں - کھلونوں اور ہر طرح کے اثاث البیت کے لیئے اس کی قدر کی جاتی ہے - علاقۂ برہما میں اس پر کھُدائی کا کام زیادہ تر کیا جاتا ہے - کپتان بیکر صاحب لکھتے ہیں

Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

کر تصویروں کے چوکھٹوں اور باجوں کے لیئے یہ لکڑی بہت موزوں ہے - اِس کا پھل کھایا جاتا ہے اور چھال اور جڑ دیسی ادویات کے مصرف میں آتی ہے +

طریق کاشت - موسم برسات میں قلموں یا بیجوں کے ذریعہ اِس کی کاشت بآسانی کر سکتے ہیں - یہ درخت بہت جلد بڑھکر چند سال کے اندر ہی اندر قد آور ہو جاتا ہے - چھ مہینے کے اندر اِس کی اونچائی قریب چار فٹ اونچی ہو جاتی ہے - جب تک یہ نرم رہتی ہے ہرن اِس کے بہت شائق ہوتے ہیں - اِس لئے شروع شروع میں خاص نگہداشت کی ضرورت ہوتی ہے - قلموں کے ذریعہ اِس کی کاشت میں بڑی سہولیت رہتی ہے - بیج جولائی میں درختوں سے حاصل کئے جا سکتے ہیں - اگر بیجوں کے ذریعہ اِس کی کاشت مدِ نظر ہو تو اُنہیں کسی گڑھے میں خشک پتوں کی تہ میں دبا کر تر کر دینا چاہیئے - دو مہینوں تک اسی حالت میں رہنے دیں - حسبِ ضرورت پتوں کو تر کرتے رہیں - شروع موسم برسات میں بیج بونے کے قابل ہو جاتے ہیں +

عام کیفیت - یہ درخت علاقہ برار - اودھ - آسام - بمبئی - اور ممالک متوسط میں بکثرت پایا جاتا ہے - پنجاب میں بھی کہیں کہیں نظر آتا ہے - پہاڑوں میں تین ہزار فٹ کی بلندی تک یہ خود رو دیکھا گیا ہے +

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

رُودراکش

GUAZUMA TOMENTOSA.

N.O. ... ... *Sterculiaceae.*

Tribe ... ... *Buettnerieae.*

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
رودراکش	گوآزوماٹومن ٹوسا دل)

بیان و استعمال- جنوبی ہند میں یہ درخت بکثرت پایا جاتا ہے اِس کی لکڑی ہلکے بھُورے رنگ کی ہوتی ہے اور اِس کا وزن فی مکعب فٹ ۳۲ پونڈ بر آمد ہوتا ہے- یہ زیادہ تر صندوق- میزیں- کُرسیاں- الماریاں وغیرہ چوبی سامان بنانے کے مصرف میں آتی ہے اِس کے بیجوں سے گلے میں پہننے کی مالائیں اور سُمرنیاں (تسبیح) وغیرہ بنائی جاتی ہیں اور اِن کی بڑی بھاری تجارت ہوتی ہے +

طریق کاشت- موسم برسات میں بیجوں کے ذریعہ اِس درخت کی باسانی کاشت کر سکتے ہیں +

عام کیفیت- اِسے باغیچوں میں سایہ اور زینت چمن کے لیئے بھی لگایا جاتا ہے +

CC-0. ... Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

انجن

HARDWICKIA BINATA.

N. O. ... ... *Leguminosae.*

Tribe ... ... *Cynometreae.*

انگریزی یا لاطینی نام	ہندوستانی نام
ہارڈوک یا بائی نے ٹا (ل)	انجن

بیان و استعمال۔ اس درخت کا موسم سرما میں ہر سال بہت جھڑ ہو جاتا ہے۔ اس کی جگر کی لکڑی سیاہی مائل سُرخ۔ چکنی اور انتہا درجہ سخت اور مضبُوط ہوتی ہے۔ اس کا وزن فی مُکعب فٹ ۷۷ پونڈ سے لیکر ۸۴ پونڈ تک ہوتا ہے۔ ہندوستان کی لکڑیوں میں یہ اول درجہ کی مضبُوط اور وزنی لکڑی شمار کی جاتی ہے۔ یہ زیادہ تر عمارات اور پلُوں کی تعمیر میں صرف ہوتی ہے۔ نیز اس سے کئی طرح کا آرائشی سامان طیّار کیا جاتا ہے۔ اس کی چھال سے نہایت مضبُوط اور قیمتی ریشہ برآمد ہوتا ہے۔ جس سے رسّے وغیرہ بٹے جاتے ہیں اس کا گوند بھی کئی کاموں میں آتا ہے۔ اس کے پتّے چارے کا کام دیتے ہیں +

طریق کاشت۔ موسم برسات میں بیجوں کے ذریعہ اسکی کاشت کرسکتے ہیں

عام کیفیت۔ یہ درخت صُوبۂ مدراس۔ ممالک مُتوسط۔ وسط ہند۔ ریاست

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized...

میسور اور علاقہ باندا ہمیر پور میں بکثرت پایا جاتا ہے۔اسی ساتھ کا
ایک اور درخت ہوتا ہے جسے لاطینی زبان میں ہارڈوک یا پن
نے ٹا اور مدراسی زبان میں کولا وو کہتے ہیں۔اس کی لکڑی بھی
خاصی مضبوط اور وزنی ہوتی ہے اور بہ زیادہ تر عمارات کے مصرف
میں آتی ہے ٭

سُندری

HERITIERA LITTORALIS.

N. O. ... ... *Sterculiaceae.*
Tribe. ... ... *Sterculieae.*

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
سُندری	ہیری ٹائی را لٹورے لس (ل)

بیان و استعمال۔ یہ درخت قد میں چھوٹا ہوتا ہے اور سدا سبز
رہتا ہے۔اس کے جگر کی لکڑی سیاہی مائل سُرخ۔چکنی اور بہت سخت
ہوتی ہے۔اس کی گیلی لکڑی کا وزن فی مکعب فٹ ۱۰۴ پونڈ تک برآمد
ہوتا ہے۔مگر خشک لکڑی کا وزن فی مکعب فٹ ۵۳ پونڈ سے بیکر
۷۰ پونڈ تک اُترتا ہے۔درحقیقت یہ لکڑی بہت پائدار اور انتہا
درجہ مضبوط ہوتی ہے۔عمارات کے کام کے علاوہ اس سے
زیادہ تر بگھیوں کے بمب اور صندوق۔میزیں۔کرسیاں۔پلنگ اور

Hardwickia pinnata

Digitized by eGangotri

الماریاں وغیرہ طیّار کی جاتی ہیں۔ کلکتہ میں اِس سے کشتیاں بنائی جاتی ہیں۔ اور اِس مطلب کے لیئے اِس کی مانگ کبھی کم نہیں ہوتی ؂

طریق کاشت۔ اِس درخت میں بڑی خوبی یہ ہے کہ کاٹنے کے بعد بہت جلد خود بخود پھر سرسبز ہو جاتی ہے۔ وہ اراضیات جن میں سیلاب ہر سال آتا رہتا ہے۔ یہ درخت بخودی تمام پیدا ہو جاتا ہے۔ غرضیکہ یہ دریاؤں کے کنارے کو بہت پسند کرتا ہے ؂

عام کیفیت۔ سُندربن واقع بنگال میں بڑی بھاری پیداوار اِسی درخت کی ہے۔ اِسی جنگل سے یہ لکڑی ہندوستان کے مختلف حصّوں کو جاتی ہے۔ اِسی ساتھ کا ایک اور درخت مغربی گھاٹ اور علاقہ ٹراونکور میں ہوتا ہے جسے لاطینی زبان میں ہیری ٹائی راپے پی لی او کہتے ہیں۔ اِس کی لکڑی نہایت مضبوط وزنی اور سُندری کے مشابہ ہوتی ہے۔ یہ زیادہ تر عمارات اور آلات کاشتکاری کے مصرف میں آتی ہے۔ نیز اِسی قبیلہ میں ایک اور درخت علاقۂ سلہٹ اور چٹاگانگ۔ اراکان وغیرہ میں بکثرت پایا جاتا ہے جسے لاطینی زبان میں ہیری ٹائی را فومس کہتے ہیں۔ اِس کی لکڑی اندر سے سُرخ کی بھوری سی نکلتی ہے اور یہ بہت مضبوط ہوتی ہے۔ اِس کا وزن فی مکعب فٹ ۶۶ پونڈ اُترتا ہے۔ یہ زیادہ تر عمارات۔ ٹھیوں اور کشتیاں بنانے کے مصرف میں آتی ہے۔ عام طور پر اِسے سُندری کہا جاتا ہے ؂

CC0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

کورا

HOLARRHENA ANTIDYSENTERICA.

N. O. ... ... *Apocyneae.*

Tribe ... ... *Plumerieae.*

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
کورا ۔ کوار	ہولرہی نا اِن ٹی ڈی سن ٹے ری کا (ل)

بیان و استعمال ۔ یہ درخت قد میں چھوٹا ہوتا ہے اور ہر سال موسم سرما میں اِس کا پت جھڑ ہو جاتا ہے ۔ اِس کی لکڑی سفید ۔ نرم اور چکنی ہوتی ہے ۔ اِس کا وزن فی مکعب فٹ ۳۳ پونڈ سے لیکر ۴۴ پونڈ تک ہوتا ہے ۔ سہارنپور اور ڈیرہ دون میں اِسپر زیادہ تر کھدائی کا کام کیا جاتا ہے ۔ علاقۂ آسام میں اِس سے میزیں ۔ کرسیاں ۔ الماریاں وغیرہ بنائی جاتی ہیں اور صوبۂ مدراس میں یہ بالخصوص خراد کے مصرف میں آتی ہے ۔ اِس کی چھال ۔ پتّے ۔ پھل اور بیج ادویات میں استعمال کئے جاتے ہیں ۔ ہملٹن صاحب لکھتے ہیں کہ اِس کی لکڑی کی مالائیں آسام کے باشندے خاص امراض میں پہنتے ہیں ✦

طریق کاشت ۔ موسم برسات میں بیجوں کے ذریعہ اسکی کاشت کرسکتے ہیں

مقام کیفیت ۔ یہ درخت علاقۂ اودھ ۔ گڑھوال ۔ بہار ۔ ممالک متوسط بنگال آسام اور دکن میں بکثرت پایا جاتا ہے ✦

ترپو

HOPEA PARVIFLORA.

N. O. ... ... *Dipterocarpeae.*

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
ترپُو (کناری زبان)	ہوپیا پاروی فلورا (ل)

بیان و استعمال۔ یہ درخت قد میں بڑا ہوتا ہے۔ اور اس کی لکڑی اندر سے چکنی۔ سخت اور بھورے رنگ کی نکلتی ہے۔ اس کا وزن فی مکعب فٹ ۶۲ پونڈ سے لیکر ۶۳ پونڈ تک ہوتا ہے۔ یہ زیادہ تر عمارات کے مصرف میں آتی ہے۔

طریق کاشت۔ موسم برسات میں بیجوں کے ذریعہ اس کی کاشت کر سکتے ہیں۔

عام کیفیت۔ علاقۂ ملیبار اور جنوبی کنارا میں یہ لکڑی بکثرت پیدا ہوتی ہے۔ اسی ساتھ کا ایک اور درخت علاقۂ برہما میں بافراط پایا جاتا ہے۔ لاطینی زبان میں اسے ہوپیا اوڈوریٹا اور برہما میں تھن گن کہتے ہیں۔ یہ قد میں بہت اونچا ہوتا ہے اور سدا سبز رہتا ہے۔ اس کی لکڑی بہت مضبوط چکنی۔ اور حد درجہ پائدار ہوتی ہے۔ یہ زیادہ تر عمارات کے مصرف میں آتی ہے۔ یا اس سے گاڑیوں کے پہیئے اور کشتیاں طیار کی جاتی ہیں۔ تجربہ سے ثابت

CC0. Gurukul Kangri Collection

ہوا ہے کہ بیس سال تک اِس کی کشتیاں برابر کام دیتی ہیں۔ اِس کی زرد دال بھی کبھی کبھی کارآمد ہو جاتی ہے۔ اِس کا وزن فی مکعب ۴۴ پونڈ سے لیکر ۵۶ پونڈ تک برآمد ہوتا ہے +

دھولی

HYMENODICTYON EXCELSUM.

N. O. ... ... *Rubiaceae.*

Tribe. ... ... *Cinchoneae.*

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
دھولی - پھلدو	ہای می نوڈک ٹی ان - اک سل سم (ل)

بیان و استعمال۔ یہ درخت قد میں بہت بڑا ہوتا ہے - اور ہر سال موسم سرما میں اِس کا پت جھڑ ہو جاتا ہے۔ اِس کی لکڑی نرم اور بھورے رنگ کی ہوتی ہے۔ جسکا وزن فی مکعب فٹ ۲۸ پونڈ سے لیکر ۳۴ پونڈ تک برآمد ہوتا ہے۔ یہ زیادہ تر پالکیاں۔ کھلونے اور آلاتِ کشا ورزی وغیرہ بنانے کے مصرف میں آتی ہے۔ اِس کی اندرونی چھال ادویات اور چمڑہ پکانے کے لئے استعمال کی جاتی ہے اور اِس کے پتے مویشیوں کو چرائے جاتے ہیں +

طریق کاشت۔ موسم برسات میں بیجوں کے ذریعہ اِس کی

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

کاشت کر سکتے ہیں ۔

عام کیفیت ۔ یہ درخت پنجاب ۔ اودھ ۔ وسطِ ہند اور صوبۂ مدراس میں کم و بیش پایا جاتا ہے ۔ اسی ساتھ کا ایک اور درخت ہوتا ہے جسے لاطینی زبان میں ہائی می نوڈک ٹی ان تھر سی فلورم اور ہندوستانی میں بھرگرہ کہتے ہیں یہ زیادہ تر شمالی اور مشرقی حصّہ بنگال میں پایا جاتا ہے ۔

رنگمن

IXORA PARVIFLORA
(THE TORCH TREE)

N. O. ... ... *Rubiaceae.*
Tribe ... ... *Ixoreae.*

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
رنگمن ۔ کوٹا گندھل	ٹارچ ٹری (ا) اگزورا پاروی فلورا (ل)

بیان و استعمال ۔ یہ درخت قد میں چھوٹا ہوتا ہے اور سدا سبز رہتا ہے ۔ اس کی لکڑی اندر سے چکنی ۔ بہت سخت اور مضبوط نکلتی ہے ۔ اس کا وزن فی مکعب فٹ ۵۷ پونڈ ہوتا ہے ۔ یہ زیادہ تر عمارات اور خراد کے کام میں آتی ہے اور اس پر کھُدائی کا کام بھی بہت اچھا ہوتا ہے ۔ اس کی سبز شاخوں سے

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized

مشعلیں بناتے ہیں +

طریق کاشت - موسم برسات میں بیجوں کے ذریعہ اسکی کاشت کرسکتے ہیں +

عام کیفیت - یہ درخت بنگال - وسط ہند اور صوبہ مدراس میں بکثرت پیدا ہوتا ہے +

اخروٹ

JUGLANS REGIA

(THE WALNUT)

N. O. ... ... *Juglandeae.*

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
اخروٹ	وال نٹ ٹری (ا) جگ لنس ری جیا (ل)

بیان و استعمال - یہ درخت قد میں بہت اونچا ہوتا ہے اور اس کی جگر کی لکڑی چکنی - خاصی مضبوط اور سفیدی مائل بھورے رنگ کی ہوتی ہے - اس پر بہت خوبصورت جوہر ہوتے ہیں اور روغن کرنے سے یہ بہت چمک دار ہو جاتی ہے - اس سے زیادہ تر میزیں - الماریاں بندوق کے کندے - صندوقچے اور دیگر آرائشی سامان طیار کئے جاتے ہیں - اس کی چھال رنگنے - دانتوں پر صفائی کی غرض سے ملنے اور ادویات کے مصرف میں آتی ہے - پنجاب میں اسے "دنداسہ" کہتے ہیں - اخروٹ کے ہرے خول کو بھی بعض اوقات لبوں کو سُرخ کرنے

Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

کی مُراد سے ملا جاتا ہے۔ نیز یہ کپڑے رنگنے اور چمڑے پکانے کے کام آتا ہے۔ جنگلی اخروٹ کا چھلکا بہت سخت ہوتا ہے۔ جن اقسام کی کاشت کی جاتی ہے اُن کے چھلکے نرم و نازک ہوتے ہیں چنانچہ اِسی وجہ سے اِن اخروٹوں کو **کاغذی** اخروٹ کہتے ہیں۔ اخروٹ کا تیل بھی نکلتا ہے اور یہ کئی طرح سے استعمال کیا جاتا ہے۔ اِس کے پتے مویشیوں کو چرائے جاتے ہیں +

طریق کاشت۔ اِس کی کاشت پہاڑوں میں بیجوں کے ذریعہ کی جاتی ہے۔ ماہ ستمبر میں پھل پک جاتے ہیں اُنہیں گھڑوں میں ریت کے اندر رکھ دیتے ہیں اور گھڑوں کو زمین میں داب دیتے ہیں۔ گھڑوں کے مُنہ پر لکڑی کی ڈاٹ لگا دی جاتی ہے۔ جنوری یا فروری میں اِن کو بو دیتے ہیں۔ کیاریوں میں بو کر پُوری پوری حفاظت کرنی پڑتی ہے اور باڑ گھنی لگانی پڑتی ہے ورنہ بندر اور کئی اور جانور اِنہیں کھا جاتے ہیں۔ اگر بیج پہلے گملوں میں بوئے جاویں تو بہت بہتر ہے۔ چھ مہینے میں یہ پھوٹ آتے ہیں۔ جب پنیری ایک سال کی ہو جاوے تو اُس کی جڑ کی موصلی کسی قدر کاٹ کر کیاریوں میں لگا دیں۔ جب پنیری پورے تین سال کی ہو جاوے تو موسم برسات میں اُسے مُستقل جگہ لگا سکتے ہیں +

عام کیفیت۔ علاقہ کشمیر اور کوہ ہمالیہ کے سلسلہ شمال مغربی میں دس ہزار فٹ کی بلندی تک یہ درخت بکثرت پایا جاتا ہے۔ ضلع ہزارہ

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

کانگڑہ اور شملہ میں بھی یہ کم و بیش پیدا ہوتا ہے +

پُولا

KYDIA CALYCINA.

N.O ... ... Malvaceae.

Tribe ... ... Bombaceae.

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
پُولا - برنگا	کائی ڈیا کے لی سائینا (ل)

بیان و استعمال - یہ درخت چھوٹے قد کا ہوتا ہے۔ اور اس کی لکڑی اندر سے سفید اور نرم نکلتی ہے - اس کا وزن فی مکعب فٹ ۳۳ پونڈ سے لیکر ۴۵ پونڈ تک بر آمد ہوتا ہے - یہ زیادہ تر عمارات اور آلاتِ کشاورزی کے مصرف میں آتی ہے اِس پر کھدائی کا کام بھی بہت اچھا ہوتا ہے - اِس کی اندرونی چھال سے ریشہ بر آمد ہوتا ہے جس سے رسیاں وغیرہ طیار کی جاتی ہیں +

طریق کاشت - موسم برسات میں بیجوں کے ذریعہ اس کی کاشت کر سکتے ہیں +

عام کیفیت - یہ درخت ممالک متوسط میں بکثرت پیدا ہوتا ہے اور ہندوستان کے ہر ایک حصہ میں کم و بیش پایا جاتا ہے +

Haridwar. Digitized by eGangotri

باکلی

LAGERSTROMIA PARVIFLORA

N. O. ... ... *Lythrarieae.*

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
باکلی۔ دھاؤرا	لے گرسٹرومی اپار وی فلورا (ل)

بیان و استعمال۔ یہ درخت قد میں بہت اُونچا ہوتا ہے اور ہر سال موسم سرما میں اِس کا پت جھڑ ہو جاتا ہے۔ اِس کی لکڑی نہایت سخت مضبوط اور بھورے رنگ کی ہوتی ہے۔ اِس کا وزن فی مکعب فٹ ۴۵ پونڈ سے لیکر ۶۰ پونڈ تک ہوتا ہے۔ یہ زیادہ تر عمارات کے کام میں آتی ہے یا اِس سے بگھیوں کے بمب اور آلاتِ کاشتکاری وغیرہ طیار کئے جاتے ہیں۔ نیز اِس کا کوئلہ درجۂ اول کا شمار کیا جاتا ہے اِس کی چھال چمڑہ رنگنے اور پکانے کے مصرف میں آتی ہے۔ اور اِس پر شگاف دینے سے گوند برآمد ہوتا ہے۔ کبھی کبھی اِس درخت پر ریشمی ٹسر کے کیڑے بھی پائے جاتے ہیں +

طریق کاشت۔ موسم برسات میں بیجوں کے ذریعہ اسکی کاشت کر سکتے ہیں

عام کیفیت۔ یہ درخت ممالکِ مُتوسّط۔ آسام اور علاقۂ کمایوں میں بکثرت پایا جاتا ہے۔ اسی ساتھ کا ایک اور درخت ہوتا ہے جسے لاطینی زبان میں لے گر سٹرومی آمائی کرو کار پہ اور تامل زبان میں

Lagerstromia microcarpa (ل)

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

بن ٹیک کہتے ہیں۔ اس کی لکڑی بہت اچھی ہوتی ہے اور یہ زیادہ تر عمارات اور جہاز سازی کے مصرف میں آتی ہے۔ اسی ساتھ کا ایک اور بھی درخت ہوتا ہے جیسے لاطینی زبان میں لگے گرسٹرومی آرجی جی نی اور بنگالی زبان میں جروِل کہتے ہیں یہ مشرقی بنگال۔ آسام۔ مغربی گھاٹ اور رتناگری کے شمالی حصّہ میں بکثرت پایا جاتا ہے۔ علاقۂ سلہٹ۔ پرکچھار اور چٹاگانگ میں اِس لکڑی کی نہایت قدر کی جاتی ہے۔ یہ بھی زیادہ تر عمارات اور جہاز سازی کے مصرف میں آتی ہے۔ نیز اِس سے عام گاڑیاں۔ توپوں کی گاڑیوں کے بعض حصّے اور کشتیاں بھی کچھ کم طیار نہیں کی جاتیں۔ چونکہ یہ درخت بہت خوبصورت ہوتا ہے اِس لیئے تزئین باغ کی غرض سے بھی اسے لگاتے ہیں۔

چیربرہ

LITSAEA ZEYLANICA

N. O. ... ... *Lauraceae.*

Tribe ... ... *Litsaeaceae.*

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
چیربرہ - چرچرا	لٹ سی آ زے لے نی کا (ل)

بیان و استعمال۔ یہ درخت میانہ قد کا ہوتا ہے اور سدا سبز رہتا ہے اِس کی لکڑی سُرخی مائل سفید اور خاصی مضبوط ہوتی ہے۔ اِس کا وزن

Lagerstromia Reginae

فی مکعب فٹ ۳۶ پونڈ سے لیکر ۳۸ پونڈ تک اُترتا ہے۔صوبۂ مدراس میں یہ زیادہ تر عمارات کے مصرف میں آتی ہے۔نیز اس کے پھل سے تیل نکلتا ہے جسے جلایا جاتا ہے +

طریق کاشت۔موسم برسات میں بیجوں کے ذریعہ اس کی کاشت کر سکتے ہیں +

عام کیفیت۔یہ درخت ضلع شملہ اور شرقی بنگال میں بکثرت پیدا ہوتا ہے۔اسی سیاتھہ کا ایک اور درخت علاقۂ شملہ و کمایوں میں ہوتا ہے۔جسے لاطینی زبان میں **لٹ سی آ کون سی می لس** اور ہندوستانی زبان میں چربرا کہتے ہیں۔اس کی لکڑی بھی عمدہ ہوتی ہے۔اس کے پھل سے تیل نکلتا ہے اور یہ چراغوں میں جلایا جاتا ہے +

بول پالے.

LOPHOPETALUM WIGHTIANUM

N.O. ... ... Celastrineae.

Sub-tribe ... Euonymeae.

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
بول پالے (کناری زبان)	لوفوپی ٹے لم وائی ٹی اے نم (ل)

بیان و استعمال۔یہ درخت قد میں بہت بڑا ہوتا ہے اور سدا سبز رہتا ہے اس کی لکڑی اندر سے سُرخی مائل سفید۔خاصی مضبوط اور چکنی

Litsaea consimilis ل

CC0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized

ہوتی ہے۔اِس کا وزن فی مکعب فٹ ۲۸ پونڈ سے ۲۹ پونڈ تک ہوتا ہے علاقۂ جنوبی کنارا میں یہ عمارت کے مطالب کے لیئے بہت عمدہ قرار دی جاتی ہے +

طریق کاشت۔موسم برسات میں بیجوں کے ذریعہ اسکی کاشت کرسکتے ہیں

عام کیفیت۔علاقۂ جنوبی کنارا میں یہ درخت بکثرت پایا جاتا ہے +

سُوم

MACHILUS ODORATISSIMA

N. O. ... ... *Lauraceae.*

Tribe ... ... *Perseaceae.*

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
سُوم۔کوسے لا	مے چی لس اوڈورے ٹس سی ما (ل)

بیان و استعمال۔یہ درخت قد میں بڑا اُونچا ہوتا ہے اور اِس کی لکڑی اندر سے خاصی مضبوط۔سخت اور چکنی نکلتی ہے۔چیرنے کے بعد اِس کا رنگ سُرخ ہو جاتا ہے۔اِس کا وزن فی مکعب فٹ ۳۶ پونڈ سے لیکر ۴۳ پونڈ تک برآمد ہوتا ہے اور یہ زیادہ تر عمارات کے مصرف میں آتی ہے۔علاقۂ آسام میں اِس کے پتّوں پر "موگا ریشم" کے کیڑے پرورش پاتے ہیں +

طریق کاشت۔موسم برسات میں بیجوں کے ذریعہ اسکی کاشت کرسکتے ہیں

CC0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

عام کیفیت - کوہ دار جلنگ - علاقۂ آسام اور اضلاع ہزارہ و شملہ میں یہ درخت بکثرت پیدا ہوتا ہے +

آم

MANGIFERA INDICA.

(THE MANGO TREE)

N. O. ... ... *Anacardiaceae.*
Tribe ... ... *Anacardieae.*

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
آم - آنب	مینگوٹری (ا) مینگی فے را انڈی کا (ل)

بیان و استعمال - پیوندی آم سے اس موقعہ پر کچھ بحث نہیں ہے - صرف دیسی آم سے سروکار ہے جس کی لکڑی عمارات کے مصرف میں آتی ہے - یہ درخت قد میں اونچا ہوتا ہے اور سدا سبز رہتا ہے اس کی لکڑی اندر سے سفید اور نرم نکلتی ہے - اس کا وزن فی مکعب فٹ ۳۸ پونڈ سے لیکر ۴۸ پونڈ تک ہوتا ہے - یہ زیادہ تر تعمیر مکانات - صندوق اور ڈونگیاں وغیرہ بنانے میں استعمال کی جاتی ہے پھل میووں طرح کھایا جاتا ہے +

طریق کاشت - موسم برسات میں گٹھلیوں کے ذریعہ اس کی کاشت بآسانی تمام کرسکتے ہیں - تازہ گٹھلیاں بہت جلد پھوٹ آتی ہیں - پرانی

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

گٹھلیوں کی طاقت زائل ہو جاتی ہے +

عام کیفیت - آم کا درخت پنجاب کے خاص خاص اضلاع ممالک مغربی وشمالی و اوَدھ - بہار - بنگال - آسام - دکن - اور مدراس میں بکثرت پیدا ہوتا ہے - اسی قسم کا ایک اور درخت علاقۂ آسام اور سلہٹ میں بہ افراط پایا جاتا ہے جسے لاطینی زبان میں **مینگی فے را سل وے ٹی کا** اور ہندوستانی زبان میں **بن آم یا لکشمی آم** کہتے ہیں۔ اس کی لکڑی آم کی لکڑی سے زیادہ سخت اور مضبوط ہوتی ہے اور اس کا پھل کئی طرح سے استعمال کیا جاتا ہے +

تومبڑی

MARLEA BEGONIÆFOLIA.

N.O. ... ... Cornaceae.

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
تومبڑی۔	مار لیابی گونی فولیا (ل)

بیان و استعمال - یہ درخت قد میں چھوٹا ہوتا ہے اور اس کی لکڑی اندر سے سفید۔ نرم اور چکنی نکلتی ہے - اس کا وزن فی مکعب فٹ ۴۴ پونڈ اُترتا ہے - یہ زیادہ تر عمارات کے مصرف میں آتی ہے اور اسکے پتے چارہ کا کام دیتے ہیں +

طریق کاشت - موسم برسات میں بیجوں کے ذریعہ اسکی کاشت کرسکتے ہیں +

عام کیفیت - اضلاع شملہ اور سلہٹ - بھوٹان - سکم - مشرقی بنگال

Mangifera sylvatica ل

Haridwar. Digitized by eGangotri

اور چانگ میں یہ درخت بہ افراط پایا جاتا ہے + علاقۂ سکم میں نو ہزار (۹۰۰۰)
فٹ کی بلندی تک یہ نظر آتا ہے +

نیم

MELIA INDICA.

(THE MARGOSA TREE)

N. O. ... ... *Meliaceae.*

Tribe ... ... *Melieae.*

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
نیم	مارگوسا ٹری (ل) می لیا انڈیکا (ل)

بیان و استعمال۔ یہ درخت اونچا اور گھیر دار ہوتا ہے اور اس کے جگر کی لکڑی سرخ اور بہت مضبوط ہوتی ہے۔ اس کا وزن فی مکعب فٹ ۴۸ پونڈ سے لیکر ۵۰ پونڈ تک نکلتا ہے۔ یہ زیادہ تر عمارات اور جہاز سازی کے مصرف میں آتی ہے۔ گاڑیاں۔ آلات کاشتکاری اور جنوبی ہند میں آرائشی سامان بھی اس سے طیار کیے جاتے ہیں۔ اس کی جڑ چھال اور پتے ادویات میں استعمال کیے جاتے ہیں۔ اس کی نمولیاں پک جانے پر کسی قدر کھائی جاتی ہیں اور بیجوں سے تیل نکالا جاتا ہے جس کا صرف بالخصوص ادویات کے طور پر ہوتا ہے۔ یہ جل بھی سکتا ہے مگر دھواں بہت دیتا ہے +

CC0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

طریق کاشت - موسم برسات میں بیجوں کے ذریعہ اسکی کاشت کرسکتے ہیں۔
عام کیفیت - یہ درخت یُونتو اِس مُلک کے ہر ایک حصّہ میں کم و بیش پایا جاتا ہے - مگر ممالکِ متّحدہ بنگال اور مدراس میں بافراط پیدا ہوتا ہے - نیم کے پُرانے درختوں سے ایک رقیق شئے برآمد ہوتی ہے جسے نیم کے آنسوُ کہتے ہیں - اِس کا استعمال بطور ادویہ کیا جاتا ہے +

بکاین

MELIA AZEDARACH.

(THE PERSIAN LILAC OR BEAD TREE)

N. O. ... ... *Meliaceae.*

Tribe ... ... *Melieae.*

ہندوستانی نام	انگریزی یالاطینی نام
بکاین - وریک	بیڈٹری (ا) می لیا ازے ڈے رچ (ل)

بیان و استعمال - یہ درخت بھی نیم کی ایک قسم ہے اور اِس کی لکڑی اندر سے سفید اور نرم نکلتی ہے اِس کا وزن فی مکعب فٹ ۳۵ پونڈ سے لیکر ۴۰ پونڈ تک برآمد ہوتا ہے - یہ زیادہ تر عمارات کے مصرف میں آتی ہے یا اِس سے آرایشی سامان تیار کئے جاتے ہیں - ایک روغن اسپر خوب کھلتا ہے - بڑی خوبی

Digitized by eGangotri

اِس میں یہ ہے کہ گھُن وغیرہ مُوذی کیڑے اور دیمک اِس کے پاس تک نہیں آتی۔ اِس کی جڑ۔ چھال۔ پتّے اور پھل وغیرہ ادویات میں استعمال کئے جاتے ہیں۔ اِس کے بیجوں کا تیل بالعمُوم مرہموں میں ڈالا جاتا ہے۔

طریق کاشت۔ موسم برسات میں بیجوں کے ذریعہ اِس کی کاشت کر سکتے ہیں۔

عام کیفیت۔ یہ درخت ہندوستان کے ہر ایک حِصّے میں پایا جاتا ہے۔ یہاں تک کہ بلوچستان کی پہاڑیوں میں بھی بافراط پیدا ہوتا ہے۔ اِسی ساتھ کا ایک اور درخت علاقۂ دکن میں ہوتا ہے۔ جسے **نیمبڑا۔ میلیا ڈیوبیا** کہتے ہیں۔ اِس کی لکڑی بھی قریب قریب تمام اُنھیں مطالب میں استعمال کی جاتی ہے کہ جن میں بکاین کی کی جاتی ہے۔ اِس درخت میں بڑا وصف یہ ہے کہ یہ بہت جلد بڑھ جاتا ہے۔

Melia dubia

CC0. Gurukul Kangri Coll...

ناگیسر

MESUA FERREA.

N. O. ... ... Guttiferae

Tribe ... ... Calophylleae.

انگریزی یا لاطینی نام	ہندوستانی نام
می سوآ فرری آ (ل)	ناگیسر

بیان و استعمال۔ یہ درخت بہت اُونچا ہوتا ہے اور سدا سبز رہتا ہے۔ اِس کے جگر کی لکڑی سیاہی مائل سُرخ اور انتہا درجہ سخت اور مضبوط ہوتی ہے۔ اِس کا وزن فی مُکعب فٹ ۶۰ پونڈ سے لیکر ۷۶ پونڈ تک ہوتا ہے۔ یہ زیادہ تر عمارات اور پلیوں کی تعمیر میں صرف کی جاتی ہے۔ اور بھی کئی چیزیں اِس سے بنتی ہیں مگر سخت ہونے کی وجہ سے اِس پر محنت بہت کرنی پڑتی ہے۔ اِس کے پھُول بہت خوبصُورت ہوتے ہیں۔ اِس لئے تزئین باغات کی غرض سے بھی اِسے لگاتے ہیں۔ اِسکے پھُولوں کا عطر بہت قیمتی ہوتا ہے۔ جزیرۂ لنکا میں اِس کے بیجوں سے تیل بھی نکالا جاتا ہے۔

طریق کاشت۔ موسم برسات میں بیجوں کے ذریعہ اِسکی کاشت کر سکتے ہیں۔

عام کیفیت۔ مشرقی بنگال۔ آسام اور صُوبہ مدراس میں یہ

CC-0. ... Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

درخت بکثرت پایا جاتا ہے +

چمپہ

MICHELIA CHAMPACA.

N. O. ... ... Magnoliaceae.

Tribe. ... ... Magnolieae.

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
چمپہ۔	می چی لیا چم پے کا (ل)

بیان و استعمال۔ یہ درخت قد میں بہت بلند ہوتا ہے اور سدا سبز رہتا ہے۔اس کی لکڑی نرم مگر پائدار اور بہت خوبصورت ہوتی ہے۔ رنگ روغن اس پر خوب کھلتا ہے اس کا وزن فی مکعب فٹ ۳۵ پونڈ سے لیکر ۴۲ پونڈ تک ہوتا ہے۔ یہ زیادہ تر عمارات کے مصرف میں آتی ہے یا اس سے ڈھول۔کشتیاں۔ڈونگیاں۔میزیں۔کرسیاں۔الماریاں وغیرہ طیار کی جاتی ہیں۔اس کے پھولوں سے بہت عمدہ خوشبو نکلتی ہے +

طریق کاشت۔ موسم برسات میں بیجوں کے ذریعہ اسکی کاشت کرسکتے ہیں +

عام کیفیت۔ یہ درخت کوہ ہمالیہ کے سلسلۂ شمال مغربی میں ۳۰۰۰ فٹ کی بلندی تک پایا جاتا ہے۔نیپال۔بنگال۔آسام۔مغربی گھاٹ اور علاقۂ کنارا میں بکثرت خودرَو ہوتا ہے۔اسی ساتھ کا ایک اور درخت

CC0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

کوہ ہمالیہ کے مشرقی سلسلہ میں ہوتا ہے جسے لاطینی زبان میں می چے لیا اک سل سا اور ہندوستانی زبان میں بڑا یا سفید چمپہ کہتے ہیں۔ اِس کی لکڑی بھی پائدار ہونے کی وجہ سے عمارات اور آرائشی سامان طیار کرنے کے مصرف میں آتی ہے کوہ دار جلنگ میں اِس سے بہت کام لیا جاتا ہے +

مولسری

MIMUSOPS ELENGI.

N. O. ... ... Sapotaceae.

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
مولسری	می میوسوپس النگی (ل)

بیان و استعمال۔ یہ درخت نو ہیں اُونچا ہوتا ہے اور سدا سبز رہتا ہے اِس کے جگر کی لکڑی سُرخ اور نہایت سخت اور مضبوط ہوتی ہے۔ اِس کا وزن فی مکعب فٹ ۵۸ پونڈ سے لیکر ۸۷ پونڈ تک پونڈ تک ہوتا ہے۔ یہ زیادہ تر عمارات کے مصرف میں آتی ہے یا اِس سے میزیں۔ الماریاں اور گاڑیاں وغیرہ بناتے ہیں۔ اِس کے ستاروں کی مانند پھول بہت خوشبو دار ہوتے ہیں۔ اِس لیئے اِن سے قیمتی عطر کھینچا جاتا ہے۔ اِس کا پھل کھایا جاتا ہے اور اسکے بیجوں سے تیل نکالتے ہیں۔ اِس کی چھال ادویات کے کام میں آتی ہے

CC0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

طریقِ کاشت۔ موسم برسات میں بیجوں کے ذریعہ اِس کی بآسانی کاشت کرسکتے ہیں مگر یہ درخت جلد جلد بڑھنے والوں میں سے نہیں ہے +

عام کیفیت۔ یہ درخت مغربی گھاٹ اور علاقۂ کنارا میں بکثرت خودرَو پایا جاتا ہے۔ ہندوستان کے ہر ایک حصّہ میں اِسے لگا سکتے ہیں۔ اِس کے پھُولوں کے ہار بہت خوشنما ہوتے ہیں +

کھرنی

MIMUSOPS INDICA.

N. O. ... ... Sapotaceae.

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
کھرنی	مائی میُوساپس اِن ڈی کا (ل)

بیان و استعمال۔ یہ درخت قد میں بہت بڑا ہوتا ہے اور سدا سبز رہتا ہے۔ اِس کے جگر کی لکڑی سُرخ۔ چکنی۔ بہت سخت اور مضبُوط ہوتی ہے۔ اِس کا وزن فی مکعب فٹ ۶۰ پونڈ سے لیکر ۷۰ پونڈ تک ہوتا ہے۔ یہ بوجہ پائداری زیادہ تر عمارات اور کولھوؤں کے مصرف میں آتی ہے۔ خراد کے کام میں بھی استعمال کی جاتی ہے۔ اِس کا پھل کھایا جاتا ہے +

طریقِ کاشت۔ موسم بہار یا برسات میں بیجوں کے ذریعہ اِس کی

کاشت کر سکتے ہیں۔ دریاؤں کے کنارے ریت میں یہ بہت جلد بڑھ جاتا ہے۔ جن مقامات میں سطح زمین سے پانی بہت دور ہوتا ہے وہاں یہ بغیر مصنوعی آبپاشی کے مشکل سے تناور ہوسکتا ہے +

عام کیفیت۔ صوبۂ مدراس اور وسطِ ہند میں یہ درخت بکثرت خود رو پایا جاتا ہے +

شہتوت

MORUS INDICA.

(THE MULLBERRY)

N. O. ... ...Urticaceae.

Tribe ... ... Mareae.

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
شہتوت۔ توت	مل بری (ا) مورس اِن ڈی کا (ل)

بیان و استعمال۔ اِس مُلک میں شہتوت یا توت کی کئی قسمیں پائی جاتی ہیں۔ بعض خود رَو ہیں اور بعض کاشت کے ذریعہ پیدا کی جاتی ہیں۔ عمدہ اقسام میں سے ایک مورس اِل با ہے۔ اِس کی جابجا پنجاب کے پہاڑوں اور میدانوں میں کاشت کی جاتی ہے اِس کی لکڑی عمارات اور اثاث البیت تیار کرنے کے لئے عین موزوں ہوتی ہے۔ نیز اِس کا پھل خوش ذائقہ اور شیریں ہوتا ہے

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

تر اور خشک دونوں حالتوں میں کھایا جاتا ہے۔ علاقۂ کشمیر میں اس کے پتّوں پر ریشم کے کیڑے پالے جاتے ہیں۔ انہیں کھاکر وہ ریشم نذر کرتے ہیں۔ اس کی لکڑی کا وزن فی مکعب فٹ ۳۸ پونڈ سے لیکر ۵۶ پونڈ تک اُترتا ہے۔ اسی ساخت کا ایک اور درخت کوہ ہمالیہ میں دریائے سندھ سے لیکر بنگال آسام تک خود رَو بھی پایا جاتا ہے اور اس کی چار ہزار فٹ کی بلندی تک کاشت بھی کی جاتی ہے۔ اس کا لاطینی نام موُرس لی وی گیٹا ہے۔ اسی طرح شہتوت کی ایک قسم جو علاقۂ چین سے لائی گئی ہے اس ملک کے کئی حصّوں میں کاشت کیگئی ہے عام شہتوت موُرس انڈی کا جسکی کاشت زیادہ تر سایہ اور چوب کی غرض سے کی جاتی ہے ایک میانہ قد کا درخت ہوتا ہے۔ موسم سرما میں ہر سال اس کا پت جھڑ ہو جاتا ہے اس کی لکڑی اندر سے زردی مائل سفید۔ سخت اور مضبوط بر آمد ہوتی ہے۔ اس کا وزن فی مکعب فٹ ۴۲ پونڈ سے لیکر ۴۷ پونڈ تک ہوتا ہے۔ یہ زیادہ تر عمارات۔ آلاتِ کاشتکاری اور چوبی اثاث البیت کے مصرف میں آتی ہے +

طریق کاشت۔ موسم برسات میں بیجوں۔ قلموں یا ٹونٹوں کے ذریعہ اس کی کاشت بآسانی کرسکتے ہیں +

عام کیفیت۔ یہ درخت ہندوستان کے ہر ایک حصّہ میں پایا

Morus indica. Morus laevigata

CC-0 Gurukul K

جاتا ہے کوہ ہمالیہ میں پانچ ہزار فٹ کی بلندی تک پیدا ہوتا ہے
اسی ساتھ کا ایک اور درخت زیادہ تر اضلاع ہزارہ وشملہ میں
ہوتا ہے - جسے لاطینی زبان میں موّرس سر رے ٹا کہتے ہیں
اور ہندوستانی زبان میں کیمو کہتے ہیں - اس کی لکڑی چونکہ
مضبوط - خوبصورت اور چمکدار ہوتی ہے اس لئے زیادہ تر
میزیں - الماریاں اور دیگر آرائشی سامان طیار کرنے کے مصرف
میں آتی ہے - شملہ میں اس پر کھدائی کا کام بھی کیا جاتا ہے - یہ
خم نہیں کھاتی اور رنگ و روغن اسپر خوب کھلتا ہے - صاف کرنے
سے یہ سنہری جھلک دینے لگتی ہے +

ملک ایران کا شہتوت نہایت مشہور ہے اس کا پھل بہت
لمبا - موٹا اور انتہا درجہ شیریں ہوتا ہے - چنانچہ اہل فارس اسے
سایہ میں خشک کر کے رکھ چھوڑتے ہیں اور شکر پاروں کی طرح
استعمال کرتے ہیں - بسا اوقات شکم سیر ہو کر صرف اسی سے کھانا
کھا لیتے ہیں +

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

آش پھل

NEPHELIUM LONGANA.

(THE LONGANA)

N. O. ... ... *Sapindaceae.*

Tribe ... ... *Sapindeae.*

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
آش پھل	لونگن (L) نی فی لی ام لونگے نا (L)

بیان و استعمال - یہ درخت میانہ قد کا ہوتا ہے - اور سدا سبز رہتا ہے - اس کی لکڑی اندر سے سُرخ اور خاصی مضبوط نکلتی ہے - اس کا وزن فی مکعب فٹ ۵۱ پونڈ سے لیکر ۶۲ پونڈ تک اُترتا ہے - یہ آرائشی سامان طیار کرنے کے لئے عین موزوں ہے - پھل کھایا جاتا ہے

طریق کاشت - موسم برسات میں بیجوں کے ذریعہ اسکی کاشت کر سکتے ہیں - چونکہ یہ زیادہ دیر ٹھیر نہیں سکتے اس لئے پُختہ پھلوں سے نکال کر شُروع برسات میں بو دینے چاہئیں +

عام کیفیت - بنگال - بہار - مدراس اور علاقۂ میسور میں یہ درخت بکثرت پیدا ہوتا ہے - لیچی پھل بھی اسی کی ایک قسم ہے - یہ اُس سے دُوسرے درجہ پر سمجھا جاتا ہے +

CC0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

کملائی

ODINA WODIER.

N. O. ... ... *Anacardiaceae.*

Tribe ... ... *Anacardieae.*

انگریزی یا لاطینی نام	ہندوستانی نام
اوڈی نا دوڈائر (ل)	کملائی - کموُل

بیان و استعمال - یہ درخت میانہ قد کا ہوتا ہے اور ہر سال موسم سرما میں اسکا پت جھڑ ہو جاتا ہے - اس کے جگر کی لکڑی چرنے کے وقت سُرخ اور بعد میں سُرخی مائل بھوری ہو جاتی ہے - یہ چکنی اور خاصی مضبوط ہوتی ہے - اس کا وزن فی مکعب فٹ ۳۵ پونڈ سے لیکر ۶۱ پونڈ تک بر آمد ہوتا ہے - یہ زیادہ تر نیزوں کے دستے - گاڑیاں اور کولھو بنانے میں صرف کی جاتی ہے - مگر میزیں الماریاں وغیرہ آرایشی سامان بھی اس سے بہت عمدہ طیار کئے جا سکتے ہیں - اس کے پتّے چارہ کا کام دیتے ہیں - اور ہاتھی اسکے بہت شایق ہوتے ہیں - اس کی چھال چمڑہ رنگنے کے مصرف میں آتی ہے - اس کا گوند کاغذ سازی اور کپڑا رنگنے کے لیئے استعمال کیا جاتا ہے +

طریقِ کاشت - موسم برسات میں بیجوں کے ذریعہ اسکی کاشت

Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

کر سکتے ہیں +

عام کیفیت - یہ درخت راجپوتانہ کی پہاڑیوں اور ممالک متوسط کے جنگلات میں بکثرت پایا جاتا ہے +

کنُو

OLEA FERRUGINEÆ.

N. O. ... ... Oleaceae.

Tribe ... ... Oleineae.

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
کنُو	(اولی آ فریوجی نیا ل)

بیان و استعمال - یہ درخت میانہ قد کا ہوتا ہے اور ہر سال موسم سرما میں اِس کا پت جھڑ ہو جاتا ہے - اِس کے جگر کی لکڑی رنگ میں بھوری اور انتہا درجہ سخت اور وزنی ہوتی ہے - اِس کا وزن فی مکعب فٹ ۶۵ پونڈ سے لیکر ۸۲ پونڈ تک بر آمد ہوتا ہے اِس سے زیادہ تر آرائشی چیزیں اور ہوا خوری کی چھڑیاں طیّار کی جاتی ہیں جن کی دُور دُور تک تجارت ہوتی ہے - خراد کے مصرف میں بھی یہ کچھ کم نہیں آتی - اکثر اصحاب اِسے چکڑی اور ولایتی زیتون کی لکڑی کا قائمقام سمجھتے ہیں - اِس کا پھل کھایا جاتا ہے اور بیجوں سے بہت عمدہ تیل نکلتا ہے +

CC0. Gurukul Kangri Collection

طریقِ کاشت۔ گملوں یا کیاریوں میں مٹّی کے ساتھ کوئلہ کا چورا ملاکر ماہ جنوری میں بیج بو دیں اور حسبِ ضرورت کیاریوں یا گملوں کو تر کرتے رہیں۔ ماہ مارچ یا اپریل میں جبکہ پنیری کسی قدر بلند ہوجاوے اُکھاڑ کر جہاں چاہیں لگا سکتے ہیں۔ بڑے درختوں کی جڑوں سے جو ڈنٹھے پھوٹتے ہیں اُنھیں بھی حسبِ موقعہ لگا سکتے ہیں۔ یہ بڑھکر بہت جلد درخت ہو جاتے ہیں۔ کئو کی جنگلی اقسام پر ولائتی زیتون کا پیوند کیا جاتا ہے +

عام کیفیت۔ یہ درخت علاقۂ سندھ کی پہاڑیوں۔ سلسلۂ نمک کوہِ سُلیمان اور کوہ ہمالیہ کے سلسلۂ شمال مغربی میں چھ ہزار فٹ کی بلندی تک پایا جاتا ہے +

سندن

OUGEINIA DALBERGIOIDES.

N.O. ... ... *Leguminosae.*

S.O. ... ... *Papilionaceae.*

Tribe. ... .. *Hedysareae.*

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
سندن۔ پانن	اُوجی نیا ڈل برگی آیوڈس (ل)

بیان و استعمال۔ یہ درخت میانہ قد کا ہوتا ہے اور ہر سال

CC-0. ... Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

موسم سرما میں اِس کا پت جھڑ ہو جاتا ہے۔ اِس کی لکڑی اندر سے سُرخی مائل بھُوری۔ چکنی۔ سخت۔ مضبُوط اور دیر پا نکلتی ہے۔ صاف کرنے سے اِس کے جَوہر نمُودار ہو جاتے ہیں۔ اِس پر رنگ و روغن خوُب کھلتا ہے۔ اِس کا وزن فی مکعب فٹ ۵۲ پونڈ سے لیکر ۶۷ پونڈ تک بر آمد ہوتا ہے۔ یہ زیادہ تر عمارات اور آرائشی سامان بنانے میں صرف کی جاتی ہے۔ آلاتِ کاشتکاری اور گاڑیاں بھی اِس سے بنائی جاتی ہیں۔ اِس کا گوند ادویات میں استعمال کیا جاتا ہے اور اس کے پتّے چارہ کا کام دیتے ہیں۔ ایک سفید دانہ دار شے بھی بعض اوقات اِس درخت کے اندر سے بر آمد ہوتی ہے جسے غالبًا انگریزی زبان میں **منگ نے شیا** کہتے ہیں +

طریقِ کاشت۔ موسم برسات میں بیجوں کے ذریعہ اسکی کاشت کر سکتے ہیں +

عام کیفیت۔ یہ درخت کوہ ہمالیہ میں پانچ ہزار فٹ کی بلندی تک اور علاقہ مغربی گھاٹ اور وسطِ ہند میں بکثرت پایا جاتا ہے +

CC0. Gurukul Kangri Collection

ڈودری

PHŒBE ATTENUATA

N. O. ... ...*Lauraceae.*

Tribe ... ...*Perseaceae.*

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
ڈودری (نیپالی زبان)	فیب اٹی نیو اے ٹا (ل)

بیان و استعمال- یہ درخت قد میں بہت بڑا ہوتا ہے اور سدا سبز رہتا ہے - چیرنے کے بعد اِس کی لکڑی کی رنگت سیاہ پڑ جاتی ہے- یہ چکنی سخت اور مضبوط ہوتی ہے -اِس کا وزن فی مکعب فٹ ۳۹ پونڈ سے لیکر ۴۴ پونڈ تک برآمد ہوتا ہے- یہ زیادہ تر عمارات کے مصرف میں آتی ہے -کوہ دار جلنگ میں اِس سے چاء کے صندوق بھی طیار کیئے جاتے ہیں- تزئین باغ کے لیئے یہ درخت بہت موزوں شمار کیا جاتا ہے -اِس کا پھل کھایا جاتا ہے +

طریق کاشت- موسم برسات یا بہار میں بیجوں کے ذریعہ اِس کی کاشت کر سکتے ہیں +

عام کیفیت-کوہِ دار جلنگ -سکم- بھوٹان کے علاقہ میں چار ہزار فٹ کی بلندی سے لیکر آٹھ ہزار فٹ کی بلندی تک اور

CC-0. ... Haridwar. Digitized by eGangotri

اور مشرقی بنگال کی پہاڑیوں میں یہ درخت بکثرت پایا جاتا ہے
اسی ساتھ کا ایک اور درخت علاقۂ بھجی ضلع شملہ میں پایا جاتا ہے
جسے چن کہتے ہیں۔ سُون بھی اس کا ایک نام ہے +

آنولہ

PHYLLANTHUS EMBLICA.

N. O. ... ...*Euphorbiaceae.*

S. O. ... ... *Do.*

Tribe. ... ... *Phyllantheae.*

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
آنولہ۔ آملہ	فائی لن تھس آم بلی کا (ل)

بیان و استعمال۔ یہ درخت میانہ قد کا ہوتا ہے اور ہر سال موسم سرما میں اس کا پت جھڑ ہو جاتا ہے۔ اس کی لکڑی اندر سے سرخ چکنی۔ سخت اور مضبوط نکلتی ہے۔ اس کا وزن فی مکعب فٹ ۴۵ پونڈ سے لیکر ۵۶ پونڈ تک ہوتا ہے۔ یہ پانی کے اندر بہت دیرپا ثابت ہوتی ہے۔ چنانچہ یہی وجہ ہے کہ کنوؤں کے نیم چک وغیرہ اس سے بنائے جاتے ہیں۔ عمارات کے بھی یہ مصرف میں آتی ہے آلات کاشتکاری اور میزیں۔ الماریاں وغیرہ آرایشی سامان بھی اس سے طیار کئے جاتے ہیں۔ اس کی چھال چمڑہ رنگنے اور ادویات میں

CC0. Gurukul Kangri Collection

استعمال کی جاتی ہے۔ کہتے ہیں کہ اگر گدلے پانی میں اس کی لکڑی کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے ڈال دیئے جاویں تو پانی بہت جلد صاف ہو جاتا ہے۔ اس کا پھل بہت کار آمد شے ہے۔ یہ کچا کھایا جاتا ہے اس کی چٹنی بناتے ہیں۔ آچار ڈالتے ہیں۔ خشک کرکے ادویات میں استعمال کیا جاتا ہے۔ اس سے کپڑا رنگتے ہیں اور چمڑہ پکاتے ہیں مگر آنولے سب سے زیادہ مربہ میں صرف ہوتے ہیں۔ اسکا گوند بہت کم کام آتا ہے +

طریق کاشت۔ موسم برسات میں بیجوں کے ذریعہ اس کی کاشت کر سکتے ہیں +

عام کیفیت۔ یہ درخت ہندوستان کے قریب قریب تمام حصوں میں کم و بیش پایا جاتا ہے۔ خشک جنگلات میں بکثرت ہوتا ہے بنارس کا آنولہ بہت مشہور ہے۔ چنانچہ مربہ کے لئے اسی جانب کا آنولہ پسند کیا جاتا ہے۔ اسی ساتھ کے دو تین اور درخت علاقہ دار جانگ۔ نیپال وغیرہ میں پائے جاتے ہیں +

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

چیڑھ

PINNUS LONGIFOLIA.

(THE PINE TREE)

N. O. ... ... *Coniferae.*

Tribe ... ... *Abietineae.*

انگریزی یا لاطینی نام	ہندوستانی نام
پائن ٹری (ا) پائی نس لانگی فولیا (ل)	چیڑھ ۔ چیل

بیان و استعمال۔ یہ درخت بہت اُونچا ہوتا ہے۔ اور اس کے پتّے خوبصُورت ہوتے ہیں۔ پُرانے پتّے خُشک ہوکر بتدریج گرتے رہتے ہیں اور نئے اُن کی جگہ نکل آتے ہیں اِس کی لکڑی اندر سے نرم اور چکنی نکلتی ہے۔ اِس کا وزن فی مکعب فٹ ۳۷ پونڈ سے لیکر ۴۵ پونڈ تک برآمد ہوتا ہے۔ پہاڑوں میں یہ زیادہ تر عمارات کے مصرف میں آتی ہے مگر پانی کی نمی سے خراب اور بودی ہو جاتی ہے۔ چاء وغیرہ کے صندوق بھی اِس سے بہت بنائے جاتے ہیں۔ جن دِنوں دیار کی لکڑی کم ملتی تھی اُن دنوں سرکاری عمارات میں بھی یہی استعمال کی جاتی تھی۔ اِس سے ایک قسم کا گاڑھا تیل بھی کشید کیا جاتا ہے۔ یہ ایک حد تک کولتار کا کام دیتا ہے۔ اِس کی چھال چمڑہ رنگنے کے مصرف میں آتی ہے۔ اور لوہے

CC0. Gurukul Kangri Collection

پگھلانے کے لیئے یہ ہیزم کا خوب کام دیتی ہے۔ پہاڑوں کے باشندے اِس کے پتّوں کے کوئلہ کو چاولوں کی پیچ میں ملاکر خاصی لکھنے کی سیاہی بنا لیتے ہیں۔ اِس کے بیج چلغوزہ کہلاتے ہیں اور یہ موسم سرما میں کئی طرح سے کھائے جاتے ہیں +

طریق کاشت۔ پہاڑوں کے علاوہ میدانوں میں بھی اِس کی کاشت میں کامیابی ہو جاتی ہے۔ پہاڑوں میں اِس کے بیج خود بخود درختوں سے جھڑتے رہتے ہیں اور پنیری پیدا ہو جاتی ہے۔ جب پرانے درخت کاٹ لیئے جاتے ہیں تو یہ اُن کے قائم مقام سمجھے جاتے ہیں۔ پنیری کی مویشیوں اور آتشزدگی سے حفاظت لازمی امر ہے۔ اگر خود بیجوں کے ذریعہ پنیری طیار کرنی مدِ نظر ہو تو یہ کسیقدر کمزور زمین میں بوئے جاتے ہیں۔ زمین کو گہرا نہیں کھودتے۔ بیجوں کو اُن کیاریوں میں خواہ چھڑکواں بو دیں خواہ قطاروں میں (جن کا باہمی فاصلہ چھ۶ چھ۶ انچ ہو) خواہ اونگلی سے نالیاں بنا کر بیج داب دیں۔ بعض اوقات سڑکوں کے کنارے سوراخ نکال کر بیج گاڑ دیئے جاتے ہیں۔ بیج جلد پھوٹ نکلتے ہیں اور وہی تناور درخت ہو جاتے ہیں۔ اگر پنیری اکھاڑ اکھاڑ کر کہیں دوسری جگہ لگانی مد نظر ہو تو یہ خیال رہنا چاہیئے کہ اِسے مٹی کے گولے سمیت اکھاڑا جاوے اور اِس کی موصلی جڑ ذرا بھی کٹنے نہ پاوے +

نئی جگہ اِس کی کاشت بیجوں کے ذریعہ کر سکتے ہیں۔ یہ خشک

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

خوشوں میں پنہاں ہوتے ہیں اور مارچ اپریل میں خود بخود گرنے
شروع ہو جاتے ہیں۔ بیجوں سے اگر کاشت مدِ نظر ہو تو جنوری
فروری میں خشک خوشوں کو ذرا آنچ دے کر بیج نکال لیں۔ بیج یا
تو شروع مارچ میں کیاریوں میں بو دینے چاہئیں یا برسات کے
شروع میں جب پنیری سال دو سال کی ہو جاوے تو اُسے اُکھاڑ کر
جہاں چاہیں لگا سکتے ہیں یہ عمل یا تو فروری کے اخیر میں کرنا چاہئیے
یا شروع برسات میں بیجوں کے ذریعہ کاشت منظور ہو تو خشک
خوشوں کو آنچ دے کر بیج نکالنے کی کچھ ضرورت نہیں ہوتی۔ ماہِ
اپریل میں چیڑھ کے درختوں کے نیچے بیجوں کا فرش بچھ جاتا
ہے۔ گرم کرنے سے مُراد یہ ہے کہ بیج جو ایک چیپ دار شئے
سے وابستہ ہوتے ہیں جلد علیحدہ ہو جاویں +

عام کیفیت۔ کوہ ہمالیہ کے سلسلۂ شمال مغربی میں یہ درخت
ساڑھے سات ہزار فٹ کی بلندی تک پایا جاتا ہے +

CC0. Gurukul Kangri Collection

کیل

PINUS EXCELSA.

(BLUE PINE)

N. O. ... ... Coniferae.

Tribe ... ... Abietineae.

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
کیل - بیار	بلیو پائن (ا) پائی نس اک سل سا (ل)

بیان و استعمال - یہ درخت قد میں بہت بلند ہوتا ہے اور اس کی لکڑی دیار کی لکڑی سے دوسرے درجہ پر شمار کی جاتی ہے اگر پانی کی نمی سے یہ محفوظ رہے تو دیر پا ثابت ہوتی ہے۔ یہ زیادہ تر عمارات کے کام میں آتی ہے۔ اس کا کوئلہ لوہا پگھلانے کے لیئے اعلے درجہ کا خیال کیا جاتا ہے۔ اس کا تیل بھی قریب قریب اُنھیں مطالب میں صرف ہوتا ہے کہ جن میں چیڑھ کا کیا جاتا ہے اس کی چھال سے جنگلات میں جھونپڑیاں چھائی جاتی ہیں۔ اس کے روغنی حصّہ سے مشعلوں کا کام لیا جاتا ہے اور اس کے پتّے بچھالی کے طور پر استعمال کئے جاتے ہیں۔ اس کا وزن فی مکعب فٹ ۳۳ پونڈ تک بر آمد ہوتا ہے +

طریقِ کاشت - ماہ نومبر یا دسمبر یا شروع موسم بہار میں اس

کاشت. بیجوں کے ذریعہ کر سکتے ہیں ؛
عام کیفیت۔ سلسلۂ کوہ ہمالیہ میں یہ درخت چھ ہزار اور دس ہزار فٹ کی بلندی کے درمیان بکثرت پایا جاتا ہے۔ بعض اوقات کم از کم پانچ ہزار اور زیادہ سے زیادہ ساڑھے بارہ ہزار فٹ کی بلندی تک بھی یہ نشو و نما ہو جاتا ہے ؛

کاکرسنگی

PISTACIA INTEGERRIMA

N. O. ... ... Anacardiaceae

Tribe. ... ... Anacardieae.

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
کاکرسنگی۔ ککڑ	پس ٹے سیا اَن ٹگر ری ما ل،

بیان و استعمال۔ یہ درخت خاصہ بلند ہوتا ہے اور ہر سال موسم سرما میں اِس کا پت جھڑ ہو جاتا ہے۔ اس کے جگر کی لکڑی بہت سخت مضبوط اور زردی مائل بھورے رنگ کی ہوتی ہے۔ صاف کرنے سے اِس کے خوبصورت جوہر نمودار ہو جاتے ہیں۔ اِس کا وزن فی مکعب فٹ ۴۶ پونڈ سے لیکر ۶۳ پونڈ تک ہوتا ہے۔ یہ زیادہ تر میزیں۔ الماریاں۔ صندوقچے اور ہر قسم کا آرائشی سامان بنانے کے مصرف میں آتی ہے۔ کھدائی کا کام اِسپر بہت

CC0. Gurukul Kangri Collection

کیا جاتا ہے۔ اِس کے پتّے چارہ کا کام دیتے ہیں اور پھل ادویات میں استعمال کیئے جاتے ہیں +

طریق کاشت۔ موسم بہار یا ماہ اکتوبر و نومبر میں بیجوں کے ذریعہ اس کی کاشت کر سکتے ہیں۔ پہلے پنیری لگا لینی چاہیئے۔ جب یہ کسی قدر جاندار ہو جاوے تو شروع موسم برسات میں اُسے اُکھاڑ کر مستقل جگہ لگا سکتے ہیں۔ مرطوب مقامات میں اِسے ہرگز نہیں لگانا چاہیئے +

عام کیفیت۔ اضلاع ہزارہ۔ شملہ اور گڑھ وال میں یہ درخت بکثرت پایا جاتا ہے۔ **پستہ کا درخت** بھی اسی درخت کی ایک قسم ہوتا ہے اور یہ زیادہ تر مغربی حصّہ ایشیا اور جنوبی حصّہ یورپ میں زیادہ کاشت کیا جاتا ہے +

چنار

PLATANUS ORIENTALIS.

(PLANE TREE)

N. O. ... *Platoneae.*

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
چنار۔ یونا	پلین ٹری (۱)
	پلے ٹے نس اوری ان ٹے لس (۲)

+

CC-0. ... Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

بیان و استعمال۔ یہ درخت بہت اُونچا جاتا ہے اور ہر سال موسم سرما میں اس کا پت جھڑ ہو جاتا ہے۔ اِس کی لکڑی اندر سے خفیف سُرخی یا زردی مائل سفید سخت اور مضبوط نکلتی ہے۔ یہ درخت اگر قطار در قطار لگائے جاویں تو بہت ہی خوش نما معلوم ہوتے ہیں۔ لکڑی کا وزن فی مکعب فٹ ۴۱ پونڈ برآمد ہوتا ہے۔ یہ زیادہ تر ملکی آرائشی چیزیں بنانے کے مصرف میں آتی ہے مگر میزیں۔ الماریاں۔ قلمدان اور صندوقچوں وغیرہ بنانے کے لئے بھی یہ عین موزوں ہے۔ رنگ و روغن اِسپر خوب کِھلتا ہے +

طریقِ کاشت۔ مرطوب مقامات میں موسم بہار یا برسات میں قلموں یا بیجوں کے ذریعہ اِس کی کاشت کر سکتے ہیں +

عام کیفیت۔ علاقۂ کشمیر میں یہ درخت بکثرت پایا جاتا ہے +

ہوم

POLYALTHIA CERASOIDES.

N. O. .... *Anonaceae.*

Tribe ... ... *Unoneae.*

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
ہوم	پولی ال تھیا سی رے سائڈس (ل)

بیان و استعمال۔ یہ درخت قد میں بہت اُونچا ہوتا ہے اور

CC0. Gurukul Kangri Coll

سدا سبز رہتا ہے۔ اِس کی لکڑی اندر سے سفیدی مائل بھوری۔ چکنی اور خاصی مضبوط نکلتی ہے۔ اِس کا وزن فی مکعب فٹ ۵۲ پونڈ ہوتا ہے۔ یہ زیادہ تر میزیں۔ الماریاں۔ صندوق وغیرہ آرائیشی سامان بنانے کے مصرف میں آتی ہے۔ نیز عمارات کے مطالب میں بھی استعمال کی جا سکتی ہے + کشتیاں بھی اِس کی بنائی جاتی ہیں۔ علاقہ بمبئی میں اس کی بڑی قدر کی جاتی ہے +

طریقِ کاشت۔ موسم برسات میں بیجوں کے ذریعہ اسکی کاشت کر سکتے ہیں +

عام کیفیت۔ یہ درخت علاقۂ بہار۔ مشرقی و مغربی گھاٹ اور دکن میں بکثرت پایا جاتا ہے +

سفیدا
پاہن

POPULAS NIGAR.

(THE BLACK POPLAR)

POPULAS EUPHRATICA.

N-O. .... Salicineae.

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
سفیدا۔	بلیک پوپ لر (۱) پوپیولس نای گر (ل)
پاہن۔	پوپیولس یُوفرے ٹی کا (ل)

CC-0. ... Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

بیان و استعمال ۔ یہ درخت بہت اُونچا ہوتا ہے اور جلد بڑھ
جاتا ہے ۔ کشمیر و پنجاب کے میدانوں اور پہاڑوں میں یہ بکثرت
پایا جاتا ہے ۔ علاقۂ لدّاخ میں یہ ساڑھے بارہ ہزار فٹ کی بلندی
تک پیدا ہو جاتا ہے ۔ اِس سے آرائشی سامان اچھے بن سکتے ہیں
اِسی ساتھ کا ایک اور درخت ہوتا ہے جسے انگریزی میں وہائٹ
پوپلر اور لاطینی میں پوپولس ال با اور ہندوستانی زبان میں
سفیدہ کہتے ہیں ۔ یہ بھی بلند قامت درخت ہوتا ہے اور کوہ
ہمالیہ میں دس ہزار فٹ کی بلندی تک پایا جاتا ہے ۔ افغانستان میں
اِس سے زیادہ تر انگوروں کی پٹاریاں بنائی جاتی ہیں ۔ اوّل الذکر
درخت کا وزن فی مکعب فٹ ۳۶ پونڈ ہوتا ہے ۔ اور موخر الذکر
کا فی مکعب فٹ ۴۴ پونڈ تک ہوتا ہے +

بامن بھی ایک دراز قد درخت ہوتا ہے ۔ ہر سال موسم سرما میں
اِس کے پتے جھڑ جاتے ہیں اور موسم بہار میں نئے نکل آتے
ہیں ۔ اِس کے جگر کی لکڑی سُرخ ۔ عین وسط میں قریب قریب
سیاہ ۔ خاصی سخت وزنی اور چکنی بر آمد ہوتی ہے ۔ اِس کا وزن
فی مکعب فٹ ۳۲ پونڈ سے لیکر ۳۷ پونڈ تک اُترتا ہے ۔
علاقۂ سندھ میں یہ زیادہ تر عمارات ۔ خراد کے کام اور ایسے
صندوقوں کی طیاری میں صرف کی جاتی ہے کہ جن پر رنگ و
روغن کیا جاتا ہے ۔ اِس سے تختے بھی نکالے جاتے ہیں اور کشتیاں

Populus alba ... The white poplar

CC-0. Gurukul Kangri

بھی بنائی جاتی ہیں۔ اِس کے پتّے چارے کے مصرف میں آتے
ہیں اور چھال ادویات میں استعمال کی جاتی ہے۔ کٹے ہوئے
درختوں کی جڑوں سے جو شاخیں نکل آتیں ہیں اُنہیں پُختہ ہو
جانے پر سندھ میں چھتوں کی کڑیوں کے طور پر ڈالتے ہیں+
طریق کاشت۔ سفیدا اور سفیدر کی کاشت موسم برسات
یا بہار میں قلموں کے ذریعہ بآسانی تمام کی جا سکتی ہے +
ماحن زیادہ تر دریاؤں کے کنارے ایسی زمینوں میں جہاں
ہر سال دریا کا پانی چڑھ آتا ہے پایا جاتا ہے۔ سیلاب اُتر
جانے کے بعد درختوں کی جڑوں سے نئے لوٹنے بکثرت نکل
آتے ہیں۔ اِن سے اس کی بآسانی تمام کاشت کی جا سکتی ہے ۔
نیز درختوں کو کاٹ لینے کے بعد پُرانی جڑیں جلد پھوٹ آتی ہیں+
عام کیفیت۔ تزئین باغات کے لئے بھی انہیں لگا سکتے ہیں
پہاڑ اِن کی کاشت کے لئے عین موزوں خیال کیئے جاتے ہیں+

CC0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

ناورا

PREMNA TOMENTOSA.

N. O. ... ...Verbenaceae.

Tribe. ... ...Viticeae.

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
ناورا (تلیگو زبان)	پریمنا ٹومن ٹوسا (ل)

بیان و استعمال۔ یہ درخت میانہ قد کا ہوتا ہے اور ہر سال موسم سرما میں اِس کا پت جھڑ ہو جاتا ہے۔ اِس کی لکڑی اندر سے بہت چکنی صاف اور خاصی مضبوط نکلتی ہے۔ اِس کا وزن فی مکعب فٹ ۴۰ پونڈ سے لیکر ۵۴ پونڈ تک بر آمد ہوتا ہے۔ اِس پر رنگ و روغن خوب کھلتا ہے۔ اِس لیئے ہر قسم کے خراد کے کام اور آرائشی سامان تیار کرنیکے لیئے عین موزوں ہے۔

طریق کاشت۔ موسم برسات میں بیجوں کے ذریعہ اِس کی کاشت کر سکتے ہیں +

عام کیفیت۔ صُوبہ مدراس میں یہ درخت بکثرت پایا جاتا ہے +

CC0. Gurukul K

لال چندن

PTEROCARPUS SANTALINUS
(THE RED SANDERSTREE)

N. O. ... ... *Leguminosae.*

Tribe... ... *Dalbergieae.*

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
لال چندن۔ رکت چندن۔	رڈ ساانڈرس ٹری (ل) ٹیرو کارپس سن ٹے لائی نس (ل)

بیان و استعمال۔ یہ درخت قد میں چھوٹا ہوتا ہے اِس کی بیرونی لکڑی سفید اور جگر کی لکڑی سیاہی مائل ارغوانی ہوتی ہے جسوقت کاٹی جاتی ہے اُس وقت اِس کا رنگ سیاہی مائل نارنجی ہوتا ہے۔ گھسنے سے اِس سے نہایت شوخ سُرخ رنگ برآمد ہوتا ہے جسے بطور صندل پیشانی پر لگایا جاتا ہے۔ یہ انتہا درجہ سخت اور مضبوط ہوتی ہے اور اِس کا وزن فی مکعب فٹ ۶۶ پونڈ سے لیکر ۷۷ پونڈ تک ہوتا ہے۔ یہ زیادہ تر عمارات اور خراد کے مصرف میں آتی ہے۔ الکوہل کے ذریعہ اِس کا رنگ مقطر کرکے کپڑے رنگے جاتے ہیں ✤

طریق کاشت۔ ماہ مئی میں اس کے بیج جمع کیئے جاتے ہیں✤

Alcohal. ال

CC-0. ... Haridwar. Digitized by eGangotri

اور ماہ جولائی میں کیاریوں میں بو دیئے جاتے ہیں۔ بیج پھوٹنے
کے بعد چھ ماہ تک پنیری کو کیاریوں میں رہنے دیتے ہیں بلکہ جب
پتّے جھکنے لگتے ہیں تو چھوٹی چھوٹی شاخوں کی ٹیکیں دبہ دیتے ہیں۔
اگر بیجوں کو ایک رات سرد پانی میں بھگو کر بویا جاوے تو یہ
بیس پچیس دن کے اندر پھوٹ آتے ہیں۔ موسم برسات میں
پنیری کو مٹی کے گولوں سمیت اکھاڑ کر بانس کی پتلی پتلی تیلیوں
کی ٹوکریوں میں جو بہت چھدری بنی ہوتی ہیں مٹی بھر کر گاڑ
دیتے ہیں۔ جب پنیری نقلِ مکان کے صدمہ کو بھول جاتی ہے
اور جڑیں چلنے لگتی ہیں تو معہ بانس کی ٹوکری کے اُسے مستقل
جگہ گاڑ دیتے ہیں۔ بہت جلد درخت تناور ہو جاتے ہیں۔ پنیری
کی کیاریوں کو ہمیشہ تیز دھوپ سے بچانا چاہیئے۔ جس وقت
حرارت آفتاب زیادہ ہو سایہ دینا اشد ضروری ہے +

عام کیفیت۔ یہ درخت صوبۂ مدراس علاقۂ میسور اور شمالی
ارکاٹ میں بکثرت پایا جاتا ہے۔ اسی ساتھ کا ایک اور درخت
صوبۂ مدراس اور ممالک متوسط میں ہوتا ہے جسے لاطینی میں
ٹیروکارپس مارسوپی ام اور ہندوستانی زبان میں
بیجے سال کہتے ہیں۔ اس کی لکڑی بھی عمارات اور آرائشی سامان
بنانے کے مصرف میں آتی ہے۔ یہ ریلوے کی ٹیڑھی کے نیچے
بھی دیرپا ثابت ہوئی ہے۔ اس پر رنگ و روغن خوب کھلتا

Pterocarpus Marsupium. ۵۱

ہے۔ اثاث البیت کے علاوہ زیادہ تر اِس سے آلاتِ کاشتکاری اور کشتیاں بنائی جاتی ہیں۔ اِسکا گوند ادویات میں استعمال کیا جاتا ہے اِسی ساتھ کا ایک اور درخت علاقۂ برہما میں بکثرت پایا جاتا ہے۔ جسے لاطینی میں ٹیرو کارپس انڈی کس کہتے ہیں۔ اِس کی لکڑی کی آرائشی سامان طیّار کرنے کے لیئے نہایت قدر کی جاتی ہے موسموں کے تغیّر و تبدل سے اِس میں ذرا بھی نقص عائد نہیں ہوتا

ڈنگم

QUERCUS GRIFFITHII

N. O. ... ... Cupuliferae.

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
ڈنگم	کوئرکس گری فتھی اِل

بیان و استعمال۔ یہ درخت قد میں بہت بڑا ہوتا ہے۔ ہر سال موسم خزاں میں اِس کے پتّے جھڑ جاتے ہیں اور موسم بہار میں نئے نکل آتے ہیں۔ اِس کی لکڑی اندر سے بھوسلی بہت سخت اور نہایت مضبوط نکلتی ہے علاقۂ دار جلنگ اور کھاسیہ پہاڑیوں میں یہ زیادہ تر عمارات کے مصرف میں آتی ہے۔ اِسی ساتھ کا ایک اور درخت ہوتا ہے جسے ہندوستانی زبان میں کمرشو اور لاطینی زبان میں کوئرکس سی می کارپی فولیا

Pterocarpus indicus

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

کہتے ہیں۔ یہ درخت بھی قد میں بہت اُونچا ہوتا ہے اور سدا سبز رہتا ہے۔ اس کے جگر کی لکڑی سُرخی مائل سفید۔ نہایت سخت اور مضبُوط ہوئی ہے۔ اِس کا وزن فی مکعب فٹ ۵۳ پونڈ سے لیکر ۵۴ پونڈ تک بر آمد ہوتا ہے۔ یہ زیادہ تر عمارات اور آلات کاشتکاری بنانے کے مصرف میں آتی ہے۔ اِسکے پتّے موسم سرما میں مویشیوں کو کھلانے کے لیئے بھُوسہ کی طرح جمع کیئے جاتے ہیں +

طریق کاشت۔ موسم برسات میں بیجوں کے ذریعہ دونوں درختوں کی کاشت کر سکتے ہیں +

عام کیفیت۔ اول الذکر درخت علاقۂ دارجلنگ کھاسیہ پہاڑیوں اور موخر الذکر ضلع شملہ اور علاقۂ بھوٹان و نیپال میں بکثرت پایا جاتا ہے +

بان

QUERCUS DILATATA.

N. O. ... ... Cupuliferae.

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
بان۔ تلونج۔ کلونج۔ مورُو	کوئرکس ڈائی لے ٹے ٹا (ل)

بیان و استعمال۔ یہ درخت قد میں بہت اُونچا ہوتا ہے اور ہر سال اِس کے پتّے موسمِ بہار میں اپنا رنگ بدل لیتے ہیں۔ مگر

CC0. Gurukul K...

بالکل پت جھڑ نہیں ہو جاتا - اِس کے جگر کی لکڑی سُرخی مائل سفید بہت سخت اور نہایت مضبُوط ہوتی ہے - اِس کا وزن فی مکعب فٹ ۵۶ پونڈ سے لیکر ۶۹ پونڈ تک بر آمد ہوتا ہے - بوجہ پائداری اسے زیادہ تر عمارات اور آلاتِ کاشتکاری کی طیاری میں صرف کرتے ہیں - ہوا خوری کی چھڑیاں بھی اِس سے طیار کی جاتی ہیں - اِسکے پتّے چارہ کا کام دیتے ہیں +

طریق کاشت - کٹے ہوئے درختوں کی جڑوں سے بہت جلد نئی شاخیں نکل آتی ہیں اور تھوڑے ہی عرصہ میں پھر تناور درخت نظر آنے لگتی ہیں - عام طور پر اِس کی کاشت بیجوں کے ذریعہ کرسکتے ہیں - مگر جب تک پنیری بڑی نہ ہو جاوے اِسے روشنی کی بہت ضرورت رہتی ہے ورنہ وہ مریض ہو جاتی ہے +

عام کیفیت - یہ درخت اضلاع شملہ و ہزارہ میں بکثرت پایا جاتا ہے - اِسی ساتھ کے کئی اور بڑے بڑے درخت کوہ ہمالیہ کے شمال مشرقی حصّہ - کھاسیہ پہاڑیوں - کوہ مری - اضلاع شملہ و کانگڑہ - علاقہ نیپال - سکم - مشرقی بنگال - آسام اور چٹا گانگ وغیرہ میں پائے جاتے ہیں - اِن کی لکڑی نہایت سخت اور مضبوط ہوتی ہے اور یہ زیادہ تر عمارات کے مصرف میں آتی ہے +

CC-0. ... Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

آمی

RHUS COTINUS.

N. O. ... ... Anacardiaceae.

Tribe. .. ... Anacardieae.

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
آمی - ٹُنگا - بھان	رہس کوٹی نس (ل)

بیان و استعمال - یہ درخت قد میں بہت چھوٹا ہوتا ہے - اور ہر سال موسم خزاں میں اِس کا بہت جھڑ ہو جاتا ہے - اِس کے جگر کی لکڑی سیاہی مائل زرد رنگ کی ہوتی ہے اور صاف کرنے سے اِس پر بہت خوبصورت جوہر نکل آتے ہیں - یہ خاصی مضبوط اور سخت ہوتی ہے اور اِس کا وزن فی مکعب فٹ ۵۶ پونڈ ہوتا ہے - جنوبی یورپ میں اِس سے میزیں - الماریاں - صندوقچے اور کئی قسم کے آرائشی سامان بنائے جاتے ہیں - جن پر زیادہ تر تارکشی کا کام ہوتا ہے - کوہ ہمالیہ کے باشندے اِس کی پتلی پتلی شاخوں سے ٹوکریاں وغیرہ بناتے ہیں - اِس کے پتّے اور اُس کی چھال چمڑہ رنگنے اور پکانے کے مصرف میں آتی ہے +

طریق کاشت - موسم برسات میں بیجوں کے ذریعہ اِسکی کاشت کر سکتے ہیں +

CC0. Gurukul Kangri Collection

عام کیفیت۔ اضلاع شملہ۔ ہزارہ اور کوہ کمایوں میں یہ درخت بکثرت پایا جاتا ہے +

چندن

SANTALUM ALBUM
(THE SANDALWOOD)

N. O. ... ... *Santalaceae.*

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
چندن۔ صندل	صندل وڈ (ا ِسن ٹے لم اِل بم ال)

بیان و استعمال۔ یہ درخت سدا سبز رہتا ہے اور شاذ و نادر ۳۰ فٹ سے اونچا جاتا ہے۔ اسی طرح لپیٹ میں بھی ۴ فٹ سے زیادہ بہت ہی کم دیکھا گیا ہے۔ اس کے جگر کی لکڑی روغنی چکنی نہایت سخت مضبوط۔ زردی مائل بھورے رنگ کی اور تیز خوشبودار ہوتی ہے۔ یہ درخت بہت جلد بڑھنے والوں میں سے ایک ہے۔ کرنل بڈوم صاحب لکھتے ہیں کہ علاقۂ ملیاگر کی پہاڑیوں میں چندن کے درخت تین سال کے اندر سولہ ۱۶ فٹ بلند ہو جاتے ہیں۔ اس کی لکڑی کا وزن فی مکعب فٹ ۵۶ پونڈ سے لیکر ۷۱ پونڈ تک بر آمد ہوتا ہے۔ یہ بڑی بھاری تجارت کی شے ہے چنانچہ ریاست میسور کی بڑی بھاری آمدنی کا اسی پر حصر ہے۔ اس سے زیادہ تر آرائشی سامان طیار کیے جاتے ہیں۔ نقاشی اور کھدائی

CC0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

کا کام اِس پر بہت خوبصورت ہوتا ہے۔ تیل اور عطر بھی اِس سے کھینچا جاتا ہے۔ صندل ادویات میں بھی کثیر مقدار میں صرف ہوتا ہے موسم گرما میں عطّار اِس کے برادہ سے شربت کھینچتے ہیں اور ہوا کو صاف کرنے کے لیئے یہ آگ میں بھی جلایا جاتا ہے +

طریقِ کاشت۔ پرند اِس کے بیج خود دُور دُور تک بو دیتے ہیں تاہم موسم برسات میں اگر بیجوں کے ذریعہ اِسے بویا جاوے تو بہت جلد درخت طیّار ہو جاتے ہیں۔ مگر انہیں ایک جگہ سے اُکھاڑ کر دُوسری جگہ جہاں تک ممکن ہو سکے نہیں لگانا چاہیئے۔ اگر اشد ضرورت ہو تو مٹّی کے گڈے سمیت اُکھاڑیں اور پُوری پُوری احتیاط رکھیں کہ جڑیں ذرہ بھی ہلنے نہ پاویں۔ نیز اِس کی چھال کو خفیف سے زخم سے بھی بچاویں ورنہ درخت اِس صدمہ کو بہت زیادہ محسُوس کرینگے +

عام کیفیت۔ صوبۂ مدراس کے خشک علاقجات اور کمزور زمینوں میں صندل کا درخت خوب نشو و نما ہوتا ہے۔ مگر کاشت کرنے سے دیگر مقامات میں بھی پیدا ہو سکتا ہے۔ چنانچہ سہارنپور کے سرکاری باغ میں ڈاکٹر گیمبل صاحب تحریر فرماتے ہیں کہ ایک ۳۰ سالہ صندل کے درخت کا پیٹ ۳ فٹ ۴ انچ پیمایش میں نکلا تھا +

CC0, Gurukul Kangri Collection

ریٹھا

SAPINDUS EMARGINATUS.

(THE SOAPNUTTREE)

N. O. ... ... *Sapindaceae.*

Tribe ... ... *Sapindeae.*

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
ریٹھا- بڑا ریٹھا	سوپ نٹ ٹری (ا) سیپ انڈس امار جی نے ٹس (ل)

بیان و استعمال- یہ درخت بلند قامت ہوتا ہے اور اس کی لکڑی اندر سے زرد اور سخت نکلتی ہے- اس کا وزن فی مکعب فٹ ۶۴ پونڈ تک بر آمد ہوتا ہے- یہ عمارات اور گاڑیاں بنانے کے مصرف میں آتی ہے- اس درخت کی کاشت بالخصوص ریٹھوں کے لئے کی جاتی ہے جنسے صابون کا کام لیا جاتا ہے- اس کی جڑ چھال اور پھل دیسی ادویات میں استعمال کئے جاتے ہیں- اس کے پتے عمدہ کھاد کا کام دیتے ہیں اور بیجوں سے بہت گاڑھا تیل نکلتا ہے +

طریق کاشت- موسم برسات میں بیجوں کے ذریعہ اس کی بآسانی کاشت کر سکتے ہیں +

CC0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

عام کیفیت۔ صوبہ بنگال اور مدراس میں یہ درخت بکثرت پایا جاتا ہے۔ اسی ساتھ کا ایک اور درخت ہوتا ہے جسے لاطینی زبان میں سیپنڈس ڈی ٹر جنس اور ہندوستانی زبان میں دودن کہتے ہیں۔ اس کے ریٹھے بھی صابون کے طور پر استعمال کئے جاتے ہیں۔ پتّے مویشیوں کو کھلائے جاتے ہیں اور بیج دیسی ادویات کے مصرف میں آتے ہیں ✣

مکوسل

SCHIMA WALLICHII.

N. O. ... ...*Ternstromiaceae.*

Tribe. ... ...*Gordonieae.*

انگریزی یا لاطینی نام	ہندوستانی نام
سکی ما والے چھی (ل)	مکوسل

بیان و استعمال۔ یہ درخت بلند قامت ہوتا ہے اور سدا سبز رہتا ہے۔ اس کی لکڑی اندر سے سُرخ۔ خاصی مضبوط۔ سخت اور پائدار نکلتی ہے۔ اسکا وزن فی مکعب فٹ ۴۲ پونڈ سے لیکر ۵۰ پونڈ تک ہوتا ہے۔ یہ زیادہ تر عمارات اور پُلوں کی تعمیر میں صرف کی جاتی ہے۔ علاقۂ آسام میں اس سے ڈونگیاں اور کشتیاں بنائی جاتی ہیں ✣

CC0. Gurukul Kangri Collection

طریق کاشت - موسم سرما میں اس پر بیج بڑی افراط سے آ جاتے ہیں - موسم بہار یا برسات میں انہیں بو سکتے ہیں ٭
عام کیفیت - شمالی اور مشرقی بنگال اور علاقہ چٹاگانگ میں پانچ ہزار فٹ کی بلندی تک یہ درخت بکثرت پایا جاتا ہے ٭

گنڈوسم

SCHLEICHERA TRIJUGA.

N. O. ... ... *Sapindacea.*
Tribe ... ... *Sapindeae.*

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
گنڈوسم - کوسم	سکلے چیرا ٹرائی جوگا (ل)

بیان و استعمال - یہ درخت بلند قامت ہوتا ہے اور ہر سال موسم خزاں میں اس کا پت جھڑ ہو جاتا ہے اس کے جگر کی لکڑی سرخی مائل بھوری اور بہت سخت ہوتی ہے - اسکا وزن فی مکعب فٹ ۵۷ پونڈ سے لیکر ۷۵ پونڈ تک ہوتا ہے - بوجہ پائداری یہ عمارات کے مصرف میں آ سکتی ہے مگر زیادہ تر اس سے کولھو - آلات کاشتکاری اور گاڑیاں بنائی جاتی ہیں - اس درخت کی لاکھ کے بڑے دام اٹھتے ہیں - اس کا پھل کھایا جاتا ہے اور اس کے بیجوں سے تیل نکالتے ہیں جسے علاقہ

CC0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

جلایا جاتا ہے +
طریق کاشت۔ موسم بہار یا برسات میں بیجوں کے ذریعہ بہ آسانی تمام اس کی کاشت کر سکتے ہیں +
عام کیفیت۔ وادئ ستلج صوبۂ مدراس اور وسط ہند میں یہ درخت بکثرت پایا جاتا ہے +

موکا

SCHREBERA SWIETENIOIDES.

N. O.	*Oleaceae.*
Tribe	*Syringeae.*

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
موکا - گن ٹھا	سکرے بی را سوائی ٹی نی آیڈس (ل)

بیان و استعمال۔ اس درخت کا ہر سال موسم سرما میں پت جھڑ ہو جاتا ہے۔ اس کی لکڑی اندر سے سفیدی مائل بھوری۔ چکنی۔ سخت اور مضبوط نکلتی ہے جس پر رنگ و روغن خوب کھلتا ہے۔ اس کا وزن فی مکعب فٹ ۵۱ پونڈ سے لیکر ۵۹ پونڈ تک برآمد ہوتا ہے۔ یہ زیادہ تر خراد کے کام آتی ہے۔ اور جس قدر اس سے آرائشی سامان طیار کیئے جاتے ہیں وہ دیر پا ثابت ہوتے ہیں۔ نہ پھٹتے اور نہ خم کھاتے ہیں +

CC0. Gurukul Kangri Collection

طریق کاشت۔ موسم برسات میں بیجوں کے ذریعہ اس کی کاشت کر سکتے ہیں +

عام کیفیت۔ صوبۂ مدراس۔ وسط ہند اور علاقہ کمایوں میں یہ درخت بکثرت پایا جاتا ہے +

سال

SHOREA ROBUSTA.

(THE SAL TREE)

N. O. ... ... *Dipterocarpeae.*

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
سال	دی سال ٹری (ا) شوریا روبس ٹا (ل)

بیان و استعمال۔ یہ بلند قامت درخت سال کے کسی حصے میں کبھی کلیتًا بے برگ نہیں ہوتا۔ اس کے جگر کی لکڑی بھوری خوش نما۔ دھاری دار۔ وزنی۔ سخت اور مضبوط ہوتی ہے۔ جب یہ بالکل خشک ہو جاتی ہے اس وقت یہ لوہے کو مات کرتی ہے۔ اس کا وزن فی مکعب فٹ ۴۷ پونڈ سے لیکر ۶۹ پونڈ تک ہوتا ہے یہ زیادہ تر عمارات اور پلوں کی تعمیر میں صرف ہوتی ہے۔ مگر گاڑیاں اور آرائشی سامان بھی اس سے کم طیار نہیں کیئے جاتے۔ محکمہ ریلوے میں اس کی بہت قدر کی جاتی ہے۔ اس کے بیج

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

بھون کر مھوے کے ساتھ کھائے جاتے ہیں۔ اور اس کی خوشبودار رال جلائی جاتی ہے۔

طریق کاشت۔ اس کے بیج موسم برسات کے شروع میں پختہ ہو جاتے ہیں اور ان میں اس درجہ قوت نمو و بالیدگی ہوتی ہے کہ بسا اوقات درخت پر ہی پھوٹ نکلتے ہیں۔ زمین پر گرنے کے چند روز بعد ہی چاروں طرف سال کی پنیری دکھائی دینے لگ جاتی ہے۔ اگر اسے کافی ہوا اور روشنی ملتی رہے تو چند سال کے اندر ہی گھاس پلاس اور ادنےٰ درجہ کے درختوں کو پامال کرکے سب میں سر برآوردہ نظر آنے لگتی ہے۔ موسم برسات میں اسے مٹی کے گولے سمیت اُکھاڑ کر جہاں چاہیں لگا سکتے ہیں۔ اس کے چھوٹے چھوٹے پودوں کی قوت تنمیہ کا یہ حال ہے کہ جب یہ جنگل میں آگ لگنے سے جل جاتے ہیں تو تھوڑے ہی عرصہ بعد ان کی جڑیں پھر ہری ہو جاتی ہیں اور چند سال کے اندر پہلے سے زیادہ تناور ہو جاتے ہیں۔

عام کیفیت۔ یہ درخت ہندوستان کے ہر ایک حصہ میں کم و بیش پایا جاتا ہے۔ مگر بنگال اور بہار اور اودھ میں بکثرت پیدا ہوتا ہے۔ اسی ساتھ کا ایک اور درخت صوبہ مدراس میں ہوتا ہے جسے لاطینی زبان میں شوریہ ٹلہ باٹم **بگ گیے ای آ** اور تامل زبان میں **کانگو** کہتے ہیں۔ اس کی لکڑی بھی بوجہ عمدگی عمارات کے مصرف

CC0. Gurukul Kangri Collection

میں آتی ہے۔ نیز اسی ساخت کا ایک اور درخت علاقۂ میسور اور صوبہ مدراس کے مشرقی اضلاع میں پایا جاتا ہے جسے لاطینی زبان میں شوریا ٹیلیورا اور تامل زبان میں تلاری کہتے ہیں۔ اس کی لکڑی بھی بہت مضبوط اور دیرپا ہوتی ہے۔ اس لیئے مدراس میں عمارت کے مطالب کے لیئے اس کی نہایت قدر کی جاتی ہے +

روہن

SOYMIDA FEBRIFUGA.
(INDIAN RED WOOD)

N. O. ... ... *Meliaceae.*

Tribe ... ... *Swietenieae.*

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
روہن	انڈین رڈ وڈ (ل)
+	سائے می ڈا فب ری فیوجا (ل)

بیان و استعمال۔ یہ درخت قد میں بہت بڑا ہوتا ہے۔ اور ہر سال موسم سرما میں اس کا پت جھڑ ہو جاتا ہے۔ اس کے جگر کی لکڑی انتہا درجہ سخت مضبوط۔ پائدار۔ چکنی اور سرخی مائل سیاہ رنگ کی ہوتی ہے۔ اس کا وزن فی مکعب فٹ ۶۲ پونڈ سے لیکر ۷۵ پونڈ تک برآمد ہوتا ہے۔ یہ زیادہ تر عمارات کے مصرف

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

میں آتی ہے۔ نیز اس سے آرائشی سامان اور مختلف قسم کے کھلونے
وغیرہ بنائے جاتے ہیں۔ دیمک اور موذی کرم بھی اسے بہت کم
گزند پہنچا سکتے ہیں۔ اس کی چھال ادویات میں استعمال کیجاتی ہے
طریق کاشت۔ موسم برسات میں بیجوں کے ذریعہ اسکی کاشت
کر سکتے ہیں +
عام کیفیت۔ دکن اور وسط ہند میں یہ درخت بکثرت پایا جاتا ہے

ناگ دون

STAPHYLEA EMODI.
(SERPENT STICK)

N. O. ... ... Sapindaceae.

Tribe ... ... Staphyleae.

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
ناگ۔ دون	سرپنٹ سٹک (ا) سٹے فائی لی آ ای موڈی (ل)

بیان و استعمال۔ یہ درخت قد میں چھوٹا ہوتا ہے اور اس کی
لکڑی اندر سے سفید اور ملائم نکلتی ہے۔ اس کا وزن فی مکعب
فٹ ۴۱ پونڈ سے لیکر ۴۷ پونڈ تک ہوتا ہے۔ اس سے زیادہ تر
خوبصورت چھڑیاں بنائی جاتی ہیں۔ پہاڑوں کے باشندوں کا عقیدہ
ہے کہ سانپ اس کے پاس نہیں آسکتا۔ یہی وجہ ہے کہ اکثر اشخاص

CC0. Gurukul Kangri Collection

اور چھڑیوں کی بنسبت اسے ترجیح دیتے ہیں۔ اِس لکڑی سے آرائشی چیزیں بھی طیّار کی جاسکتی ہیں ٭

طریق کاشت۔ موسم برسات میں بیجوں کے ذریعہ اسکی کاشت کر سکتے ہیں۔ پہاڑوں میں چھ ہزار فٹ کی بلندی سے اوپر یہ خود رو پایا جاتا ہے ٭

عام کیفیت۔ اضلاع شملہ و ہزارہ میں یہ بکثرت پیدا ہوتا ہے در اصل یہ ایک پہاڑی لکڑی ہے میدانوں میں شاید ہی نشوونما ہو

کدم

STEPHEGYNE PARVIFOLIA.

N.O. ... ... *Rubiaceae.*

Tribe ... ... *Naucleeae.*

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
کدم۔ پھلاؤ	سٹی فی گاٹن پاروی فولیا (ل)

بیان و استعمال۔ یہ درخت بلند قامت ہوتا ہے اور ہر سال موسم سرما میں اِس کا پت جھڑ ہو جاتا ہے۔ اِس کی لکڑی خاصی مضبوط۔ سخت اور ہلکے گلابی رنگ یا بھورے رنگ کی ہوتی ہے اِس کا وزن فی مکعب فٹ ۴۱ پونڈ سے لیکر ۴۶ پونڈ تک ہوتا ہے۔ یہ علاوہ عمارات زیادہ تر خراد اور کھدائی کے کام کے لیئے

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

عین موزوں خیال کی جاتی ہے۔آرائشی سامان بنانے کے بھی مصرف میں آتی ہے۔نیز اس سے آلاتِ کاشتکاری وغیرہ طیّار کئے جاتے ہیں۔
طریق کاشت۔موسم برسات میں بیجوں کے ذریعہ اس کی کاشت کر سکتے ہیں +

عام کیفیت۔یہ درخت ہندوستان کے ہر ایک حصّہ میں کم وبیش پایا جاتا ہے۔مگر ممالک متحدہ اور ممالک متوسط میں افراط سے پیدا ہوتا ہے +

پدر

STEREOSPERMUM CHELONOIDES.

N. O. ... ... *Bignoniaceae.*

Tribe ... ... *Tecomeae.*

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
پدر	سٹی ری او سپرمم چی لونائڈس (ل)

بیان و استعمال۔یہ درخت بلند قامت ہوتا ہے اور ہر سال اس کا پت جھڑ ہو جاتا ہے۔اس کی لکڑی اندر سے سفید سخت اور مضبوط نکلتی ہے۔اس کا وزن فی مکعب فٹ ۳۸ پونڈ سے لیکر ۵۹ پونڈ تک بر آمد ہوتا ہے۔یہ زیادہ تر عمارات۔کرسیاں۔میزیں۔الماریاں۔صندوق اور کشتیاں وغیرہ بنانے کے مصرف میں آتی ہے۔اس کی

CC0. Gurukul Kangri Collection

جڑ۔ پتّے اور پھول ادویات میں استعمال کیئے جاتے ہیں +
طریق کاشت۔ موسم برسات میں بیجوں کے ذریعہ اسکی کاشت بآسانی کرسکتے ہیں +
عام کیفیت۔ صوبۂ بنگال۔ مدراس اور وسطِ ہند میں یہ درخت بہ افراط پایا جاتا ہے۔ اِسی ساتھ کا ایک اور درخت مدراس۔ بنگال۔ وسطِ ہند۔ اور پنجاب میں پہاڑوں کے دامن میں ہوتا ہے جسے لاطینی زبان میں **سٹیریو اوسپرمم سواوی اولنس**[1] اور ہندوستانی زبان میں "پرل" کہتے ہیں۔ اِس کی لکڑی بھی عمارات کے لیئے درجۂ اعلےٰ کی خیال کی جاتی ہے۔ اِس کی جڑیں اور چھال ادویات کی طیاری میں استعمال کی جاتی ہیں۔ کانڈیس اور صوبۂ مدراس میں اِسی ساتھ کا ایک اور درخت ہوتا ہے جسے لاطینی میں سٹیریو اوسپرمم گزائی لوکارپم[2] اور ہندوستانی زبان میں جے منگل کہتے ہیں۔ اِس کی لکڑی میز کرسی اور الماریاں وغیرہ بنانے کے لیئے بہت اچھی سمجھی جاتی ہے +

---

۱ Stereospermum suaveolens

۲ Stereospermum xylocarpum

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

نرملی

STRYCHNOS POTATORUM.

(THE CLEARINGNUT TREE)

N. O. ... ... Loganiaceae.

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
نرملی	کلیرنگ نٹ ٹری (ا) سٹرک نوس پوٹے ٹورم (ل)

بیان و استعمال۔ یہ درخت میانہ قد کا ہوتا ہے اور سدا سبز رہتا ہے چرتے وقت اِس کی لکڑی کا رنگ سفید ہوتا ہے۔ مگر ہوا لگتے ہی بھورا یا سیاہ ہو جاتا ہے۔ اندر سے یہ چکنی سخت اور مضبوط نکلتی ہے۔ اِس کا وزن فی مکعب فٹ ۵۵ پونڈ سے لیکر ۶۱ پونڈ تک بر آمد ہوتا ہے۔ یہ زیادہ تر عمارات۔ گاڑیاں اور آلاتِ کاشتکاری بنانے کے مصرف میں آتی ہے۔ اِس کے پھل کا گودا کھایا جاتا ہے۔ اور اِس کے پکے ہوئے بیج اگر پیس کر گھڑے کے اندر کسی قدر لیپ دیئے جاویں تو بہت گدلا پانی بھی تھوڑی دیر میں صاف و شفاف پینے کے قابل ہو جاتا ہے +

طریقِ کاشت۔ موسم برسات میں بیجوں کے ذریعہ اِسکی کاشت کر سکتے ہیں +

عام کیفیت۔ صوبۂ مدراس۔ بنگال اور وسطِ ہند میں یہ درخت بہ کثرت پایا جاتا ہے +

CC0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

کچلا

STRYCHNOS NUX-VOMICA.

(THE SNAKE WOOD)

(NUX-VOMICA OR STRYCHNINE TREE)

N. O. ... ... *Longaniaceae.*

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
کچلا	سنیک وڈ (ا) نکس وومی کا ٹری (ا) سٹرک نوس نکس وومی کا (ل)

+

بیان و استعمال۔ یہ درخت میانہ قد کا ہوتا ہے اور سدا سبز رہتا ہے۔ اس کی لکڑی اندر سے چکنی۔ سخت۔ مضبوط اور سرخی مائل سفید رنگ کی ہوتی ہے۔ اس کا وزن فی مکعب فٹ ۴۹ پونڈ سے لیکر ۶۵ پونڈ تک برآمد ہوتا ہے یہ زیادہ تر آرائشی سامان۔ گاڑیاں اور آلاتِ کاشتکاری بنانے کے مصرف میں آتی ہے۔ اس کے بیجوں سے ایک قسم کا زہریلا ست نکالا جاتا ہے جسے اطبا ادویات میں استعمال کرتے ہیں۔ اس کے پھل کے گودے کو پرند کھا لیتے ہیں +

طریقِ کاشت۔ موسم برسات میں بیجوں کے ذریعہ اس کی کاشت کرسکتے ہیں +

عام کیفیت۔ صوبۂ بنگال اور مدراس میں یہ درخت بکثرت پیدا ہوتا ہے +

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

مہاگنی

SWIETENIA MAHAGONI.

(THE MAHOGANY TREE)

N. O. ... ... *Meliaceae.*

Tribe ... ... *Swietenieae.*

انگریزی یا لاطینی نام	ہندوستانی نام
مہاگنی ٹری (ا) سوائی ٹی نیا مے ہاگنی (ل)	+

بیان و استعمال۔ یہ درخت بلند قامت ہوتا ہے اور سدا سبز رہتا ہے۔ اس کے جگر کی لکڑی سُرخی مائل بھوری۔ سخت اور مضبوط ہوتی ہے۔ اِس کا وزن فی مکعب فٹ ۴۵ پونڈ نکلتا ہے۔ مُمالک یوروپ اور بالخصوص امریکہ میں اِس کی لکڑی کی انتہا درجہ قدر کی جاتی ہے۔ درجۂ اوّل کے آرائشی سامان اِس سے طیّار کئے جاتے ہیں پیانو وغیرہ باجے جن کی ہزاروں رُوپیہ فی عدد قیمت ہوتی ہے اِسی لکڑی سے بنتے ہیں۔ امیرانہ کشتیوں۔ صندوقچوں۔ میزوں۔ الماریوں وغیرہ کی طیّاری میں بھی یہ کچھ کم صرف نہیں ہوتی۔ غرضیکہ یہ لکڑی ہر جگہ بہت قدر و منزلت پاتی ہے +

طریقِ کاشت۔ سنہ ۱۷۹۵ء میں جزائر غرب الہند سے پنیری منگوا کر کلکتہ کے سرکاری باغ میں لگائی گئی تھی۔ اِس میں ناکامی نہیں ہوئی۔ بہت

CC0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

سے درخت تھوڑے ہی عرصہ میں سر بلند اور تناور نظر آنے لگ گئے۔ **دابہ** کے ذریعہ بھی اِس کی کاشت کا تجربہ کیا گیا تھا اور اُس میں بھی کامیابی ہوئی۔ مگر اِس طریق سے یہ نقص ثابت ہوا کہ وہ جھاڑی کی طرح پھیل گئے سیدھے نہیں گئے۔ اور نہ تنہ کا لپیٹ جیسا کہ چاہیئے ہوا۔ آخر ۱۸۶۵ء میں ممالک غیر سے آٹھ ۸۰۰ ہزار مہاگنی کے بیج منگوا کر کئی جگہ بوئے گئے اور اِس عمل میں خاصی کامیابی ہوئی۔ سہارن پور کے سرکاری باغ میں اِس کے کئی تناور درخت موجود ہیں۔ بنگال میں اِن درختوں پر بیج کم آتے ہیں۔ ممکن ہے کہ دیگر مقامات میں یہ نقص واقع نہو۔ قلموں کے ذریعہ اِس کی کاشت میں جہاں تک معلوم ہوا ہے کامیابی نہیں ہوئی البتہ یہ خیال کیا جاتا ہے کہ دابہ کے درختوں میں بیج جلد آجاتا ہے

عام کیفیت۔ بنگال میں یہ درخت کئی مقامات میں کثیر تعداد میں پائے جاتے ہیں +

CC0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

املی

TAMARINDUS INDICA.

(THE TAMARIND)

N.O. ... ... *Leguminosae.*

S.O. ... ... *Caesalpinieae.*

Tribe ... ... *Amherstieae.*

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
املی	ٹے مے رنڈ (ل) ٹے مے رن ڈس انڈی کا (ل)

بیان و استعمال۔ یہ درخت کشیدہ قامت اور بہت گھیردار ہوتا ہے۔ اِس کی لکڑی اندر سے چکنی۔ سخت۔ مضبوط اور زردی مائل سفید رنگ کی نکلتی ہے۔ اِس کا وزن فی مکعب فٹ ۶۱ پونڈ سے لے کر ۶۳ پونڈ تک ہوتا ہے۔ یعنی ۶۱ پونڈ سے لیکر ۶۳ پونڈ تک اِس کی صرف سفید لکڑی کا وزن نکلتا ہے۔ ۶۴ پونڈ سے لیکر ۸۳ پونڈ تک اُس وقت وزن ہوتا ہے جبکہ جگر کی لکڑی بھی شامل کرلی جاوے۔ یہ زیادہ تر خراد کے کام میں آتی ہے اور نیز پہیّوں کو لٹھوں۔ مُوسلوں۔ چوبی اثاث البیت۔ اور آرائشی سامان طیّار کرنے کے لئے بہت عمدہ خیال کی جاتی ہے۔ املی کی پھلیاں کئی طرح سے استعمال کی جاتی ہیں۔ جب تک یہ کچی رہتی ہیں اِنکی

CC0. Gurukul Kangri Collection

چٹنی بنائی جاتی ہے یا ویسے ہی کھائی جاتی ہیں۔ پک جانے پر ادویات کے مصرف میں آتی ہیں۔ اِن سے شربت بھی بنایا جاتا ہے اور پکّی ہوئی پھلیوں سے مُربّہ طیار کیا جاتا ہے۔ یہ یہاں سے کسی قدر ممالکِ یوروپ کو بھی بھیجا جاتا ہے۔ خوانچہ والے اِسے چاٹ کی چیزوں میں زیادہ تر استعمال کرتے ہیں۔ اِس کے بیجوں کو جنھیں عام طور پر "چیاں" کہتے ہیں اگر پیس کر گوند کے ساتھ ملا دیا جاوے تو ایک قسم کا چُونا طیار ہو جاتا ہے۔ یہ بہت دیر پا ثابت ہوتا ہے۔ اِس کے پتّے بھی کئی کاموں میں آتے ہیں۔ غرضیکہ اِس کی ہر شئے کار آمد ہے ✢

طرقِ کاشت۔ موسمِ برسات میں بیجوں کے ذریعہ اسکی بآسانی کاشت کر سکتے ہیں ✢

عام کیفیت۔ دکن۔ بنگال۔ بہار۔ صوبۂ مدراس۔ ممالکِ متوسط اور ممالکِ متحدہ میں یہ درخت بکثرت پیدا ہوتا ہے۔ اِسکا شُمار سدا سبز درختوں میں ہوتا ہے ✢

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

گیلی

TAXUS BACCATA.

(THE YEW)

N. O. ... ... *Coniferae.*
Tribe ... ... *Taxineae.*

انگریزی یا لاطینی نام	ہندوستانی نام
وی یو ٹنگ سس بک کے ٹا (ا)	گیلی - برمی

بیان و استعمال۔ یہ درخت بُلند قامت ہوتا ہے اور سدا سبز رہتا ہے۔ اِس کے جگر کی لکڑی چکنی وزنی سخت مضبوط اور سُرخ یا سُرخی مائل نارنجی رنگ کی ہوتی ہے۔ اِس کا وزن فی مکعب فٹ ۴۰ پونڈ سے لیکر ۵۰ پونڈ تک برآمد ہوتا ہے۔ یہ زمانۂ سلف میں کمانوں کے بنانے میں بالخصوص استعمال کی جاتی تھی۔ نیز اِس سے آرائشی سامان اور میزیں اور الماریاں۔صندوق وغیرہ بہت خوبصورت طیّار ہوسکتے ہیں۔ وجہ یہ ہے کہ اِسپر رنگ و روغن خوب کھلتا ہے۔ اِس کی لکڑی کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے پہاڑوں میں بطور دھوپ جلائے جاتے ہیں۔ اِس کی چھال اور پھل ادویات کے مصرف میں آتے ہیں +

طریق کاشت۔ گملوں یا کیاریوں میں موسم سرما کے اخیر یا

برسات میں اس کے بیج بو سکتے ہیں مگر پنیری ایک عرصہ بعد اس قابل ہوتی ہے کہ اسے اکھاڑ کر مستقل جگہ پر لگایا جاوے یہ درخت بہت دیر میں بڑھتا ہے۔ اسی لیئے اس پر کم توجہ کی جاتی ہے۔ مگر چونکہ یہ بہت خوش نما ہوتا ہے اور اس کی لکڑی بھی قیمتی شمار کی جاتی ہے۔ اس لیئے اس کی کاشت پر خاص توجہ کرنی چاہیئے +

عام کیفیت۔ کوہ ہمالیہ میں پانچ ہزار فٹ کی بلندی سے لیکر دس ہزار فٹ کی بلندی تک یہ بہ افراط پایا جاتا ہے +

لہورا

TECOMA UNDULATA

N.O. ... ... *Bignoniaceae.*

Tribe ... ... *Tecomeae.*

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
لہورا	ٹی کوما ان ڈیولے ٹا ال

بیان و استعمال۔ یہ درخت پست قامت ہوتا ہے اور سدا سبز رہتا ہے۔ اس کے جگر کی لکڑی چکنی۔ مضبوط۔ دیرپا۔ اور زردی مائل بھورے رنگ کی ہوتی ہے۔ صاف کرنے سے اس پر خوش نما جوہر نمودار ہو جاتے ہیں اور رنگ و روغن اسپر خوب

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

کھلتا ہے ۔اِس کا وزن فی مکعب فٹ ۴۴ پونڈ تک برآمد ہوتا ہے
یہ زیادہ تر کھدائی کے کام میں آتی ہے۔نیز صندوقچے۔ میزیں
الماریاں وغیرہ آرائشی سامان اِس سے بہت عمدہ طیار کئے جاتے
ہیں۔ علاوہ ازیں اِس سے آلاتِ کاشتکاری بھی بنائے جاتے ہیں۔
اِسکے پھول بہت خوبصورت چمکدار نارنجی رنگ کے ہوتے ہیں۔اِس
لئے تزئین باغ کے لئے یہ درخت عین موزوں خیال کیا جاتا ہے
طریق کاشت۔موسم برسات میں بیجوں کے ذریعہ اِس کی
کاشت کرسکتے ہیں +
عام کیفیت۔ پنجاب۔ راجپوتانہ اور دکن گجرات میں یہ درخت
بکثرت پایا جاتا ہے +

ساگون

TECTONA GRANDIS.

(THE TEAK TREE)

N. O. .... *Verbenaceae.*

Tribe .... *Victiceae.*

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
ساگون	ٹیک ٹری (ل) ٹکٹنا گرینڈس (ل)

بیان و استعمال۔یہ درخت بلند قامت ہوتا ہے اور ہر سال

CC0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Di

موسم خزاں میں اِس کا پت جھڑ ہو جاتا ہے۔ چرتے وقت اِس کے جگر کی لکڑی سے تیز اور نہایت عمدہ خوشبو نکلتی ہے اور یہ مدّت دراز تک قائم رہتی ہے۔ گو مدّھم پڑ جاتی ہے۔ یہ لکڑی خاصی مضبوط۔ اِنتہا درجہ سخت اور دیرپا ہوتی ہے۔ ابتدا میں اِسکا رنگ سیاہی مائل سنہری ہوتا ہے بعد میں بھورا پڑ جاتا ہے۔ صاف کرنے سے اِس پر جوہر نمودار ہو جاتے ہیں۔ اِس کا وزن فی مکعب فٹ ۳۸ پونڈ سے لیکر ۴۸ پونڈ تک بر آمد ہوتا ہے۔ موذی کیڑے مکوڑے شاذ و نادر اِس کی جانب متوجّہ ہوتے ہیں۔ اگر کبھی ہوتے ہیں تو اِسے کچھ نقصان نہیں پہنچا سکتے۔ اِس کی غایت درجہ پائداری کا باعث وہ خوشبو دار تیل بیان کیا جاتا ہے کہ جو لکڑی میں ہمیشہ موجود رہتا ہے۔ یہ زیادہ تر عمارات۔ جہازوں اور ریل گاڑیوں کے بنانے میں صرف کی جاتی ہے۔ میزیں۔ کرسیاں۔ الماریاں۔ صندوقچے وغیرہ آرائشی سامان بھی اِس سے کچھ کم طیّار نہیں کیئے جاتے۔ اِس کے پتّوں سے چھپّر چھائے جاتے ہیں اور یہ پولندے لپیٹنے کے کام میں بھی آتے ہیں۔ علاقہٗ برہما میں اِس لکڑی سے تیل نکالا جاتا ہے جسے السی کے تیل کی جگہ رنگساز استعمال کرتے ہیں نیز اِس کے پتّوں سے بھی ایک طرح کا سُرخ رنگ نکلتا ہے

طریقِ کاشت ۔موسم برسات میں بیجوں کے ذریعہ اِس کی کاشت کر سکتے ہیں ؎

CC0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

عام کیفیت۔ ممالک متوسط میں ساگون کی تقسیم بلحاظ رنگ کی
جاتی ہے۔ مثلاً دودھیا ساگون۔ تیلیا ساگون۔ پتھریا ساگون۔ صوبہ
مدراس اور وسطِ ہند میں یہ درخت بکثرت پیدا ہوتا ہے۔ پنجاب
میں بھی اگر اس کی کاشت کو ترقی دیجاوے تو پوری پوری کامیابی ہو
سکتی ہے۔ جہاں ایک مرتبہ یہ لکڑی سالخوردہ ہو جاوے اور ہر
ایک موسم کا سرد و گرم چکھ لے بس پھر لوہے کو اپنے آگے کچھ
حقیقت نہیں سمجھتی۔ کسی کام میں استعمال کی جاوے کبھی ذرہ نہ
خم کھاتی ہے اور نہ پھٹتی ہے +

بہیڑہ

TERMINALIA BELERICA.

N. O. ... ... Combretaceae.
Tribe ... ... Combreteae.

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
بہیڑہ	ٹرمی نے لیا بے لے ری کا (ل)

بیان و استعمال۔ یہ درخت بلند قامت ہوتا ہے اور ہر سال
موسم خزاں میں اسکا پت جھڑ ہو جاتا ہے۔ اس کی لکڑی مضبوط
سخت اور زردی مائل سفید رنگ کی ہوتی ہے۔ اس کا وزن
فی مکعب فٹ ۳۵ پونڈ سے لیکر ۵۹ پونڈ تک بر آمد ہوتا ہے۔

CC0. Gurukul Kangri Collection

اس سے زیادہ تر کشتیاں۔ ڈونگیاں اور ہل روانہ کرنے کے صندوق بنائے جاتے ہیں۔ ممالک متحدہ میں اس کو کاٹ کر کچھ عرصہ کے لیئے تالاب میں ڈال دیتے ہیں۔ ازاں بعد عمارات کے کام میں لاتے ہیں۔ کہتے ہیں کہ برس چھ مہینے پانی کے اندر رہنے سے یہ لکڑی نہایت پائدار ہو جاتی ہے۔ اس کا پھل ادویات کے کام میں آتا ہے۔ اور ممالک یورپ کو کپڑا اور چمڑا وغیرہ رنگنے کے لیئے بھیجا جاتا ہے۔ بہیڑہ سے لکھنے کی سیاہی بھی بنائی جاتی ہے اور اس سے سر میں ڈالنے کے لیئے تیل بھی کشید کیا جاتا ہے

طریق کاشت۔ موسم بہار (اثناء مارچ اپریل) یا برسات میں بیجوں کے ذریعہ اس کی کاشت کر سکتے ہیں +

عام کیفیت۔ یہ درخت ہندوستان کے ہر ایک حصہ میں کم و بیش پایا جاتا ہے۔ ضلع کانگڑہ میں اس کے پتے گائیوں کو کھلائے جاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ان کے کھانے سے اُن کا دودھ بڑھ جاتا ہے +

CC0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

ہرڑ

TERMINALIA CHEBULA.

N. O. ... ... Combretaceae.

Tribe ... ... Combreteae.

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
ہرڑ	(ٹرمی نے لیا چی. ببُولا رل)

بیان و استعمال۔ یہ درخت کشیدہ قامت ہوتا ہے اور ہر سال موسم خزاں میں اسکا پت جھڑ ہو جاتا ہے۔ اِس کی لکڑی بہت سخت مضبوط۔ صاف۔ چکنی۔ پائدار اور بھورے رنگ کی ہوتی ہے اِس کا وزن فی مکعب فٹ ۵۶ پونڈ سے لیکر ۶۸ پونڈ تک برآمد ہوتا ہے۔ یہ زیادہ تر عمارات۔ آرائشی سامان۔ گاڑیاں اور آلات کاشتکاری بنانے کے مصرف میں آتی ہے۔ رنگ و روغن اِس پر خوب کھلتا ہے۔ اِس کا کچا پھل جسے عام طور پر ہرڑ کہتے ہیں بڑی بھاری تجارت کی شے ہے۔ اِس کا مُربّہ پڑتا ہے اور یہ ادویات میں بھی استعمال کی جاتی ہے۔ نیز کپڑا اور چمڑا وغیرہ رنگنے کے لیئے کثیر مقدار میں ممالک یوروپ کو ہر سال بھیجی جاتی ہے چُنانچہ صُوبۂ بمبئی کے محکمۂ جنگلات کو قریب ایک لاکھ روپیہ کے اِس سے سالانہ آمدنی ہوتی ہے۔ ہرڑوں سے سیاہی بنائی جاتی

CC0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

ہے۔ اور اِس کے مغز سے صاف شفاف تیل بھی نکالا جاتا ہے۔ اِس کی چھال بھی چمڑہ رنگنے اور پکانے کے کام میں آتی ہے +

طریقِ کاشت۔ اُن اضلاع میں کہ جو دامنِ کوہ میں واقع ہیں یہ درخت بہ آسانی تمام پیدا ہو جاتا ہے۔ موسم بہار یا برسات میں بیجوں کے ذریعہ اِس کی کاشت کر سکتے ہیں +

عام کیفیت۔ پنجاب کے سلسلۂ کوہِ شوالک میں پانچ ہزار فٹ کی بلندی تک اور بنگال آسام۔ وسطِ ہند اور صوبۂ مدراس میں یہ درخت بکثرت پیدا ہوتا ہے +

ارجن

TERMINALIA ARJUNA.

N. O. ... ... *Combretaceae.*

Tribe ... ... *Combreteae.*

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
ارجن	ٹرمی نے لیا ارجونا (ل)

بیان و استعمال۔ اِس بلند قامت درخت کا ہر سال موسم خزاں میں پت جھڑ ہو جاتا ہے۔ اِس کے جگر کی لکڑی بھوری بہت سخت اور مضبوط نکلتی ہے۔ اِس پر سیاہ رنگ کی خوبصورت دھاریاں بھی ہوتی ہیں۔ اِس کا وزن فی مکعب فٹ ۵۴ پونڈ سے

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

بیکر ۶۰ پونڈ تک بر آمد ہوتا ہے۔ یہ زیادہ تر عمارات۔ کشتیاں۔ گاڑیاں۔ اور آلاتِ کاشتکاری وغیرہ بنانے کے مصرف میں آتی ہے۔ اِسکی چھال ادویات میں استعمال کی جاتی ہے۔ اِسکا گوند بہت شفاف اور بھورے رنگ کا ہوتا ہے +

طریق کاشت۔ موسم برسات میں بیجوں کے ذریعہ اس کی کاشت کر سکتے ہیں +

عام کیفیت۔ اودھ۔ بنگال۔ وسطِ ہند۔ ممالکِ متوسط اور صوبۂ مدراس میں یہ درخت بکثرت پایا جاتا ہے۔ اِس کی لکڑی سالخوردہ ہو جانے کے بعد استعمال کرنی چاہیئے تاکہ جس قدر اُس میں دراریں آنی ہوں آ جاویں اور خوب خشک ہو جاوے +

اسین

TERMINALIA TOMENTOSA

N.O. ... ... *Combretaceae.*

Tribe ... ... *Combreteae.*

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
اسین۔ سج	ٹرمی نے لیا ٹومن ٹوسا (ل)

بیان واستعمال۔ یہ درخت بلند قامت ہوتا ہے۔ ہر سال موسم خزاں میں اِس کے پتے جھڑ جاتے ہیں اور موسم بہار میں نئے

CC0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

نکل آتے ہیں۔ اِس کے جگر کی لکڑی نہایت سخت مضبوط اور سیاہی مائل بھورے رنگ کی ہوتی ہے۔ صاف کرنے سے اِسپر بہت خوبصورت سیاہ دھاریاں نمودار ہو جاتی ہیں۔ اِس کا وزن فی مکعب فٹ ۴۸ پونڈ سے لیکر ۶۰ پونڈ تک برآمد ہوتا ہے۔ عمارات کے علاوہ یہ زیادہ تر گاڑیاں۔ موسل۔ جہاز اور کشتیاں بنانے کے مصرف میں آتی ہے۔ اِس کے کوئلے کی بہت قدر کی جاتی ہے۔ نیز اِس کی چھال چمڑہ پکانے اور سیاہ رنگ رنگنے کے کام آتی ہے۔ چھال کی راکھ سے ایک قسم کا چونہ برآمد ہوتا ہے جسے پان میں لگاکر استعمال کیا جاتا ہے۔ اس کے پتوں پر ٹسر کے کیڑے پالے جاتے ہیں اور کبھی کبھی اسکی شاخوں سے لاکھ جمع کی جاتی ہے۔ اِسکے گوند کا رنگ بھوسلا سا ہوتا ہے۔

طریق کاشت۔ موسم بہار یا برسات میں بیجوں کے ذریعہ اِس کی کاشت کر سکتے ہیں۔

عام کیفیت۔ کوہ ہمالیہ (واقع پنجاب) میں چار ہزار فٹ کی بلندی تک نیز بنگال۔ وسط اور جنوبی ہند میں یہ درخت بکثرت پایا جاتا ہے۔ اِس کی لکڑی کی پائداری کی بنسبت بہت اختلاف رائے ہے۔ بعض علاقوں میں یہ دیر تک اچھی حالت میں رہتی ہے اور بعض میں یا تو خود جلد نکمی ہو جاتی ہے یا اِسے کیڑے کھا جاتے ہیں۔

CC0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

پرسی پو

THESPESIA POPULNEA.

(THE PORTIA TREE OR TULIP TREE)

N. O. ... ... *Malvaceae.*

Tribe ... ... *Hibsceae.*

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
پرسی پو - پوریش	پورٹی آٹری یا ٹیولپ ٹری (ل) تھس پےسیا پوپل نیا (ل)

بیان و استعمال - یہ درخت میانہ قد کا ہوتا ہے اور سدا سبز رہتا ہے - اِس کے جگر کی لکڑی - سیاہ - سخت - مضبوط اور بہت پائدار ہوتی ہے - اِس کا وزن فی مکعب فٹ ۴۸ پونڈ سے لیکر ۵۲ پونڈ تک ہوتا ہے - یہ زیادہ تر میزیں - کرسیاں - الماریاں وغیرہ آرائشی سامان - اور کشتیاں - گاڑیاں - اور بندوقوں کے کندے وغیرہ بنانے کے مصرف میں آتی ہے - اِس کے پھولوں سے زرد رنگ نکلتا ہے اور اِس کی چھال سے بہت عمدہ ریشہ برآمد ہوتا ہے - جس سے رسے وغیرہ بٹے جاتے ہیں +

طریق کاشت - موسم برسات میں بیجوں کے ذریعہ اِسکی کاشت کر سکتے ہیں +

عام کیفیت - صوبۂ مدراس اور دکن گجرات میں یہ درخت بافراط پایا جاتا ہے +

CCO, Gurukul Kangri Collection, Harid... Di...

پاپڑی

ULMUS INTEGRIFOLIA.

N. O. ... ... Urticaceae.

Tribe ... ... Ulmeae.

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
پاپڑی۔ دھمنا۔ کمیا	(ئیل مس ان ٹگ ری فولیا ال)

بیان و استعمال۔ اِس دراز قد درخت کا ہر سال پت جھڑ ہو جاتا ہے۔اِس کی لکڑی اندر سے زردی مائل سفید خاصی مضبوط اور پائدار نکلتی ہے۔اِس کا وزن فی مکعب فٹ ۳۴ پونڈ سے لیکر ۴۶ پونڈ تک بر آمد ہوتا ہے۔یہ زیادہ تر عمارات۔ کھدائی کے کام اور گاڑیاں بنانے کے مصرف میں آتی ہے۔اِس کے پتے مویشیوں کو چرائے جاتے ہیں۔اور اس کے بیجوں سے تیل نکالا جاتا ہے۔

طریق کاشت۔ موسم برسات میں بیجوں کے ذریعہ اِسکی کاشت کر سکتے ہیں۔

عام کیفیت۔ یہ درخت پنجاب۔ وسط ہند اور صوبۂ مدراس میں بکثرت پایا جاتا ہے۔

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

من موہن

UVARIA ODORATA.

CANANGA ODORATA.

N. O. ... ... *Anonaceae.*

Tribe ... ... *Unoneae.*

or

Uvarieae.

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
من موہن (کدپ گنم) برہمی زبان	یووے ری آ- اوڈو ریٹا - یا- کے ننگا اوڈو ریٹیا (ل)

+

بیان و استعمال - یہ درخت قد میں بہت اونچا ہوتا ہے اور سدا سبز رہتا ہے-اِس کا تنہ بہت سیدھا جاتا ہے- یہ علاقہ برہما اور جاوا وغیرہ میں بکثرت پایا جاتا ہے. مگر ہندوستان میں تزئینِ باغ کے لئے کہیں کہیں صوبۂ بنگال میں اِس کی کاشت کی جاتی ہے-اِس کی لکڑی پر رنگ و روغن خوب کھلتا ہے چنانچہ یہ زیادہ تر عمارات اور آرائشی سامان بنانے کے مصرف میں آتی ہے-سب سے قیمتی اور قابلِ تعریف شے اِس درخت کے پھول ہیں جن کی خوشبو نہایت فرحت افزا ہوتی ہے - ممالکِ یوروپ میں

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized

ان سے عطر کھینچا جاتا ہے اور اس عطر کا نام "پلنگ پلنگ" ہے۔ یہ نام شاید اس وجہ سے رکھا گیا ہے کہ علاقہ ملایا میں اس درخت کو "پلنگ پلنگ" کہتے ہیں۔ اس کے عطر کو (آٹو آف پلنگ) بھی کہا جاتا ہے۔ ممالک یورپ میں یہ عطر دس یا بارہ روپیہ فی تولہ بکتا ہے۔ نیز اس عطر کو عطر فروش دیگر اقسام کے عطریات کے ساتھ آمیز کر کے اور ان کے نئے نئے نام رکھ کر فروخت کرتے ہیں۔ بالوں میں لگانے کے تیلوں میں بھی یہ ڈالا جاتا ہے ÷

طریق کاشت۔ موسم برسات یا بہار میں بیجوں کے ذریعہ اس کی کاشت کی جا سکتی ہے ÷

عام کیفیت۔ ۱۷۹۷ء میں یہ درخت جزیرہ سماٹرا سے لا کر کلکتہ میں لگایا گیا تھا۔ بارہ سال کے اندر اسکے تنہ کا لپیٹ تین فٹ ہو گیا تھا ÷

اسے

VITEX ALTISSIMA.

N. O. ... ... *Verbenaceae.*

Tribe ... ... *Viticeae.*

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
اسے	وائی ٹکس ال ٹِس سی ما (ل)

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

بیان و استعمال۔ اِس بلند قامت درخت کی لکڑی اندر سے بھبُوری۔ سخت اور مضبوط اور چکنی نکلتی ہے۔ اِس پہ رنگ و روغن خُوب کھلتا ہے۔ اِس کا وزن فی مُکعب فٹ ۵۰ پونڈ سے لیکر ۵۳ پونڈ تک برآمد ہوتا ہے۔ یہ زیادہ تر عمارات اور گاڑیاں بنانے کے مصرف میں آتی ہے۔ در اصل یہ اِس قابل ہے کہ اِس کی زیادہ قدر و منزلت کی جاوے +

طریق کاشت۔ موسم بہار یا برسات میں بیجوں کے ذریعہ اِس کی کاشت کر سکتے ہیں +

عام کیفیت۔ یہ درخت بنگال اور صُوبۂ مدراس میں بکثرت پایا جاتا ہے۔ اِسی ساتھ کا ایک اور بڑا بھاری درخت صُوبۂ مدراس اور علاقہ چٹاگانگ میں ہوتا ہے جسے لاطینی زبان میں وائی ٹکس لیوکاکسی لن اور ہندوستانی زبان میں اشِ وِل کہتے ہیں۔ اِس کی لکڑی سخت۔ مضبُوط پائدار چکنی اور چمکدار ہوتی ہے۔ اور میزیں۔ کرُسیاں۔ الماریاں۔ صندوُقچے وغیرہ آرائشی سامان بنانے کے لئے عَین موزُوں خیال کی جاتی ہے۔ اِس کا پھل کھایا جاتا ہے اور اِس کی جڑ اور چھال ادویات میں استعمال کی جاتی ہے +

Vitex leucoxylon. ۵

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized

تلکی

WENDLANDIA EXSERTA.

N. O. ... ... *Rubiaceae.*

Tribe ... ... *Rondeletieae.*

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
تلکی - چلکیا -	وِنڈ لینڈ یا اکس سرٹا (ل)

بیان و استعمال - یہ درخت کوتہ قد ہوتا ہے اور ہر سال موسم خزاں میں اس کا پت جھڑ ہو جاتا ہے - اس کی لکڑی اندر سے سرخی مائل بھوری - سخت - مضبوط اور چکنی نکلتی ہے - اس کا وزن فی مکعب فٹ ۴۷ پونڈ بر آمد ہوتا ہے - یہ زیادہ تر عمارات اور آلاتِ کاشتکاری بنانے کے مصرف میں آتی ہے *

طریق کاشت - موسمِ برسات میں بیجوں کے ذریعہ اس کی کاشت کر سکتے ہیں *

عام کیفیت - پنجاب - اودھ - بنگال - وسطِ ہند اور صوبۂ مدراس میں یہ درخت بکثرت پایا جاتا ہے *

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

دھرولی

WRIGHTIA TOMENTOSA.

N. O. ... ... *Apocyneae.*

Tribe ... ... *Echitideae.*

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
دھرولی ۔ ڈیرا	رائٹی آ ٹومن ٹوسا (ل)

بیان و استعمال۔ یہ درخت قد میں چھوٹا ہوتا ہے اور اس کی لکڑی اندر سے سفید۔ چکنی۔ مضبوط اور سخت نکلتی ہے ۔ اسکا وزن فی مکعب فٹ ۴۰ پونڈ سے لیکر ۴۹ پونڈ تک برآمد ہوتا ہے یہ زیادہ تر خراد اور کندائی کے کام میں آتی ہے۔ یعنی آرائشی چیزیں تیار کرنے کے لئے اس پر نقش۔ پھول اور بیل بوٹے کھودے جاتے ہیں۔ اس کے تنہ کی جڑ اور چھال مار گزیدہ کو دی جاتی ہے۔ اس کا دودھ بھی بطور ادویہ استعمال کیا جاتا ہے +

طریق کاشت۔ موسم بہار یا برسات میں بیجوں کے ذریعہ اس کی کاشت کرسکتے ہیں +

عام کیفیت۔ پنجاب۔ اودھ۔ بنگال۔ وسط ہند اور صوبۂ مدراس میں یہ درخت بکثرت پایا جاتا ہے۔ اسی ساتھ کا ایک اور درخت راجپوتانہ۔ وسط ہند اور صوبۂ مدراس میں پایا جاتا ہے۔ جسے لاطینی

CC0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

زبان میں ڈاای لی آہنگ لڑیا اور ہندوستانی زبان میں
دُودھی کہتے ہیں - اِس کی لکڑی بہت عمدہ ہوتی ہے اور قریب
قریب تمام اُنہیں مطالب میں استعمال کی جاتی ہے کہ جن میں
اوّل الذکر درخت کی کی جاتی ہے - اِس کا وزن فی مکعب فٹ
۵۴ پونڈ ہوتا ہے ✦

جمبو

XYL1A BOLABRIFORMIS.

(THE IRON WOOD)

N.O. ... ... Leguminoseae.

S.O. ... ... Mimoseae.

Tribe ... ... Eumimoseae.

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
جمبو	آئرن وڈ (ل)
	اگزائی لیا ڈولے براٹی فارمس (ل)

بیان و استعمال - یہ درخت قد میں بہت بڑا ہوتا ہے. اور ہر
سال موسمِ خزاں میں اِس کا پت جھڑ ہو جاتا ہے - اِس کے جگر
کی لکڑی سُرخی مائل بھوری اور انتہا درجہ سخت - اور مضبوط - پائدار
ہوتی ہے - صاف کرنے سے اِس پر خوبصورت جوہر نمودار ہو

Wrightia tinctoria

CC0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

جاتے ہیں۔ اِس کا وزن فی مکعب فٹ ۵۹ پونڈ سے لیکر ۶۷ پونڈ تک بر آمد ہوتا ہے۔ یہ زیادہ تر عمارات۔ پلوں کی تعمیر۔ کشتیاں۔ گاڑیاں اور آلاتِ کاشتکاری بنانے کے مصرف میں آتی ہے۔ صوبۂ بنگال میں اِس سے تار کے کھمبوں کا بھی کام لیا جاتا ہے اور اِس مطلب کے لئے یہ عین موزوں ثابت ہوئی ہے۔ اِس سے ایک قسم کی سُرخ رال بھی بر آمد ہوتی ہے اور اِس کے بیجوں سے تیل نکالا جاتا ہے +

طریقِ کاشت۔ موسم بہار یا برسات میں۔ بیجوں کے ذریعہ اِس کی کاشت کر سکتے ہیں +

عام کیفیت۔ ممالکِ متوسط اور صوبۂ مدراس میں یہ درخت افراط سے پیدا ہوتا ہے +

بیر

ZIZYPHUS JUJUBA.

N. O. ... ... Rhamneae.

Tribe. ... ... Zizypheae.

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
بیر۔ بیری	زی زی فس جیو جیو با (ل)

بیان و استعمال۔ اِس موقعہ پر پیوندی یا جھڑ بیری کا ذکر

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar

نہیں ہے۔ صرف بڑی بیری سے سروکار ہے۔ یہ درخت میانہ
قد کا ہوتا ہے اور قریب قریب تمام سال ہرا رہتا ہے۔ اِس کے
پُرانے پتّے آہستہ آہستہ جھڑتے رہتے ہیں اور نئے اُن کی جگہ
نکلتے رہتے ہیں۔ اِس کی لکڑی اندر سے سخت مضبوط اور ہلکے
سُرخ رنگ کی ہوتی ہے۔ اِس کا وزن فی مکعب فٹ ۴۴ پونڈ سے
لے کر ۵۸ پونڈ تک بر آمد ہوتا ہے۔ یہ زیادہ تر عمارات کے کام
میں آتی ہے یا اِس سے کولھو اور آلاتِ کاشتکاری تیار کیے جاتے
ہیں۔ اِس کا پھل کھایا جاتا ہے۔ اور اِس کے پتّے چارہ کا کام
دیتے ہیں۔ اِس کی چھال اور جڑ ادویات میں استعمال کی جاتی ہے +

طریق کاشت۔ موسم برسات میں بیجوں کے ذریعہ باسانی اِس
کی کاشت کر سکتے ہیں +

عام کیفیت۔ اِس مُلک کے مختلف حصّوں میں بیر کی تیرہ [۱۳]
قسمیں پائی جاتی ہیں۔ اِن میں جھاڑیاں بھی شامل ہیں +

CC0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

کُتب زراعت و چمن بندی

مُصنّفہ لالہ دیوی دیال صاحب

اگر آپ اپنے مُلک کی قُدرتی - اصلی - لا انتہا اور ناقابل اختتام دولت سے باخبر اور واقف کار ہونا چاہتے ہیں تو مندرجۂ ذیل کُتب ملاحظہ فرمایئے اگر آپ اپنے ملک کی زراعت یا فن چمن بندی کی اصلاح و ترقی کے خواہاں ہیں تو مندرجۂ ذیل کُتب ملاحظہ فرمایئے :-

اگر آپ چاہتے ہیں کہ آزادی کے ساتھ تھوڑی سی زمین - تھوڑے سے سرمایہ اور تھوڑی سی محنت سے معقُول رقم پیدا کریں تو مندرجۂ ذیل کُتب ملاحظہ فرمایئے :-

اگر آپ طرح طرح کی خوش ذائقہ - توانائی دہ - صحت افزا دیسی اور ولایتی سبز ترکاریوں اور خوشبو دار مصالحہ جات کی کاشت قابل تعریف کرانا چاہتے ہیں یا اپنے باغیچہ - احاطہ - کوٹھی یا بنگلہ میں سرنج کے استعمال کے لیئے یہ چیزیں پیدا کرانے کے شائق ہیں تو اِس مطلب کی لاثانی کتاب "سبزی ترکاری" جو حال میں چوتھی مرتبہ بعد اضافہ معقول طبع ہوئی ہے ملاحظہ فرمایئے - قیمت صرف ۸/

CC0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

اگر آپ لطف زندگی حاصل کرنا چاہتے ہیں اور تہ دل سے خواستگار
ہیں کہ بچوں کے مذاق ابتدا سے ہی نفیس ہوں۔ اُن کے دلوں میں
صنوبر سرور پیدا ہو۔ اُن میں شروع سے قدرت کی خوبصورتیوں کے
مشاہدہ کی عادت جاگزین ہو جاوے۔ اُن کی عام معلومات وسیع ہوں
مستورات کے لیئے تفریح طبع کا عمدہ شغل اندرون خانہ مہیّا ہو سکے
ہر پیر و جوان کو یادِ حق دلانے والی شئے ہر وقت موجود پیش نظر
رہے اور آپ کا مکان نمونہ بہشت ہو تو آپ بے نظیر کتاب پھول
جو بار دوم چھپی ہے ملاحظہ فرمائیے۔ قیمت صرف عہ

اگر آپ اپنے مُلک کے دودھ دینے والے مویشیوں اور جانوران
بارکشی و باربرداری کے ہمدرد و بہی خواہ ہیں اور آپ چاہتے ہیں
کہ اس ملک کے زمیندار و کاشتکار چارہ کی قلت کے خوف سے
آزاد ہو کر خوشحالی کا منہ دیکھیں اور اس مُلک میں ایک نئی اور
کثیر المنافع تجارت رونق پذیر ہو تو آپ "کتاب گھاس چارہ"
جو حال میں بعد اضافہ بسیار تیسری مرتبہ شائع ہوئی ہے ملاحظہ
فرمائیے قیمت عہ

اگر آپ چاہتے ہیں کہ اس مُلک میں صنعت و حرفت کے
مختلف کار خانہ جات جاری ہو سکیں اور عمارات کے لیئے چوب
درجۂ اعلےٰ بکفایت و بافراط میسر آسکے۔ صدہا قسم کے درختوں سے
بیشمار کار آمد تجارتی و خوردنی اشیاء حاصل ہوتی رہیں۔ گردگار حقیقی

CC0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

کے لاشناہی فیض سے مستفیض ہوں۔ اُس کی قدرت کا تماشہ دیکھیں
اور محظوظ ہوں تو "کتاب درخت" ملاحظہ فرمایئے قیمت ۸؍

اگر آپ گائے بیل اور مویشیوں کے با قاعدہ اور بوجہ احسن پرورش
اور غور و پرداخت کرانا چاہتے ہیں اور چاہتے ہیں کہ اعلےٰ درجہ کا
دُودھ افراط سے میسر آوے اور اُس سے انواع و اقسام کی اشیاء
طیار ہوں تو آپ "کتاب دُودھ" ملاحظہ فرمایئے۔ یہ لاثانی کتاب
پہلی مرتبہ چھپی ہے قیمت ۸؍

اگر آپ۔ یہ دریافت کرنا چاہتے ہیں کہ اس ملک میں شہد کن طریقوں
سے حاصل کیا جاتا ہے۔ کن علمی طریقوں سے کرنا چاہیئے اور کیونکر
شہد کی مکھیوں کو مضرت سے بچاکر اُس شے کی تجارت کو فروغ دے
سکتے ہیں تو کتاب "شہد" ملاحظہ فرمایئے۔ قیمت فی جلد ۶؍

گورنمنٹ عالیہ ہند۔ گورنمنٹ پنجاب۔ گورنمنٹ

ممالک متحدہ۔ سررشتۂ تعلیم۔ محکمۂ زراعت۔ انہار

ڈسٹرکٹ بورڈ۔ حکام ضلع۔ ریاست ہائے دیسی۔

اُمراء وزراء رؤساء عظام عوام الناس نے اِن کتابوں کی خاص

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar

قدردانی فرمائی ہے۔

اِس مُلک کے قریب قریب تمام سرکاری باغات کے مُہتموں اور فن زراعت وچمن بندی کے ماہروں نے اِن کتابوں کی کمال تعریف فرمائی ہے۔

شمالی ہند کے قریب قریب تمام نامی گرامی انگریزی اور اُردو اخبارات و رسالہ جات نے اِن کتابوں کی انتہا درجہ داد دی ہے۔

جناب سکریٹری صاحب انجمن ترقیٔ اُردو حیدرآباد دکن نے اِن کتابوں کی ترقیٔ اشاعت میں خاص امداد کا وعدہ فرمایا ہے

جناب مسٹر بل صاحب بہادر۔ ایم۔ اے۔ سی۔ آئی۔ ای۔ ڈائرکٹر سررشتہ تعلیم پنجاب کی خاص سفارش پر **ہز آنر نواب لفٹنٹ گورنر بالقابہ** صوبۂ پنجاب نے مُصنّف کو اِن تصانیف کے صلہ میں ازراہ خوشنودی مزاج مبلغ دوسؔو روپیہ نقد بطور **اعزازی عطیہ عطا فرمائے ہیں۔**

سبزی ترکاری (بار چہارم) قیمت ۸ر

گھاس چارہ (بارسوم) قیمت ۸ر

پھول (باردوم) قیمت ایکؔ روپیہ۔

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

درخت (بار دوم) قیمت ایک روپیہ آٹھ آنے۔

دودھ - قیمت ۸ ر —— شہد قیمت ۶ ر —— عروج - ۱۲ ر

خریداری کی فرمائشیں ذیل کے پتہ پر آنی چاہئیں۔

مینیجر صاحب

امپیریل بک ڈپو

بازار چاندنی چوک

دہلی

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by

اشتہارِ کُتب

تسہیل الترجمہ ہر دو حصے	نمونے کے سبق	مخزن المحاورات
فی حصّہ ۳ر	۵ر	۴ر

(۱) **تسہیل الترجمہ حصہ اول** - یہ کتاب بہت دفعہ شائع ہو چکی ہے۔ ابھی ماہ نومبر میں طبع ہوئی تھی مگر بہت جلد فروخت ہو گئی اور پھر نوبت چھپنے کی آئی۔ اِس دفعہ نہایت ہی آب و تاب و احتیاط کے ساتھ چھپوایا گیا ہے۔ اُمید ہے ناظرین بہت محظوظ ہونگے۔ قیمت بدستور سابق رکھی گئی ہے اِس کا دُوسرا حصہ بھی کئی دفعہ چھپ چکا ہے جسکو شائقین نے بڑی قدر کے ساتھ خریدا اور پسند کیا۔ ۳ر

(۲) **تسہیل الترجمہ حصہ دوم** - نہایت عمدہ کاغذ بیز حسب نمونہ ضمیمہ آخری حصہ اول طبع ہوا ہے۔ طلباء مڈل و انٹرنس کے لئے بہت مُفید ہے۔ قیمت ۳ر

(۳) **نمونے کے سبق** - یہ کتاب طرز تعلیم کے لیئے بہت فائدہ مند ثابت ہوئی ہے۔ اِس مرتبہ اس میں چند ضروری ہدایات اور زیادہ کی گئی ہیں۔ شروع میں سبق کی تیاری۔ جماعت کی نگرانی۔ استعمال بورڈ وغیرہ کی بابت۔ اور ہر مضمون کے پڑھانے کے واسطے مفید ہدایات درج ہیں۔ اور بعد میں ہر مضمون پر چند سبق درج کئے گئے ہیں جن سے پڑھانے کا ڈھنگ اور ترتیب اچھی طرح واضح ہوتی ہے۔ یہ کتاب مدرسین اور نیز اُمیدواران امتحان مدرسی کے لیئے نہایت مفید ہے۔ کئی مفید باتیں مثلاً بورڈ کا استعمال۔ جماعت کی نگرانی وغیرہ اس میں زیادہ کی گئی ہیں۔ قیمت ۵ر

(۴) **مخزن المحاورات** - اس میں محاورے اور ضرب الامثال اُردو و انگریزی و فارسی کے مطابق کر کے لکھے گئے ہیں۔ مثلاً بے لاگ بے باک۔ آنرا کہ حساب پاکست از محاسبہ چہ باک

A clear conscience fears no accusation

المشتہر

جیون لال منیجر امپیریل بک ڈپو دہلی

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

حفظانِ صحت

اپنی اور اپنے گھر کی

مصنفہ۔ ای۔ ایم۔ ہنڈلے صاحبہ پنجاب ٹکسٹ بک کمیٹی کے لیئے مترجمان سنٹرل ٹریننگ کالج لاہور نے ترجمہ کیا یہ کتاب ہر شخص کو اپنے پاس رکھنی چاہیئے۔ اس کتاب میں حفظ صحت کے عام اصول و قاعدے اور طریقے مرقوم درج ہیں۔ اس مضمون پر ایسی مستند کتاب آجتک نہیں چھپی۔ اگر اس کتاب کو مور صاحب کی فیملی میڈیسن طرز پر لکھا ہوا کہا جاوے تو بہت درست ہے کیونکہ علاوہ تندرستی کے عام اصولوں کے بیماریوں اور اُن کے علاج کا بھی ذکر ہے۔ زیادہ تعریف فضول ہے جو صاحب ملاحظ فرماوینگے خود نتیجہ نکال سکتے ہیں

حجم کتاب: ۳۵۳ صفحے قیمت علاوہ محصول ڈاک ۸ ر طبع شدہ ۱۹۰۲ء

اشتہار کتب

بموجب سرکلر نمبر ۲۵ بی و سیریل نمبر ۱۵۷ بی از پیشگاہ جناب ڈائرکٹر صاحب بہادر پنجاب یونیورسٹی اطلاع دیجاتی ہے کہ مندرجہ ذیل کتب جنکو ٹکسٹ بک کمیٹی لاہور نے منظور فرماکر سفارش فرمائی ہے طلباء مدارس پرائمری کے واسطے نہایت مفید ثابت ہوئی ہیں لہذا التماس ہے کہ مدرسان مدارس اُن کی خریداری و اجرائے کی طرف توجہ فرماکر مندرجہ ذیل پتہ سے طلب فرمائیں ✤

آبحیات	[illegible]	باغبانی کا رسالہ راے ناکھورام	[illegible]	پھول مصنفہ لالہ دیوی دیال	[illegible]	فلسفۃ التعلیم	
اردوئے معلےٰ	[illegible]					حیات سعدی	
مرآۃ العروس	۳ ر	رسالہ گندم لالہ رامچندر گپتا	۱۰ ر	درخت "	[illegible]	کلیات الطاف حسین صاحب حالی	
بنات النعش	۲ ر			گھاس چارہ "	۸ ر		
توبۃ النصوح	۴ ر	دودھ۔ دہی مکھن	۶ ر	دربار اکبری	[illegible]	مصباح القواعد	
نیرنگ خیال	۵ ر	حفظان صحت اپنی اور اپنے گھر کی	۸ ر	گلزار نونہال	[illegible]	سفرنامہ حکیم ببہ شیر	
سیم ہند	۱۰ ر	ارعش النجوم اردو	[illegible]	سبزی ترکاری مصنفہ لالہ دیوی دیال	۸ ر	سفرنامہ ابن بطوطہ	
مخزن المحاورات	[illegible]	عروج مصنفہ لالہ دیوی دیال	۱۲ ر	اطوار بازیچہ	[illegible]	فسانہ آزاد کامل	
سوانح عمری حضرت ملکہ معظمہ وکٹوریہ مسٹر سایم صاحب				علم التعلیم	[illegible]		

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

Entered in Database

Signature with Date

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri